رہنمائے علم الادویہ

حفظ الکبیر

شعبہ علم الادویہ

فیکلٹی آف میڈیسن ہمدرد یونیورسٹی

نئی دہلی ۔۶۲

نام کتاب	رہنمائے علم الادویہ
سنہ طباعت	۲۰۰۱ء
ناشر	آصفہ کبیر
پتہ	موضع وڈاکخانہ چاندپور مرزا ضلع علیگڈھ یوپی انڈیا پن ۲۰۴۲۱۵
قیمت	۲۰۰ روپیہ

انتساب

اپنے دو مخلصین

سراج اسد خاں اور محسنہ سراج

کے نام

جن کی بے پایاں محبت میرے لئے کسی خضر راہ سے کم نہیں

گر قبول رفتد زہے عز و شرف

حفظ الکبیر

پیش لفظ

جامعہ ہمدرد میں طب یونانی کی تعلیم فیکلٹی آف یونانی میڈیسن کے علاوہ فیکلٹی آف فارمیسی میں ان طلبہ کو بھی دی جاتی ہے جو گریجویشن اور ڈپلوما میں بحیثیت ایک مضمون طب یونانی کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ امتیاز اور مراعات صرف جامعہ ہمدرد کو حاصل ہیں ہندوستان میں کسی اور ادارہ کو نہیں۔ بی فارما اور ڈی فارما کے نصاب درس میں جو طبی مضامین داخل ہیں وہ مبادیات پر مشتمل ہیں اور چونکہ ایسا صرف ہمدرد میں ہے اس لئے ہمارے قلمکار اطباء کی توجہ ان طلباء کی مشکلات کی طرف نہیں گئی۔ جب جامعہ ہمدرد سے میری وابستگی ہوئی اور بی فارما اور ڈی فارما کے طلبہ کو یونانی طب پڑھانے کا موقع ملا تو صحیح معنوں میں ان کی دقتوں اور پریشانیوں کا اندازہ ہوا اسی وقت یہ خیال میں نے دل میں راسخ کر لیا کہ موقع ملتے ہی ان کے طبی نصاب کی روشنی میں ان کی صلاحیت کو مدنظر رکھ کر ایسی کتاب ضرور مرتب کی جائے گی جو ان کے لئے خضر راہ ثابت ہو۔ اور اپنا یہ کورس بخوبی اس کتاب کو پڑھ کر پاس کر سکیں اسی مخلصانہ جذبہ کے تحت زیر نظر کتاب میں نے مرتب کی ہے۔ اس کی کامیابی کا دارومدار طلبہ کی دلچسپی پر موقوف ہے۔ کتاب طب یونانی کے نصاب کو سامنے رکھکر مرتب کی گئی ہے۔ زبان سادہ اور عام فہم استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ طبی اصطلاحات کو اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ انگریزی میں ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے۔ اور ایسا صرف اس لئے کیا گیا تاکہ بی فارما، ڈی فارما کے ساتھ بی یو ایم ایس طلبہ بھی احسن طور پر اس کتاب سے استفادہ کر سکیں۔ خدا کرے میری یہ مخلصانہ کاوش بار آور ہو (آمین)

حفظ الکبیر

فہرست عنوانات

عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
علم طب	۱	نظام تولید وتناسل پر دواؤں کے اثرات	۵۸
طبیعت	۱	اشکال ادویہ	۶۳
امور طبیعیہ	۱	دواؤں کا حصول اور حفاظت	۷۴
ارکان	۲	دواؤں کی حفاظت	۷۹
اخلاط	۶	ادویہ مفردہ	۸۱
مزاج	۱۱	دواسازی کی تعریف واقسام	۱۰۰
ماخذ ادویہ	۱۸	اصطلاحات دواسازی	۱۰۲
دواء غذا کا مفہوم	۱۹	ادویہ کی تدبیر	۱۱۰
درجات مزاج ادویہ	۲۴	سفوف سازی احکام واصول	۱۱۴
اصطلاحات برائے افعال ادویہ	۳۳	دواساز کے فرائض	۱۱۴
تاثیرات ادویہ	۳۶	آلات دواسازی	۱۱۷
مرکزی نظام اعصاب پر دواؤں کے اثرات	۳۶	آلات سحق	۱۱۷
نظام تنفس پر دواؤں کے اثرات	۴۰	آلات تصعید	۱۱۸
نظام ہضم پر دواؤں کے اثرات	۴۲	آلات تقطیر	۱۱۹
جگر پر دواؤں کے اثرات	۵۵	قدیم وجدید اوزان کا تقابل	۱۲۱
نظام بول پر دواؤں کے اثرات	۵۶	قرابادین	۱۲۲

مرکبات کی تیاری اجزا/افعال ومواقع استعمال ۱۲۳
اطریفل صغیر ۱۲۳
جوارش آملہ ۱۲۳
خمیرہ گاؤزباں ۱۲۴
حب سورنجان ۱۲۴
خمیرہ گاؤزباں ۱۲۴
سفوف برص ۱۲۵
سفوف حابس ۱۲۵
عرق گاؤزباں ۱۲۶
عرق بادیان ۱۲۶
لعوق کتاں ۱۲۷
معجون اذاراقی ۱۲۷
شربت عناب ۱۲۸
مشہور یونانی اطبا کے کارنامے اور اہمیت ۱۲۹
جالینوس ۱۲۹
جابر بن حیان ۱۳۰
نجیب الدین سمرقندی ۱۳۱
حکیم اعظم خاں ۱۳۱
حکیم اجمل خان ۱۳۲

علم طب

یہ وہ علم ہے جسمیں انسان کی صحت وعدم صحت یا زوال صحت کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔ اگر صحت ہے تو اسکی حفاظت کی جائے اور اگر صحت خراب ہے تو اس کو واپس لایا جائے۔اس طرح اس کے دو حصے کئے جاسکتے ہیں۔

(۱) طب علمی (۲) طب عملی

طب علمی۔اس میں علم بیان کیا جاتا ہے۔اس کا تعلق عمل سے نہیں ہوتا ہے۔

طب عملی۔طب کا وہ حصہ ہے جو تدابیر اور عمل سے تعلق رکھتا ہے۔جیسے بخار اتارنے کے لئےعمل اختیار کرنا وغیرہ۔

طبیعت:۔طبیعت وہ طاقت ہے جو بدن انسان کی اصلاح اور فلاح کے لئے افعال انجام دیتی ہے۔طبیعت ہی کا کام مرض کی صورت میں مرض سے مقابلہ کرنا ہے۔اصل میں طبیب کا کام طبیعت کی مدد کرنا ہے۔یہی طبیعت مدبرۂ بدن کہلاتی ہے اگر طبیعت کمزور ہو جاتی ہے تو مریض کو جلدی ٹھیک ہونے میں دشواری ہوتی ہے۔

امور طبیعیّہ:۔امور طبیعیّہ طبیعت سے تعلق رکھتے ہیں یہ وہ امور ہیں جن پر بدن انسانی کا دارومدار ہے۔اگر ان میں سے ایک بھی موجود نہ رہے تو بدن انسانی کا وجود ختم ہو جائیگا۔

امور طبیعیّہ سات ہیں (۱) ارکان (۲) مزاج (۳) اخلاط (۴) اعضاء (۵) ارواح (۶) قویٰ (۷) افعال

ارکان

ارکان کو عناصر اور اسطقسات کے نام سے بھی بیان کیا گیا ہے۔عناصر عنصر کی جمع ہے اور اسطقسات اسطقس کی جمع ہے۔

تعریف۔ یہ وہ بسیط ومفرد مادے ہیں جو بدن انسان وغیرہ کے لئے اجزاء اولیہ ہیں۔ ان کا ایسے مادوں میں تقسیم ہونا ممکن نہیں ہے جن کی صورتیں اور ماہیتیں مختلف ہوں۔

ارکان کے باہم ملنے اور ترکیب پانے سے کائنات کے مختلف انواع یعنی موالید ثلاثہ وجود میں آتے ہیں۔یہ موالید ثلاثہ تین ہیں۔نباتات،حیوانات،جمادات۔

عناصر کی تعداد سے متعلق حکماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔کچھ حکماء نے عناصر کی تعداد ایک بتائی ہے۔کچھ حکماء نے عناصر کی تعداد دو بتائی ہے۔کچھ حکماء نے عناصر کی تعداد تین بتائی ہے۔کچھ حکماء نے عناصر کی تعداد چار بتائی ہے۔کچھ حکماء نے عناصر کی تعداد پانچ بتائی ہے۔کچھ حکماء نے عناصر کی کثیر تعداد بتائی ہے۔

ایک عنصر کا نظریہ:۔اس کے متعلق حکما میں اختلاف رہا ہے جو درج ذیل ہے۔

حکماء کا ایک طبقہ ارض کو عنصر قرار دیتا ہے۔

حکماء کا ایک طبقہ ہوا کو عنصر قرار دیتا ہے۔

حکماء کا ایک طبقہ پانی کو عنصر قرار دیتا ہے۔

حکماء کا ایک طبقہ آگ کو عنصر قرار دیتا ہے۔

حکماء کا ایک طبقہ بخار کو عنصر قرار دیتا ہے۔

حکماء کے یہ سبھی گروہ خود کو صحیح قرار دیتے تھے اور انھی سے ساری چیزوں کو بدلی شکل مانتے تھے۔

دو عناصر کا نظریہ۔ حکماء کا ایک طبقہ نار اور ارض کو عناصر قرار دیتا ہے۔ حکماء کا ایک طبقہ ارض اور ماء کو عناصر قرار دیتا ہے۔ حکماء کا ایک طبقہ ہوا اور ارض کو عناصر قرار دیتا ہے۔

تین عناصر کا نظریہ۔ حکماء کا ایک طبقہ نار ہوا اور ارض کو عناصر قرار دیتا ہے۔ ان کے نزدیک پانی ہوا کی بدلی ہوئی صورت ہے۔ حکماء کا ایک طبقہ ہوا پانی اور ارض کو عناصر قرار دیتا ہے۔ آگ ان کے نزدیک شدید گرم ہوا کی بدلی ہوئی شکل ہے۔ ان میں ایک طبقہ ایسا تھا جسکے نزدیک ساری کائنات روغن (دھن)، نمک (ملح) اور گندھک (کبریت) تین اجزاء سے مرکب ہے۔

چار عناصر کا نظریہ۔ حکماء کا ایک طبقہ جو فلاسفہ مشائین (گھوم پھر کر تعلیم دینے والے) کا ہے وہ چار عناصر قرار دیتا ہے۔ جو ماء، نار، ہوا، ارض یعنی پانی آگ ہوا مٹی ہیں۔ اسی نظریہ پر حکماء نے طب کی بنیاد رکھی۔ ان کا کہنا تھا کہ عالم کون وفساد میں چار کیفیات حرارت برودت رطوبت اور یبوست پائی جاتی ہیں۔ ان میں دو کیفیت حرارت اور برودت فاعلہ ہیں اور رطوبت و یبوست مفعولہ ہیں۔ مفعولہ کیفیات فاعلہ کیفیات کے ساتھ وابستہ رہتی ہیں۔ اس طرح پورے عالم میں چار مرکب کیفیات پائی جاتی ہیں۔ حار یابس۔ حار رطب۔ بارد یابس بارد رطب۔ یہ چاروں کیفیات کسی مادہ کے ساتھ جڑی رہتی ہیں۔ اس طرح حار یابس آگ کے ساتھ حار رطب ہوا کے ساتھ بارد یابس مٹی کے ساتھ اور بارد رطب پانی کے ساتھ وابستہ رہتی ہے۔ فلاسفہ نے ہوا پانی مٹی آگ جو دنیا میں پائے جاتے ہیں ان کو مرکب

کہا ہے۔ علامہ نفیس نے اس کے لئے ایک دلیل پیش کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مرکبات کے وجود کے لئے چار چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۱) ٹھوس مادہ (۲) اسکو مختلف اشکال میں بدلنے کے لئے رطب مادہ یعنی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۳) ان میں خلاء پیدا کرنے کے لئے ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۴) اسکو پکانے کے لئے حار مادہ یعنی آگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسطرح یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ بنیادی اجزاء چار ہیں۔ پانی آگ ہوا مٹی۔

پانچ عناصر کا نظریہ۔ حکماء کا ایک طبقہ ہوا مٹی آگ پانی کے علاوہ ایک اور عنصر اثیر کا بھی قائل تھا جسکو ہندی میں آکاش کہا جاتا ہے۔

کثیر عناصر کا نظریہ۔ حکماء کا ایک طبقہ عناصر کثیرہ کا قائل تھا۔ یہ گروہ اصحاب خلیط (خلیط کے معنی ملی ہوئی یعنی مرکب) کہلاتا ہے ان کے مطابق عناصر کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان کے مطابق کائنات میں پائی جانے والی سب چیزیں اکیلی نہیں پائی جاتی ہیں بلکہ ملی جلی شکل میں ہوتی ہیں۔

عناصر کا طبعی مقام و ضرورت

عنصر ارض:۔ اس عنصر کی کیفیت بارد یابس ہے۔ یہ ٹھوس اور وزنی ہوتا ہے۔ اس کا طبعی مقام سب عنصر کے وسط میں ہوتا ہے۔ اسکی ضرورت اسلئے ہے کہ مرکب ٹھوس اور مضبوط بن سکیں۔

عنصر ماء:۔ اس عنصر کی کیفیت بارد رطب ہے۔ یہ مٹی کے اوپر ہوتا ہے۔ یہ عنصر ارض سے

ہلکا اور عنصر ہوا سے بھاری ہے۔اسکا وجود اسلئے ہے کہ عنصر ارض کو مختلف شکلوں میں ڈھالا جا سکے۔

عنصر ہوا۔اس عنصر کی کیفیت بارد رطب ہے یہ عنصر ماء سے ہلکا اور عنصر نار سے بھاری ہے اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ اس سے اشیا میں خلاء پیدا ہو سکے۔اور وہ لطیف اور ہلکے ہو سکیں۔

عنصر نار۔اس عنصر کی کیفیت حار یابس ہے یہ عنصر ہوا سے ہلکا ہے اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ اس سے مادہ کو پکایا جا سکے اور مرکبات کو بنایا جا سکے۔

☆☆☆

اخلاط

خلط کے معنی ملی جلی چیز کے ہیں۔چونکہ خون عروق دمویہ میں سودا،صفراء،بلغم،خون شامل رہتے ہیں اس لئے اس کو اخلاط کہا جاتا ہے۔اور خون اس کو اسلئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اس میں غالب ہوتا ہے۔نظریہ اخلاط کی بنیاد بقراط نے ڈالی اور اسی نے امراض کی پیدائش کے اسباب اخلاط کو بتایا۔

خلط کی تعریف۔خلط وہ مادہ رطب سیال ہے جو ایسے برتنوں (عروق وتجافیف) میں بند کر کے رکھا گیا ہے جو بہ جانے سے باز رکھتے ہیں۔(ابوسہل مسیحی)

خلط وہ مادہ رطب سیال ہے جسکی طرف غذا اولاً مستحیل ہوتی ہے۔(شیخ الرئیس)

اخلاط کی پیدائش۔مختلف قسم کی غذائیں جو استعمال کی جاتی ہیں ان میں منہ سے ہی ہضم وتغیر ہونا شروع ہو جاتا ہے پھر معدہ وامعاً میں اور تغیرات ہوتے ہیں اور غذا محلول بن جاتی ہے۔جسکو کیلوس کہا جاتا ہے۔پھر یہ جگر اور دوسرے اعضاء میں پہونچ کر تغیر پاتا ہے اور مختلف قسم کے رطوبات پیدا ہوتے ہیں جو اخلاط کہلاتے ہیں۔

اخلاط کا انجذاب اعضاء میں۔ اخلاط عروق شعریہ سے مترشح ہو کر ان خلاؤں میں داخل ہوتے ہیں جو اعضاء کی ساخت میں پائے جاتے ہیں اخلاط کا ترشح شبنم کی طرح ہوتا ہے۔پھر اعضاء کی قوت جاذبہ انکو جذب کر لیتی ہے۔اور اعضاء کی قوت مغیرہ ان میں تغیر پیدا کرتی ہے اور ان کے مزاج قوام اور رنگ کو اپنے مطابق ڈھال لیتی ہے۔اس طرح اخلاط اعضاء کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

اربعیت اخلاط کی دلیل ۔ اخلاط کے چار ہونے کے جو دلائل پیش کئے گئے ہیں ان میں سب سے بہتر مشاہدہ ہے۔ اگر فصد کے ذریعہ خون جاری کیا جائے اور اسکو کسی ظرف میں کھلا رکھ دیا جائے تو ایک جز زرد جھاگوں کی شکل میں اوپر تیرتا نظر آتا ہے یہ صفراء ہے ایک جمے ہوئے سرخ لوتھڑے کی شکل میں ہوتا ہے جو خون ہے۔ اگر خون گرم پانی والے برتن میں لیا جائے تو دو چیزیں اور نظر آتی ہیں ایک انڈے کی سفیدی جیسی جو بلغم ہے۔ اور دوسرا سیاہ جز جو تہ میں بیٹھ جاتا ہے یہ سوداء ہے۔

سوداء، صفراء، بلغم، خون چار جنسیں ہیں جن کے تحت مختلف انواع و اقسام کی رطوبت پائی جاتی ہیں مثلاً بلغم ایک جنس ہے جسمیں وہ تمام سفید رنگ کی رطوبتیں شامل ہیں جن کی ماہیئت، مزاج، خواص و ترکیب ایک دوسرے سے مختلف ہوں جیسے رطوبت لمفاویہ، رطوبت مخاطی سفید رنگ کی رطوبتیں جنس بلغم میں شامل ہیں۔ اسی طرح صفراء سودا اور دم میں مختلف رطوبتیں شامل رہتی ہیں۔

خلط دم

اسکا مزاج حار رطب ہوتا ہے۔ یہ بدن کا تغذیہ کرتا ہے۔ یہ جسم کو حرارت پہونچاتا ہے۔

خون کے اقسام ۔ خون دو قسم کا ہوتا ہے۔ ا۔ خون طبعی ۲۔ خون غیر طبعی

خون طبعی ۔ وہ خون ہے جسکا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ یہ بے بو ہوتا ہے معتدل القوام ہوتا ہے۔ ذائقہ شیریں ہوتا ہے اس کے اندر دوسرے اخلاط شامل رہتے ہیں۔

خون غیر طبعی ۔ اسکی خصوصیات خون طبعی سے مختلف ہوتی ہیں۔

خون کا انجماد ۔ عروق کے اندر خون کی محافظ عروق کی طبیعت ہوتی ہے۔ خون باہر نکل کر جم جاتا ہے جو ایک خاص کیمیاوی فعل کے زیر اثر ہوتا ہے۔

خلط بلغم

اسکو مختلف حکماء نے مختلف مزاج کا لکھا ہے۔ علامہ قرشی نے بارد یابس اور مسیحی نے حار رطب لکھا ہے۔

اقسام ۔ دو قسمیں ہیں

ا۔ **بلغم طبعی** ۔ اس کا خون بننا آسان ہوتا ہے۔ یہ خون کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

۲۔ **بلغم غیر طبعی** ۔ اسکے طبعی صفات جیسے مزہ، قوام تبدیل ہو جاتا ہے۔

مزہ کے لحاظ سے بلغم کی قسمیں

ا۔ بلغم مالح ۔ نمکین ہوتا ہے مزاج حار یابس ہوتا ہے

۲۔ بلغم حامض ۔ کھٹا ہوتا ہے مزاج بارد یابس ہوتا ہے

۳۔ بلغم عفص ۔ بکھٹا ہوتا ہے مزاج بارد یابس ہوتا ہے

۴۔ بلغم تفہ ۔ پھیکا ہوتا ہے مزاج بارد یابس ہوتا ہے

۵۔ بلغم حلو ۔ میٹھا ہوتا ہے مزاج حار رطب ہوتا ہے

قوام کے لحاظ سے بلغم کی چار قسمیں ہیں

ا۔ بلغم مائی ۔ پانی کی طرح رقیق ہوتا ہے۔

۲۔ جصی ۔ نہایت غلیظ ہوتا ہے۔

۳۔ بلغم خام یا مخاطی ۔ رقیق لیسدار ہوتا ہے۔

۴۔ بلغم زجاجی۔ پگھلے ہوئے شیشہ کی مانند ہوتا ہے۔

بو کے لحاظ سے بلغم کی قسمیں۔

منتن ۔ ایک ہی قسم ہے جو متعفن ہو جاتا ہے اسی کی وجہ سے بد بو ہوتی ہے۔

فوائد۔ ا۔ یہ ضرورت پر خون بن جاتا ہے۔۲۔ یہ اعضاً کو تر رکھتا ہے۔۳۔ یہ اعضاً کی غذا بنتا ہے۔

خلط صفراء

حار یابس ہوتا ہے۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے

ا۔ صفراء طبعی ۔ اسکا ذائقہ تلخ رنگ زرد اور قوام رقیق ہوتا ہے

۲۔ صفراء غیر طبعی ۔ دو طرح سے ہو سکتا ہے

(الف) کوئی بیرونی شئے مل جائے۔(ب) خود اس میں تغیر ہو جائے۔ اس کے رنگ بو قوام میں تبدیلی ہو جائے۔ اس کے چار اقدام ہیں۔

ا۔ صفراء مہیہ ۔ اسکے ساتھ غلیظ بلغم مل جاتا ہے

۲۔ بلغم مرہ صفراء۔ جس کے ساتھ بلغم رقیق مل جائے۔

۳۔ صفراء محرقہ ۔ اس میں احتراق پیدا ہو جائے

۴۔ صفراء کراثی یا زنجاری۔ یہ سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

صفراء کے فوائد

ترقیق دم ۔ خون کو پتلا رکھتا ہے۔

تغذیہ اعضاء۔ پھیپھڑے عروق وغیرہ جن میں زرد ریشے پائے جاتے ہیں ان کا تغذیہ کرتا ہے۔

تحریک امعاء۔ امعاء کو تحریک دیتا ہے۔

ہلاکت دیدان ۔ آنتوں کے کیڑوں کو مارتا ہے۔

مانع عفونت ۔ یہ عفونت کو روکتا ہے

خلط سودا

اس کا مزاج بارد یابس ہوتا ہے۔

دو قسم کا ہوتا ہے سودا طبعی، سودا غیر طبعی

سودا طبعی ۔ یہ خون صالح کے ساتھ شامل ہوتا ہے۔

سودا غیر طبعی ۔ یہ اخلاط کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔

سوداء دموی۔ خون کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے۔

سوداء صفراوی۔ صفراء کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے۔

سوداء بلغمی ۔ بلغم کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے۔

سودائے سوداوی۔ طبعی سوداً کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے۔

سودا کے فوائد۔ خون کے قوام کو غلیظ کرتا ہے۔ اعضاء کی غذا میں شامل ہوتا ہے۔

☆☆☆

مزاج

تعریف ۔مزاج وہ کیفیت ہے۔ جوعناصر کی متضاد کیفیات کے باہم ملنے اورفعل وانفعال کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ مرکب کے تمام اجزاء میں برابر ہوتی ہے۔اس نئی کیفیت کا نام ہی مزاج ہے۔

حکماء کے مطابق بعض عناصر بعض عناصر سے ملنے کی کشش رکھتے ہیں یہ کشش الفت کیمیا کہلاتی ہے۔بعض عناصر بعض عناصر سے ملنے کی کشش نہیں رکھتے ہیں یہ باہم ترکیب نہیں پاتے یہ نفرت یابغضت کیمیا کہلاتی ہے۔

امتزاج۔عناصر میں باہم ملنے کی کشش سب میں یکساں نہیں ہوتی ہے۔یہ باہمی الفت رکھنے والے عناصر کے باہمی امتزاج سے حاصل ہوتی ہے۔

امتزاج کی دوقسمیں ہیں۔

(۱)امتزاج سادہ

(۲)امتزاج حقیقی

(۱) امتزاج سادہ ۔اگر دو یا دو سے زیادہ عناصر آپس میں سادہ طور پر مل جائیں اور مرکب میں ان کے سابقہ خواص برقراررہیں تواس امتزاج کوامتزاج ساذج یاامتزاج سادہ کہا جاتا ہے۔مثلاً ایک گلاس پانی میں شکرکوحل کی جائے تو اس میں شکراور پانی کے خواص موجود ہونگے ۔اگراسی محلول کوآگ پرگرم کیا جائے تو پانی بھاپ بنکراڑ جائیگا اورشکر باقی رہیگی ۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ شکر میں تبدیلی ہوئی اور نہ پانی میں تبدیلی ہوئی ۔یہی امتزاج سادہ ہے۔

(۲)امتزاج حقیقی ۔اگر چندعناصراس طرح سے مل جائیں کہ ان کے سابقہ خواص بدل جائیں اور نئے خواص پیدا ہوجائیں ۔مثلاً اگرشکرکوآگ پرجلایا جائے تو وہ پہلے پگھلتی ہے اور پھرجل جاتی ہے اس جلی ہوئی شکر کے افعال پہلے سے جدا ہوتے ہیں۔اور یہ ایک نیا مرکب بنتا ہے۔یہ امتزاج حقیقی کہلاتا ہے۔

مزاج کی قسمیں

اعتدال کے لحاظ سے مزاج کی دوقسمیں ہیں۔

(۱)مزاج معتدل (۲)مزاج غیر معتدل

(۱)مزاج معتدل:۔اس کی دوقسمیں ہیں

(۱)مزاج معتدل حقیقی (۲)مزاج معتدل طبی

مزاج معتدل حقیقی۔اس سے مراد وہ سادہ مزاج ہے جس میں چاروں کیفیات حرارت، برودت، یبوست،اوررطوبت برابرمقدار میں پائی جائیں اورمرکب کے مزاج میں حقیقی طور پراعتدالی کیفیت پائی جائے۔کیونکہ حقیقت میں برابر مقدار میں عناصر کا پایا جانا ممکن نہیں ہے۔

(۲)مزاج معتدل طبی۔یہ وہ مزاج ہے جوکسی مرکب کواپنے مطلوبہ افعال وخواص کے مطابق حاصل ہوتا ہے۔طب میں ہم اسی مزاج سے بحث کرتے ہیں۔

مزاج معتدل طبی کی آٹھ اقسام ہیں۔

(۱)مزاج معتدل نوعی بالقیاس الی الخارج۔یہ وہ مزاج ہے جوکسی نوع کوحاصل ہوااوراس

نوع کے مطلوبہ افعال کے مطابق ہو۔مثلاً نوع انسانی نوع حیوانی نوع نباتی نوع جمادی

(۲)مزاج معتدل نوعی بالقیاس الی الداخل۔ یہ وہ مزاج ہے جو کسی نوع کے اس فرد کو حاصل ہوتا ہے جو اس نوع کے افراد میں سب سے زیادہ معتدل ہوتا ہے۔

(۳)مزاج معتدل صنفی بالقیاس الی الخارج:۔ یہ وہ مزاج ہے جو کسی نوع کی کسی صنف کو حاصل ہوتا ہے۔اور وہ اسی کے لئے مناسب ہے۔

(۴)مزاج معتدل صنفی بالقیاس الی الداخل:۔ یہ وہ مزاج ہے جو کسی صنف کے کسی فرد کو حاصل ہوتا ہے۔جو اس صنف کے افراد میں سب سے زیادہ معتدل ہے۔

(۵)مزاج معتدل شخصی بالقیاس الی الخارج۔ یہ وہ مزاج ہے جو کسی صنف کے کسی فرد کو حاصل ہوتا ہے۔اور اس کے لئے مناسب ہے۔

(۶)مزاج معتدل شخصی بالقیاس الی الداخل۔ یہ وہ مزاج ہے جو کسی شخص کو اس وقت حاصل ہوتا ہے جب وہ بہتر صحت کی حالت میں ہوتا ہے۔

(۷)مزاج معتدل عضوی بالقیاس الی الخارج۔ یہ وہ مزاج ہے جو کسی عضو کو حاصل ہو تا ہے۔اور اس کے لئے مناسب ہے۔

(۸)مزاج معتدل عضوی بالقیاس الی الداخل۔ یہ وہ مزاج ہے جو کسی عضو کو اس وقت حاصل ہوتا ہے جب وہ بہتر صحت کی حالت میں ہوتا ہے۔

مزاج اعضاء

اس سے مراد وہ مزاج ہے جو عناصر کے امتزاج کے بعد حاصل ہوتا ہے۔مختلف اعضاء کا مزاج مختلف ہوتا ہے۔اس لئے اعضاء کی ترکیب میں مختلف عناصر مختلف مقدار میں شامل ہوتے ہیں۔اسلئے انسانی اعضاء کو پانچ گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ا۔اعضاء معتدلہ ۲۔اعضاء حارہ ۳۔اعضاء باردہ ۴۔اعضاء یابسہ ۵۔اعضاء رطبہ

اعضاء معتدلہ۔ اعتدال مزاج کے لحاظ سے جلد سب سے زیادہ اعتدال حقیقی کے قریب ہے۔یہی وجہ ہے کہ یہ اعضاء حسیہ میں شامل ہے۔اور یہ حرارت برودت یبوست رطوبت کو زیادہ محسوس کرتی ہے۔تمام جسم کی جلد میں ہاتھ کی جلد اور ہاتھ میں سب سے زیادہ انگشت سبابہ کی جلد معتدل ہے۔

اعضاء حارہ۔ ان میں حرارت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے اور حرارت اس میں زیادہ ہوتی ہے جہاں خون کا دوران زیادہ ہوتا ہے۔سب سے زیادہ حار عضو قلب ہے۔قلب کے بعد جگر کا نمبر آتا ہے۔پھر لحم حار ہے۔

اعضاء بارد۔ سب سے زیادہ بارد عظم ہے اس کے بعد رباط ہیں ان میں خون سب سے کم پہونچتا ہے۔اور تغیر استحالہ سب سے کم ہوتا ہے۔

اعضاء رطبہ۔ سب سے زیادہ رطب سمیں ہے۔اس کے بعد گوشت پھر دماغ ونخاع ہے۔

اعضاء یابسہ ۔ سب سے زیادہ یابس بال ہوتے ہیں اس کے بعد ہڈی پھر غضروف پھر رباط آتے ہیں اس لئے یہ سخت بھی ہوتے ہیں۔

مزاج اعمار

انسان کی عمر کے چار درجات ہیں اوران کے مزاج بھی الگ الگ ہیں۔

سن نمو۔ یہ عمر ۲۵ سال ہوتی ہے اس میں اعضاء کی نشونما ہوتی ہے۔اس کا مزاج حار رطب ہوتا ہے۔

سن وقوف۔اس کا مزاج حار یابس ہے۔ یہ عمر ۲۵ سے ۴۰ سال تک ہوتی ہے۔

سن کہولت۔ اس عمر میں قویٰ کا انحطاط شروع ہوجاتا ہے۔ یہ عمر ۴۰ سے ۶۰ سال ہوتی ہے۔اسکا مزاج بارد یابس ہوتا ہے۔

سن شیخوخت۔اس کا مزاج بارد رطب ہوتا ہے۔ یہ عمر ۶۰ سے اوپر کی ہوتی ہے۔اس میں انحطاط اور بڑھ جاتا ہے۔

مزاج غیر معتدل یا سوءمزاج۔اس میں کوئی کیفیت اعتدال سے بڑھ جائے۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) سوءمزاج سادہ (۲) سوءمزاج مادی

(۱) سوءمزاج سادہ۔اسکی دوقسمیں ہیں

(الف) سوءمزاج سادہ مفرد۔ اس میں ایک کیفیت بڑھ جائے۔اس کی چار قسمیں ہیں

(۱) سوءمزاج حار۔جس میں حرارت اعتدال سے بڑھ جائے

(۲) سوءمزاج بارد۔جس میں برودت اعتدال سے بڑھ جائے

(۳) سوءمزاج رطب۔جس میں رطوبت اعتدال سے بڑھ جائے

(۴) سوءمزاج یابس۔جس میں یبوست اعتدال سے بڑھ جائے

(ب) سوء مزاج سادہ مرکب۔ اس میں دو کیفیت بڑھ جائیں۔ اسکی بھی چار قسمیں ہیں

(۱) سوءمزاج حار یابس۔اس میں حرارت ویبوست اعتدال سے بڑھ جاتی ہیں

(۲) سوءمزاج حار رطب۔اس میں حرارت ورطوبت اعتدال سے بڑھ جاتی ہیں

(۳) سوءمزاج بارد یابس۔اس میں برودت ویبوست اعتدال سے بڑھ جاتی ہیں

(۴) سوءمزاج بارد رطب۔اسمیں برودت ویبوست اعتدال سے بڑھ جاتی ہے

(۲) سوءمزاج مادی۔اسکی بھی دوقسمیں ہیں

(۱) سوءمزاج مادی مفرد (۲) سؤمزاج مادی مرکب

(الف) سوءمزاج مادی مفرد۔جب ایک کیفیت کے ساتھ مادہ شامل ہوجائے۔ اس کی چار قسمیں ہیں

(۱) سوءمزاج حار مادی۔جسمیں حرارت اعتدال سے بڑھ جائے اوراس میں مادہ شریک ہو۔اور مادہ میں کوئی غیر طبعی تغیر ہو۔

(۲) سوءمزاج بارد مادی۔جسمیں برودت اعتدال سے بڑھ جائے اوراس میں مادہ شریک ہو۔اور مادہ میں کوئی غیر طبعی تغیر ہو۔

(۳) سوءِ مزاج رطب مادی ۔جسمیں رطوبت اعتدال سے بڑھ جائے اوراس میں مادہ شریک ہو۔اور مادہ میں کوئی غیر طبعی تغیر ہو۔

(۴) سوءِ مزاج یابس مادی ۔جسمیں یبوست اعتدال سے بڑھ جائے اوراس میں مادہ شریک ہو۔اور مادہ میں کوئی غیر طبعی تغیر ہو۔

(ب) سوٗ مزاج مادی مرکب ۔جسمیں دو کیفیات کے ساتھ مادہ شامل ہواور مادہ میں کوئی غیر طبعی تغیر ہو۔اسکی بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) سوٗ مزاج حار یابس مادی ۔اس میں حرارت و یبوست اعتدال سے بڑھ جاتی ہیں اوراس میں مادہ شریک ہوتا ہے۔

(۲) سوءِ مزاج حار رطب مادی۔اس میں حرارت ورطوبت اعتدال سے بڑھ جاتی ہیں اوراس میں مادہ بھی شریک ہوتا ہے۔

(۳) سوءِ مزاج بارد یابس مادی ۔اس میں برودت و یبوست اعتدال سے بڑھ جاتی ہیں اوراس میں مادہ بھی شریک ہوتا ہے۔

(۴) سوءِ مزاج بارد رطب مادی ۔اسمیں برودت و یبوست اعتدال سے بڑھ جاتی ہے اوراس میں مادہ بھی شریک ہوتا ہے۔ ۱۷

☆☆☆

ماخذ ادویہ

موالید ثلاثہ (نباتات حیوانات وجمادات)

دنیا میں پائے جانے والے تمام انسان وحیوان، شجر وحجر، پیڑ پودے، چرند پرند کو تین بڑے بڑے گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔نباتی، حیوانی و جمادی، انھیں کو موالید ثلاثہ کہا جاتا ہے یہی بنیادی گروہ تمام دواؤں کے ماخذ ہیں۔

(۱) نباتات:۔ ہر وہ چیز جو زمین میں کسی تخم کی بارآوری کے بعد جڑی بوٹی پیڑ پودے یا سبزہ زار کی شکل میں نشو ونما پا کر قابل استعمال ہو، جڑ، تنہ، شاخ برگ وگل، پھل اور تخم وصمغیات اور چھال وغیرہ نباتات کے مختلف حصے ہیں ان کے بارے میں معلومات کو علم النباتات (Botany) کہا جاتا ہے۔

(۲) حیوانات:۔ وہ تمام جاندار مخلوق جو اپنے ارادے واختیار سے زمین پر چلتی پھرتی ہوا میں اڑتی یا معلق ہے، انسان وحیوان چرند و پرند حشرات الارض کیڑے مکوڑے سب حیوانات کے گروہ سے ہیں ان کے بارے میں معلومات علم الحیوانات (Zoology) کہلاتی ہیں۔

(۳) جمادات:۔ بالائے زمین یا اندرون زمین پائے جانے والے غیر جاندار اجزاء ارضیہ جو مختلف دھاتوں اور نمکیات کی شکل میں پائے جاتے ہیں سونا، چاندی، لوہا، تانبہ، کوئلہ، حجریات، پیٹرولیم اور دوسرے نمکیات وغیرہ از قسم جمادات ہی ہیں۔ان کے بارے میں معلومات علم طبقات الارض (Geology) کہلاتی ہے۔انھیں تین بنیادی گروہ کی ذیلی تقسیم سے مختلف علوم وفنون وجود میں آتے ہیں۔

دواء وغذا کا مفہوم اور اقسام

دواء

لغوی مفہوم:۔ دوا وہ شئے ہے جو مرضی کیفیت کو دور کرنے کے لئے استعمال کی جائے

A Medicinal Substance used in the treatment of a disease (Taber)

اپنی کیفیت سے بدن میں کسی قسم کا اثر قائم کرے۔(قرشی)

اصطلاحی مفہوم:۔ ہر وہ چیز جو بدن پر وارد ہو اور بدنی حرارت اور طوبات سے متاثر ہو کر اپنا اثر قائم کرے اور جزِ بدن نہ ہو خواہ یہ اثر جسم کی موجودہ کیفیت کے موافق ہو یا مخالف۔

غذا:۔ ہر وہ چیز جو جسم میں داخل ہونے کے بعد جسمانی حرارت ورطوبت سے متاثر ہو کر چھوٹے چھوٹے اجزاء میں ٹوٹ کر بدن کے مختلف اعضاء کا جزو بننے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ مثلاً لحمیات، شحمیات، نشاستہ وحیاتین وغیرہ۔

دواء وغذا میں فرق:۔ دواء خالص اپنی کیفیت سے اثر کر کے جسم سے خارج ہو جاتی ہے اور اس کا کوئی حصہ جزو بدن نہیں ہوتا، چنانچہ کاسنی، مکو، افسنتین وغیرہ دواء خالص ہیں اور اپنی مخصوص کیفیات کی بنا پر ورم جگر کے مواد فاسدہ کو تھوڑا تھوڑا کر کے فنا کر دیتی ہیں اور جسم سے خارج ہو جاتی ہیں۔

اس کے برخلاف غذا جز و بدن ہوتی ہے صرف غیر استعمال شدہ فضلات خارج ہو جاتے ہیں۔ مثلاً گیہوں، چاول، انڈا اور دوسرے لحمیات وشحمیات وغیرہ ہضم کے مختلف مراحل سے

گزر کر چھوٹے چھوٹے اجزاء میں ٹوٹنے کے بعد ضرورت کے مطابق جسمانی اعضا کو بنانے سنوارنے میں مددگار ہوتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ غذاء جز و بدن ہوتی ہے اور بدل ما یتحلل فراہم کرتی ہے اور وہ صرف اپنی کیفیت سے اثر کر کے خارج ہو جاتی ہے اور جز و بدن نہیں بنتی ہے۔

دواء غذائی، غذاء دوائی:۔ مندرجہ بالا دوا وغذا کے مفہوم اور باہمی امتیاز کے باوجود یہ ایک حقیقت ہے کہ بیشتر دوائیں بطور غذا استعمال کی جاتی ہیں اور ان سے دوائی اغراض کے حصول کے ساتھ ساتھ بدل ما یتحلل بھی فراہم ہوتا ہے۔ مثلاً پودینہ، خرفہ، باقلا وغیرہ اپنی کیفیت سے اثر انداز ہو کر مختلف امراض کو زائل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں اور ساتھ ہی ان میں پائے جانے والے غذائی اجزاء بدن کو بدل ما یتحلل بھی فراہم کرتے ہیں۔ اسی طرح بیشتر غذائیں جو خالص غذائی اغراض کے لئے استعمال ہوتی ہیں اپنی کیفیات سے بھی اثر انداز ہوتی ہیں اور ان سے مختلف امراض کا ازالہ بھی ہوتا ہے۔ گیہوں، چاول، انڈا، مچھلی خالص غذا ہونے کے باوجود مختلف شکلوں میں دواً مستعمل ہیں، اسی لئے ایسی تمام چیزوں کو دواء غذائی اور غذاء دوائی کی اصطلاحات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

دواء غذائی:۔ ایسی تمام اشیاء جو عام طور پر دواً مستعمل ہیں البتہ ان میں کچھ غذائی اجزاءء بھی پائے جاتے ہوں، یعنی دوائی اہمیت زیادہ اور غذائی کم ہو۔ مثلاً پودینہ، باقلا وخرفہ وغیرہ۔

غذاء دوائی:۔ وہ تمام چیزیں جو عام طور پر غذاً مستعمل ہوں البتہ ان کو بطور ردوا بھی استعمال کیا جاتا ہو یعنی ان میں غذائی اجزاء زیاہ اور دوائی کم ہوں۔ مثلاً گیہوں، چنا، انڈا،

مچھلی وغیرہ۔ چونکہ تمام غذائیں کسی نہ کسی کیفیت کی حامل ہیں اس لئے ان میں اپنی کیفیت سے اثر کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جملہ غذائیں بطور دوا استعمال کی جاسکتی ہیں۔ برخلاف اس کے ہر دوا میں بدل ما یتحلل فراہم کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ اس لئے ہر دوا بطور غذا استعمال نہیں ہوسکتی گویا ہر غذا دوا بن سکتی ہے لیکن ہر دوا غذا نہیں بن سکتی۔

ذوالخاصہ اور اس کا مفہوم:۔ دوا وغذا کے ذیل میں لفظ ذوالخاصہ طب میں زمانہ قدیم سے استعمال ہو رہا ہے جس کو دوا وغذا کے مفہوم سے علیحدہ کوئی تیسری قسم سمجھا جاتا ہے۔ بظاہر اس کے معنی ''خصوصیت والا'' کے ہیں۔ اصطلاحی طور پر ادویہ ذوالخاصہ ایسی دوائیں ہیں جو اپنی صورت نوعیہ سے نامعلوم طور پر اثر انداز ہوں۔ چنانچہ شیخ بوعلی سینا نے تمام وارد بدن ہونے والی اشیاء کے اثرات تین قسم کے بیان کئے ہیں۔ اثر بالکیفیت، اثر بالمادہ اور اثر بالجوہر۔ پہلی چیز دوا ہے دوسری غذا اور تیسری ذوالخاصہ جو اپنی صورت نوعیہ سے نا معلوم طور پر اثر انداز ہو۔

صورتِ نوعیہ درحقیقت کسی مرکب کے مختلف اجزاء ترکیبیہ کی ہیئت ترکیبیہ کا نام ہے، جو اجزاء ترکیبیہ کی مخصوص ترتیب وتدوین سے پیدا ہوتی ہے۔ اجزاء ترکیبیہ کی مخصوص ترتیب میں فرق آجانے سے اس مرکب کی خصوصیات اور اس کے اثرات بدل جاتے ہیں گویا ہیئت ترکیبیہ میں تبدیلی درحقیقت صورت نوعیہ کی تبدیلی ہے جس کے بدل جانے سے اثرات وخصوصیات بدل جاتی ہیں اور یکساں اجزاء ترکیبیہ کے باوجود محض ترتیب وتدوین کی تبدیلی سے مرکبات میں اختلاف رونما ہوتا ہے جیسا کہ مرکبات کی کیمیائی تجزیہ سے بخوبی واضح

ہے کہ مرکب میں عناصر کے چھوٹے چھوٹے اجزاء کی ترتیب کے بدل جانے سے مرکب کی خصوصیات بدلتی رہتی ہیں۔ مرکبات میں اجزاء ترکیبیہ کی ترتیب ہی اس کی مخصوص خصوصیات کی ذمہ دار ہے''۔

The arrangement of atoms in a substance is responsible for its characterestic properties, for example the atoms of paper and suger are same and graphide and dimond are also same but the properties of each are different.

اس قسم کے مرکبات کو Isomers کہا جاتا ہے جس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

1. Molecular formula C_2H_6O

(A) CH_3-CH_2-OH Ethyl Alcohal

(B) CH_3-O-CH_3 Dimethyl Ether (Gas)

2. Molecular Formula $C_3H_6O_2$

(A) PROPIONIC ACID CH_3-CH_2-C

(B) Ester CH_3-C-O-CH_3

ان جیسی متعدد مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اجزاء ترکیبیہ کی یکسانیت کے باوجود مرکبات میں اختلاف ان کے اجزاء کی ترتیب میں فرق پیدا ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے۔ گویا ہیئت ترکیب بدل جانے سے خصوصیات تبدیل ہو جاتی ہیں جو مرکبات کی صورت نوعیہ کو تبدیل کر دیتی ہیں۔ یہ بات بھی امر واقعہ ہے کہ مرکبات میں صورت نوعیہ کی تبدیلی سے ان کی مخصوص شکل وصورت اور ان کے اثرات بدلتے رہتے ہیں اس لئے درحقیقت صورت نوعیہ

اجزاءترکیبیہ کی ہیئت ترکیبیہ کی دین ہے۔ جو اجزاءترکیبیہ کی ترتیب وتدوین سے پیدا ہوتی ہے صورت نوعیہ کی اس تعبیر کی بناء پر تمام مرکبات خواہ وہ ازقسم غذا ہوں یا دوا اپنے مخصوص اثرات شکل وصورت میں اس ہیئت ترکیبیہ کے زیر اثر ہیں۔ بہ الفاظ دیگر صورت نوعیہ کی کارفرمائی تمام دواؤں حتی کہ تمام غذاؤں میں یکساں طور پر پائی جاتی ہے،اس طرح تمام ہی دوائیں اور غذائیں ذوالخاصہ قرار پاتی ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ یکساں مزاج و کیفیات کی دوائیں اپنے افعال وخصوصیات میں ایک دوسرے سے بہت مختلف نظر آتی ہیں دوسرے درجہ کی گرم وخشک دوائیں مسہل بھی ہیں مدر بول بھی محلل اورام بھی ہیں مدر حیض وشیر بھی۔ یکساں مزاج وکیفیات کے باوجود ایک دوا گردوں پر اثرانداز ہوکر پیشاپ کی مقدار کو بڑھا دیتی ہے۔لیکن وہی دوا امعاء پر اثرانداز ہوکر رطوبت معدیہ ومعویہ میں اضافہ کرکے تلئین و اسہال کی باعث نہیں بنتی۔زیرہ سفید،موصلی سیاہ،سنگھاڑا ادرار شیر کرتی ہیں۔لیکن ان سے ادرار حیض یا ادرار بول نہیں ہوتا۔سقمونیا۔تربد،خیارشنبر،بیخ جلاپا امعاء کی حرکات اور غشاء مخاطی کے افعال میں تحریک پیدا کر کے اسہال لاتی ہیں لیکن مزاجی یکسانیت کے باوجود مشکطرامشیع،خارخسک اور خیارین کی طرح ادرار حیض وبول سے قاصر ہیں اسی طرح ہزار ہا اشیاء اپنے اجزاءترکیبیہ اور کیفیت مزاجیہ کے اعتبار سے یکساں ہونے کے باوجود محض ہیئت ترکیبیہ کے اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے سے مختلف افعال انجام دیتی ہیں۔ پس صورت نوعیہ ہی ہیئت ترکیبیہ ہے جو تمام مرکبات میں یکساں طور پر پائی جاتی ہے اور اس کے اثرات تمام مرکبات میں یقینی طور پر پیدا ہوتے ہیں نہ کہ چند دواؤں اور غذاؤں میں جن کو ہم ذوالخاصہ کہہ کر دوا وغذا کے علاوہ کوئی نئی چیز قرار دیں۔ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ لفظ ذوالخاصہ تمام ہی مرکبات کی لازمی صفت ہے۔ چنانچہ آبریشم کے اجزاءترکیبیہ کی ترتیب کا

یہ خاصہ ہے کہ آبریشم مفرح ومقوی قلب خصوصیت رکھتا ہے۔کاسنی ومکو کے اجزاءترکیبیہ کی مخصوص ترتیب وتدوین ورم جگر کی تحلیل وتلطیف کی ذمہ دار ہے اور سقمونیہ کے اجزاءترکیبیہ کی ترتیب کی وجہ سے اس میں یہ خصوصیت ہے کہ وہ خلط صفراء کے اخراج میں اہم رول ادا کرے۔اسی اصول پر تمام مسہلات ، مدارت ، منضجات مقویات،معرقات محللات اپنے اجزاءترکیبیہ کی ہیئت ترکیبیہ کی وجہ سے مختلف اثرات کے ذمہ دار ہیں۔

درجاتِ مزاج ادویہ

ادویہ کی مزاجی کیفیت میں اختلاف اور مزاجی کمی وبیشی کی بناء پر تمام دواؤں کو مرحلے وار تقسیم کردیا گیا ہے تاکہ امراض کی شدّت وخفت کا لحاظ کرتے ہوئے مناسب مزاج کی دوائیں استعمال کی جاسکیں۔

دواءحار وبارد اور معتدل

دوأ معتدل: ۔ایسی تمام دوائیں جو جسم میں داخل ہوکر جسمانی حرارت سے متاثر ہونے کے بعد اپنے اندر پائے جانے والے اجزاءمؤثرہ سے بدن میں ایسی کیفیت پیدا کریں جو بدنی کیفیت ومزاج سے کسی طرح کم وبیش نہ ہو ایسی دواؤں سے جسم میں کوئی ایسا اثر قائم نہ ہوگا جو اعتدال طبّی سے ہٹا ہوا ہو۔

دواء میں اعتدال اجزأ ترکیبیہ میں ہمہ جہت یکسانیت کی بنا پر نہیں ہے بلکہ اس سے مراد افعال میں اعتدال ہے۔

دواء حار و بارد:۔ ایسی تمام دوائیں جن سے بدن میں ایسی سردی و گرمی پیدا ہو جائے جو اعتدال حرارت و برودت سے زائد ہو۔ دواء حار و بارد سے یہ ہرگز مطلب نہیں کہ وہ دواء فی الحال بالفعل حرارت و برودت رکھتی ہے بلکہ اپنے افعال و اعمال کے اعتبار سے گرم و سرد اثرات پیدا کرنے کی استعداد رکھتی ہو۔

شرائط درجہ بندی مزاج ادویہ:۔ مزاجی خفت و شدت کے لحاظ سے تمام دواؤں کو چار بڑے بڑے گروہوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے مختلف مرحلے وار تقسیم کے لئے مندرجہ ذیل امور کا بطور شرط لحاظ ضروری ہے۔

(۱) دواء کو مقررہ مقدار میں ہی استعمال کیا جائے۔

(۲) دواء کو بار بار استعمال نہ کیا جائے۔

(۳) دواء کو معتدل بدن پر استعمال کیا جائے۔

(۴) موسم میں اعتدال ہو یا اس کے قریب قریب۔ اس لئے کہ نہایت گرم موسم میں معمولی گرم دوائیں بھی شدید گرمی کا باعث ہوں گی۔ اسی طرح نہایت سرد موسم میں معمولی سرد دوائیں بھی شدید سرد اثرات پیدا کریں گی۔

درجہ اوّل:۔ وہ تمام دوائیں جو جسم میں پہونچ کر اثر انداز ہونے کے بعد اعتدال سے زائد کیفیات پیدا تو کر دیں، لیکن اس زائد کیفیت کا ظاہری طور پر احساس نہ ہو، یعنی اس سے جو گرمی، سردی، تری و خشکی پیدا ہو وہ غیر محسوس ہو البتہ اگر ایسی دواؤں کو متعدد بار یا متعینہ مقدار سے زائد استعمال کیا جائے تو اس گرمی سردی، تری و خشکی کے اثرات مقامی یا عمومی طور پر محسوس ہوں۔

دواء معتدل کی خصوصیت یہ ہے کہ بار بار استعمال کے باوجود اس کے اثرات جسم پر محسوس نہیں ہوتے۔ یہی بنیادی فرق ہے درجہ اعتدال کی دواؤں میں کہ درجہ اوّل کی دوؤں میں اگر مقدار و اوقات میں اضافہ کر دیا جائے تو ان کے استعمال سے جسم میں اس دواء میں پائی جانے والی کیفیات و خصوصیات کا اظہار ہو جائے گا۔ درجہ اعتدال میں اس صورت میں بھی اظہار نہ ہوگا۔ اس لئے کہ درجہ اعتدال کی دوائیں انسانی مزاج و کیفیات سے مماثل ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی زیادتی یا کمی کا احساس پیدا نہیں کرتی ہیں بالکل اسی طرح جس طرح ایک ہی حرارت پر ایک پانی کو دوسری اسی حرارت کے پانی میں شامل کر دینے سے حرارت میں کمی یا زیادتی نہیں ہوتی ہے۔

درجہ دوم:۔ دوسرے درجہ میں ایسی تمام دوائیں استعمال کی جاتی ہیں جن کو پہلی بار استعمال کرنے سے دواؤں کی کیفیات و خصوصیات کا احساس ہوتا ہے البتہ اس حد تک نہیں کہ روز مرّہ کے معمولات میں فرق پیدا ہو جائے مثلاً کھانا پینا، سونا جاگنا، استفراغ واحتباس وغیرہ میں کسی قسم کا خلل واقع ہو یعنی کسی دواء کے استعمال سے اس قدر خشکی بڑھ جائے کہ نیند طبعی میں فرق پیدا ہو جائے یا اس قدر تری پیدا ہو کہ طبعی اوقات سے زائد سوتا رہے یا بھوک ختم ہو جائے یا اجابت خشک ہو کر قبض پیدا ہو یا اسہال کی نوبت آجائے ہاں اگر اس درجہ کی دوائیں زیادہ مقدار میں یا متعدد بار استعمال کرائی جائیں گی تو مذکورہ امور میں فرق پیدا ہو جائے گا۔

درجہ سوم:۔ اس درجہ میں وہ تمام دوائیں داخل ہیں جن کو طبعی جسم پر استعمال کرنے سے پہلے ہی مرحلے میں روزمرہ کے معمولات میں خلل واقع ہوگا۔ یعنی بھوک کی خواہش میں بھی کمی یا زیادتی، نیند میں کمی یا زیادتی استفراغ یا قبض وغیرہ اور اگر اس دوا کو زائد مقدار یا متعدد

بار استعمال کرایا جائے تو اس سے تمام جسم یا مقامی طور پر اعضاء میں فساد و خرابی لاحق ہوگی۔

درجہ چہارم:۔ یہ ایسی تمام دوائیں ہیں جو بدنی افعال کو درہم برہم کر دیتی ہیں اور فساد و ہلاکت تک نوبت پہونچا دیتی ہیں۔ اس درجہ کی دواؤں کو ادویہ سمّیہ کہتے ہیں۔ یہ تمام دوائیں اپنی انتہائی شدید گرمی یا سردی سے جسم انسانی کے طبعی نظام میں فساد برپا کر کے ہلاکت تک نوبت لے آتی ہے۔

ان چار مذکورہ درجات میں بھی اول و آخر اور اوسط تین تین درجہ بیان کئے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ دوا درجہ اوّل کے ابتداء میں گرم یا سرد ہے یا درجہ اوّل کے وسط یا آخر میں گرم و سرد ہے۔

ادویہ سمّیہ:۔ اس ذیل میں سم مطلق کی وضاحت بھی ضروری ہے۔ چنانچہ ادویہ سمّیہ انتہائی شدید کیفیات سے اثر انداز ہو کہ جسم میں فساد و ہلاکت برپا کرتی ہیں۔ مثلاً سم الفار، افیون وغیرہ ادویہ سمّیہ ہیں۔ سم الفار یعنی سنکھیا اپنی انتہائی شدید گرمی کی بناءٔ پر خون کے سرخ ذرات (R.B.C) کو توڑ پھوڑ کر فساد ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔ اس طرح افیون اپنی انتہائی برودت کی وجہ سے دورانِ خون اور روح کی تحریکات میں خلل انداز ہو کر جسمانی حرارت کو اس درجہ کم کر دیتا ہے کہ ہلاکت تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ان دواؤں کو کمال احتیاط اور مختلف تدابیر سے ان کے زہریلے اثرات کو کم کر کے دواء کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً سنکھیا کو آتشک و ایسونوفیلیا (Eosinophilia) میں تیر بہدف علاج کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور افیون مختلف امراض میں مسکن الم منوم اور بطور حابس و قابض مستعمل ہے اور یہ تمام فوائد اس سے یقینی طور پر حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف سم مطلق ایسی قاتل شئے ہے جس کا کوئی جز بطور دوا مستعمل نہیں ہے، نہ کسی قسم کی احتیاط و

تدبیر سے اس کی ہلاکت میں فرق پیدا ہوتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں اس کی مثال شاذ و نادر ہی مل سکتی ہے اس لئے موجودہ سم الفار، افیون، بچھناک، کچلہ وغیرہ ایسی سمی اشیاء ہیں جو بطور دواء مستعمل ہیں زیادہ سے زیادہ پوٹیشیم سائنائڈ ایک ایسی مثال ہے جو بطور دوا جسم انسان پر مستعمل نہیں ہے۔

اقسامِ مزاج

(۱) مزاج اُولیٰ:۔ اسی کو مزاج طبعی و اصلی بھی کہا جاتا ہے وہ مخصوص امتزاجی کیفیت ہے جو کسی چیز میں چند عناصر یعنی بنیادی اجزاء کے ملنے اور باہم فعل و انفعال کے بعد حاصل ہو تی ہے، ایسی تمام دوائیں مفرد القویٰ ہوتی ہیں جن کی مثال مشکل ہے۔ اس لئے کہ بطور علاج جس قدر بھی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں وہ سب کی سب مختلف قوتوں اور افعال کی مالک ہیں اور ان سے مختلف قسم کے افعال صادر ہوتے ہیں۔

(۲) مزاج ثانی:۔ ایسے اجزاء سے مل کر بنتا ہے جن میں پہلے سے مزاج اولیٰ موجود ہوتا ہے۔ ان ادویہ کے اجزاء ترکیبیہ درحقیت ایسے ہی مرکب اجزاء ہیں جن میں خود اپنا ایک مزاج پایا جاتا ہے جو مختلف اجزاء اولیہ (عناصر) کے فعل و انفعال کے نتیجہ میں ان اجزائیں پیدا ہو چکا ہوتا ہے یہی اجزائے ترکیبیہ جن میں پہلے سے مزاج موجود ہے آپس میں مل کر فعل و انفعال کے بعد دوسرا مزاج بناتے ہیں۔ ایسی تمام دواؤں کو مرکب القویٰ کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ یہ تمام دوائیں مختلف المزاج و قوت و اجزاء سے ترکیب پاتی ہیں جن سے مختلف اعمال کا صدور ہوتا ہے۔ مثلاً ریوند چینی میں ایک جز ملین ہے تو دوسرا جز قابض ہے۔ اور ریوند چینی سے مختلف اوقات میں ان دونوں افعال کا صدور ہوتا ہے۔ مرکب القویٰ کی بہت

زیادہ واضح مثال دودھ ہے جو پنیر، روغن اور اجزاء مائی سے مرکب ہے جو خود اپنا اپنا الگ الگ مزاج رکھتے ہیں۔ مثلاً پنیر ایسے اجزاء سے مرکب ہے جن کا مزاج گرم وخشک ہے، روغن ایسے اجزاء اولیہ سے مرکب ہے جن کا مزاج گرم وتر ہے اور اجزاء مائیہ کا مزاج بارد رطب ہے۔ دودھ میں یہ تینوں اجزاء اپنی اپنی صورت نوعیہ پر باقی رہتے ہیں جن کو مختلف حیلوں سے علیٰحدہ کیا جاسکتا ہے اس کو دہی بنا کر روغنی اجزاء علیٰحدہ کئے جاسکتے ہیں۔ اگر بغور دیکھا جائے تو تمام دوائیں خواہ وہ از قسم نباتات ہوں حیوانات ہوں یا جمادات سب کی سب مرکب القویٰ ہی ہیں جن میں مزاج ثانوی پایا جاتا ہے اور ان کے اجزاء ترکیبیہ میں پہلے سے مزاج موجود ہوتا ہے۔

مزاج ثانی یا مرکب القویٰ کی اقسام
(مستحکم وغیر مستحکم)

مزاج مستحکم:۔ اس کا تعلق اجزاء ترکیبیہ کے ترکیب پانے کی کیفیت سے ہے چنانچہ مزاج مستحکم کے اجزاء ترکیبیہ کی ترکیب اس قدر مضبوطی کے ساتھ ایک دوسرے سے وابستہ ہوتی ہے کہ ان کے اجزاء کی تحلیل بہت مشکل ہوتی ہے حتیٰ کہ آگ کی شدید حرارت پر بھی ان کو علیٰحدہ کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے اس کی مثال پیتل ہے جو جست وتانبہ سے مرکب ہے۔ جست وتانبہ کا اپنا اپنا مزاج ہے جو پیتل میں ایک دوسرے سے مل کر مزاج ثانی بنا رہے ہیں۔ یہ ملاپ اس قدر مضبوط ہے کہ پیتل کو مختلف طریقوں سے تحلیل کر کے جست وتانبہ کے اجزاء میں علیٰحدہ علیٰحدہ کر لینا ناممکن ہے یہ اس قدر پائیدار ہوتے ہیں کہ آگ سے پگھلا

نے پر بھی ایک دوسرے سے علیٰحدہ نہیں ہوتے ہیں۔

مزاج غیر مستحکم:۔ اس کو رخو یا ڈھیلی ڈھالی ترکیب بھی کہا جاتا ہے ایسی دواؤں کے اجزاء اس قدر پائیدار نہیں ہوتے کہ ان کو مختلف تدابیر اور حیلوں سے علیٰحدہ نہ کیا جاسکے اس کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ رخو مطلق:۔ یہ مزاج ثانی کی ایسی ترکیب ہے جس کے اجزاء آگ پر پکانے سے علیٰحدہ نہیں ہوتے، ہاں اگر ان کو جلا لیا جائے تو علیٰحدہ ہو سکتے ہیں۔ مثلاً بابونہ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر اس کو آگ پر پکائیں تو اس کی دونوں قوتیں اجزائے محلّلہ اور قابضہ پانی میں آجاتے ہیں یہ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوتے۔ البتہ اگر بابونہ جلایا جائے تو یہ اجزاء الگ الگ ہو جاتے ہیں۔

۲۔ رخو جداً:۔ کچھ زیادہ ڈھیلا ڈھالا۔ اس کے تحت میں ایسی مرکب القویٰ ادویہ داخل ہیں جن کی ترکیب رخو مطلق سے زیادہ نرم ہے ایسی دواؤں کو پکانے ہی سے ان کے مختلف اجزاء ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مسور جب اس کو پکایا جاتا ہے تو اس کے وہ اجزاء جو محلّل ہیں پانی میں آجاتے ہیں اور وہ اجزاء جو قبض پیدا کرتے ہیں اسی دوا میں یعنی مسور کے دانوں میں باقی رہتے ہیں۔

۳۔ رخو بافراط:۔ نہایت ڈھیلے ڈھالے اجزاء۔ یہ قسم ایسی ادویہ پر مشتمل ہے جن کی ترکیب مندرجہ بالا دونوں اقسام سے زیادہ ڈھیلی ڈھالی ہے۔ اس کے اجزاء کی علیٰحدگی میں معمولی تدبیر ہی کافی ہوتی ہے۔ مثلاً کاسنی کے سبز پتوں پر پایا جانے والا نمکین مادہ جو اورام کی تحلیل میں خصوصیت رکھتا ہے پکانے اور جلانے سے نہیں بلکہ دھوڈالنے سے ہی علیٰحدہ

ہوجاتا ہے۔

اسی استحکام وعدم استحکام کی بنیاد پر دواؤں کے استعمال کے طریقے اوران کی شکلوں میں فرق پیدا ہوجاتا ہے۔اس لئے کسی دوا کو بطور خیساندہ استعمال کرنا کسی کو بطور جوشاندہ اور بعض کا عصارہ وغیرہ استعمال کرنا ان کی باہمی ترکیب کی کیفیت کی طرف اشارہ ہے یعنی جن دواؤں کو ہم بطور جوشاندہ استعمال کرتے ہیں تو وہاں مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس دواء کی ترکیب زیادہ نرم ونازک نہیں ہے کہ ان کو محض بھگو کر اس کے اجزاء مؤثرہ حاصل ہوجائیں اور جن دواؤں کو بطورِ خیساندہ استعمال کیا جاتا ہے اس کی ترکیب اس قدر نرم ونازک ہوتی ہے کہ اس کے اجزاء مؤثرہ بہت جلد علیٰحدہ ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔اس انداز پر بعض دواؤں کے استعمال میں اگر ضرورت اس کی داعی ہوتی ہے کہ اس دوا کی ترکیب میں جو نرم ونازک اجزاء شریک ہیں اور جو محض پانی میں دھونے یا بھگونے سے ہی اس دوا سے الگ ہو کر پانی میں آجائیں گے تو ایسے موقعہ پر ان دواؤں کو بطور خیساندہ استعمال کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے اور کبھی بطور علاج ایسے اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے جو اس دوا میں بطور اجزاء ترکیبیہ اس سختی سے ملے ہوئے ہیں کہ بغیر جوشاندہ کے وہ اجزاء مقصودہ پانی میں نہیں آسکتے تو اس وقت دوا کو بطور جوشاندہ استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے ان دونوں طریقوں پر دوا کے اجزاء لطیفہ ہی بطور اجزاء موثرہ مستعمل ہیں جو اپنی سرعت نفوذ کی بناء پر جلد ہی اثر انداز ہوتے ہیں،لیکن اگر کسی دوا کے استعمال میں سرعت نفوذ مقصود نہ ہو بلکہ دیر تک اثر پذیری کا حصول مقصود ہو تب نہ جوشاندہ نہ خیساندہ بلکہ دوا کو اسی شکل میں استعمال کرتے ہیں اس طرح کسی دوا کو بطور سفوف،معجون،اطریفل،جوارش وغیرہ کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے کہ جسم میں زیاد

دیر تک رہ کر اثرات قائم کریں۔ایسا اس لیے بھی کیا جاتا ہے کہ بسا اوقات دوا کی ترکیب ایسی سخت ہوتی ہے کہ وہ نہ بھگونے سے نہ اُبالنے سے بلکہ اندرونِ جسم رہنے سے تمام اجزاء ترکیبیہ کے ساتھ پہونچ کر جسم کے مختلف استحالائی مراحل سے گزر کر اثر انداز ہوتی ہے۔

ادویہ کی ترکیب کی انھیں نزاکتوں میں سے بعض دواؤں کی ترکیب اتنی نازک ہوتی ہے کہ وہ صرف پانی میں بھگو دینے ہی سے اپنے تمام اجزاء مؤثرہ کو پانی میں حل کر دیتی ہیں۔لیکن بعض دواؤں کے تمام اجزاء مؤثرہ پانی میں حل پذیر نہیں ہو پاتے بلکہ صرف کچھ اجزاء حل ہو سکتے ہیں،بعض یا تمام اجزاء مؤثرہ الکوحل یا شراب،ایتھر،پٹرولیم وغیرہ میں حل ہوجاتے ہیں اور ایسی دوائیں بہت زیادہ اثر انگیز ثابت ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اطباء قدیم بعض دواؤں کا خیساندہ بجائے پانی کے شراب میں بنوایا کرتے تھے۔

☆☆☆

اصطلاحات برائے افعال ادویہ

اکال۔(عضوونسیج کو کھا جانے والی دوائیں) ایسی دوائیں جو اپنی قوت تحلیل وجلا اور قوت نفوذ کی بنا پر جو ہر عضو و جو ہر نسیج کو برباد کر دیتی ہیں۔ جیسے زنگار، انزروت، نیلا تھوتھا، سجی وغیرہ۔

جالی۔(پاک صاف کرنے والی) یہ اپنی حرارت و لطافت کی بنا پر مسامات سے لیسدار رطوبت کو صاف کر دیتی ہیں۔ جیسے شہد، بلساں، سرکہ، جو، نمک وغیرہ

دافع تشنّج۔ یہ دوائیں عضلات کے تشنّج کو کم کر دیتی ہیں۔ اس میں عام طور سے مسکنات، مخدّرات وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ افیون، بزرالبنج، کاپھل، اذخر، جندبیدستر وغیرہ۔

دافع حمیٰ۔(بخار کو دور کرنے والی) یہ دوائیں اعصاب اور غدد پر اثر کر کے بخار کو کم کرتی ہیں۔ جیسے خاکسی، کرنجوہ، افسنتین وغیرہ۔

کاسر ریاح۔(ریاح کو خارج کرنے والی) وہ دوائیں ہیں جو حرارت اور یبوست کی بنا پر ریاح غلیظ کے قوام کو رقیق بنا کر خارج کر دیتی ہیں۔ جیسے ہیل خورد، سداب، زنجبیل، اجوائن دیسی وغیرہ۔

مفتت حصات۔(پتھری کو توڑنے والی) یہ اپنی حدّت اور تیزی کی بنا پر گردے اور مثانہ کی پتھری کو توڑ دیتی ہے۔ اور خارج کر دیتی ہے۔ جیسے سنگ سرماہی، حب القلت، آلو بالو، جواکھار، نیش عقرب، حجرالیہود وغیرہ۔

مانع عرق۔(پسینہ روکنے والی) یہ مسامات جلد کو بند کر کے یا اعصاب یا غدد پر اثر کر کے پسینہ کم کر دیتی ہیں۔ جیسے دھتورہ، بزرالبنج، یبروج وغیرہ

مدر بول وحیض۔(پیشاب وحیض جاری کرنے والی) یہ دوائیں گردوں اور رحم پر اثر کر کے پیشاب اور حیض جاری کر دیتی ہیں۔ ان کا اثر کئی طرح سے ہوتا ہے۔ افسنتین، ابہل، مشکطرامشیع، پرسیاؤشاں، خیارین، مکو، کاسنی وغیرہ۔

مسکّن الم۔(درد کو کم کرنے والی) یہ دوائیں نظام اعصاب پر اثر کر کے درد و تکلیف کو کم کر دیتی ہیں۔ جیسے بزرالبنج، افیون، لفاح، قرنفل، جدوار، جندبیدستر، کاہو وغیرہ۔

محمّر۔(سرخ کرنے والی) یہ دوائیں اپنی قوت جاذبہ اور حرارت کی بنا پر عروق شعریہ کو پھیلا کر خون کی آمد بڑھا دیتی ہیں جس سے جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ جیسے رائی، روغن جمالگوٹہ، روغن سداب، لونگ، پیاز، کباب چینی، ذراریح وغیرہ۔

مقوی جگر۔(جگر کو قوت دینے والی) یہ ادویہ جگر کے فعل کو اعتدال پر لا کر اس کو قوت دیتی ہیں۔ جیسے زعفران، گل سرخ، صندل، مشک، وغیرہ۔

ممسک منی۔(امساک پیدا کرنے والی) یہ دوائیں اپنی قوت تخدیر خشکی اور لطافت کی بنا پر انزال میں تاخیر کرتی ہیں جیسے بھنگ، بزرالبنج، افیون، کاہو، خشخاش وغیرہ۔

محلّل اورام۔(ورم کو تحلیل کرنے والی) یہ اپنی حرارت اور قوت تحلیل کی بنا پر ورموں کو کم کر دیتی ہیں۔ جیسے مکو، کاسنی، زراوند، ریوند، رسوت، اسارون، دارہلد وغیرہ۔

قاتل دیدان۔ یہ دوائیں پیٹ کے کیڑوں پر اثر انداز ہوتی ہیں اور انکو مار دیتی ہیں یا

مضمحل کر کے نکال دیتی ہیں۔ جیسے باؤبڑنگ، کمیلہ، سرخس، بیخ بکائن، درمنہ، افسنتین وغیرہ۔

مقوی دماغ۔(دماغ کوقوت دینے والی) یہ ادویہ دماغ کے فعل کو اعتدال پر لاکر اس کو قوت دیتی ہیں جیسے زعفران، مشک، عنبر وغیرہ۔

مقوی قلب۔(قلب کوقوت دینے والی) یہ دوائیں قلب کو قوت دیتی ہیں اور خفقان کو دور کرتی ہیں۔جیسے آبریشم، گاؤزباں، زعفران وغیرہ۔

مقوی باہ۔(باہ کو بڑھانے والی) یہ دوائیں خواہش جماع کو بڑھاتی ہیں اسکے ساتھ ہی یہ اعضاء تناسل کو قوت دیتی ہیں جیسے چھوارہ، اسگند، ثعلب، ستاور، شقاقل، زعفران، عنبر، بہمن وغیرہ۔

☆☆☆

تاثیرات ادویہ

یہاں مختلف نظام ہائے جسمانی پر دواؤں کے اثرات کا مختصر تذکرہ ہے نہ کہ مختلف نظام ہائے جسمانی میں پیدا ہونے والی تمام غیر طبعی کیفیات میں دواؤں کے اثرات کا مطالعہ کیا گیا ہے اس لئے کہ تمام غیر طبعی کیفیتوں میں جزئیات کا لحاظ کرتے ہوئے تذکرہ کیا جائے تو یہ ہی عنوان بجائے خود ایک کتاب بن جائے گی اس لئے یہاں صرف ان بڑے بڑے عنوانات کا مختصر جائزہ ہے جو اصولی طور پر مختلف نظام جسمانی کو احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

مرکزی نظام اعصاب پر اثر انداز ہونے والی دوائیں

اعصاب:۔اعصاب پر دواؤں کے اثرات عام طور پر ان کے آخری ریشوں پر زیادہ ہوتے ہیں تنوں پر بہت کم اثر ہوتا ہے۔چنانچہ اعصاب کے آخری ریشے دو قسم کے ہیں۔ اعصاب حسیہ کے آخری ریشے، دوسرے اعصاب حرکیہ کے آخری ریشے۔

تمام دوائیں ان ریشوں پر دو طریقوں سے اثر انداز ہوتی ہیں۔

(۱)تحریک و ہیجان پیدا کرنا۔

(۲) بےحسی اور سستی پیدا کرنا۔

(۱)اعصاب حسیہ کے آخری ریشوں پر تحریک و ہیجان پیدا کرنے والی دوائیں ادویہ لذاعہ کہلاتی ہیں۔ان دواؤں کے استعمال سے مقامی طور پر رگیں کشادہ ہوجاتی ہیں۔دورانِ خون تیز ہوجاتا ہے اور جلد وغشاء مخاطی سرخ ہوجاتی ہے۔سوزش و درد کا احساس بڑھ جاتا ہے۔مثلاً رائی، لہسن، سنکھیا وغیرہ کا ضماد وطلاء سے یہی کیفیت طاری ہوتی ہے عام بے ہوشی

اورغشی کی حالت میں اس قسم کی دواؤں کے استعمال سے یہ عوارض دور ہو جاتے ہیں۔انھیں ادویہ لذّاعہ کے استعمال سے مرکز اعصاب کے متاثر ہونے سے قلب وعروق میں حرکت و ہیجان بڑھ جاتا ہے اور عضلات واحشاء میں تحریک ہو کر بے ہوشی دور ہو جاتی ہے۔

(۲)اعصاب حسیہ کے آخری ریشوں پر سستی و بے حسی پیدا کرنے والی ان دواؤں کو ادویہ مسکنہ ومخدرہ کہا جاتا ہے۔ یہ دوائیں مقامی طور پر استعمال کرنے سے اعصاب حسیہ کے آخری ریشوں کی حرکات سست و بے حس ہو جاتی ہیں۔ درد میں سکون لاحق ہوتا ہے چنانچہ لفاح،افیون،بیش وغیرہ کے استعمال سے یہی کیفیات پیدا ہوتی ہیں۔

۲۔اعصاب حرکیہ کے آخری ریشوں پر دواؤں کے اثرات

(۱)تحریک وہیجان

(۲)سستی و بے حسی

(۱)اعصاب حرکیہ کے آخری ریشوں میں تحریک و ہیجان پیدا کرنے والی دوائیں بیش وکچلہ ہیں۔ان کے استعمال سے اعصاب حرکیہ میں ہیجان وتحریک پیدا ہوتی ہے اور متعلقہ عضلات واعضاء کا ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے اور ان میں انقباضی کیفیت نمودار ہونے لگتی ہے۔استرخاء میں ان دواؤں کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

(۲)وہ دوائیں جو اعصاب حرکیہ کے آخری ریشوں میں سستی و بے حسی پیدا کرتی ہیں وہ شوکران ،لفاح، دھتورہ، اجوائن خراسانی ہیں۔ان کے استعمال سے عضلات کا غیر معمولی انقباض دور جاتا ہے اور اعضاء میں ڈھیلا پن پیدا ہوتا ہے۔کزاز کی حالت میں یہ دوائیں مفید ثابت ہوتی ہیں۔

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اعصاب کے تنوں پر دواؤں کے اثرات کم تر ہوتے ہیں اور جن دواؤں کے اثرات کسی درجہ میں ہوا کرتے ہیں وہ عام طور پر سمی دوائیں ہیں مثلاً سنکھیا و پارہ وغیرہ۔افیون کا اثر اعصابی تنوں پر اس حد تک ہوتا ہے کہ حسی اثرات محیط سے مرکز دماغ کی طرف بالکل منتقل نہیں ہو پاتے اور مریض عام بے حسی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

نخاع:۔نخاع پر بھی دواؤں کے اثرات دو طریقے پر ہوتے ہیں۔

(۱)ہیجان وتحریک

(۲)سستی و بے حسی

۱۔نخاع میں تحریک و ہیجان پیدا کرنے والی دوائیں، کچلہ ،شیلم ہیں اس قسم کی دواؤں کے استعمال سے بدنی عضلات میں تشنجی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔نخاع کے استرخائی امراض اور فالج میں اس قسم کی دواؤں سے اکثر فائدہ پہنچتا ہے۔

۲۔نخاع میں سستی و بے حسی پیدا کرنے والی دوائیں کافور سم الفار افیون اور بھنگ ہیں۔ان دواؤں کے استعمال سے استرخائی کیفیت نمودار ہوتی ہے چنانچہ کزاز و تشنجی دوروں میں یہ دوائیں عام طور پر مفید ہوتی ہیں۔ افیون کے استعمال سے اولاً تحریک اور آخر کار ضعف و سستی پیدا ہوتی ہے۔

دماغ:۔دماغ پر دواؤں کے اثرات بھی دو طریقے سے ہوا کرتے ہیں۔

(۱)افعال دماغیہ کو تحریک پہونچانا یہ ادویہ مہذیہ و مفرحہ کہلاتی ہیں۔

(۲)افعال دماغیہ میں سستی وضعف پیدا کرنا۔

(ا)افعال دماغیہ کو تحریک پہونچانے والی

ا۔ادویہ مہذیہ:۔ان دواؤں کے اندرونی استعمال سے ہذیانی کیفیت اور تشویش پیدا ہوتی ہے اور دماغی افعال میں بے ترتیبی اور فتور لاحق ہوتا ہے۔مثلاً بھنگ۔

۲۔ادویہ مفرحہ:۔ان دواؤں کے استعمال سے دماغی افعال میں تحریک کے ساتھ ساتھ فرحت وانبساط پیدا ہوتا ہے۔مثلاً شراب، کافور، زعفران، مشک وعنبر وغیرہ۔

(۲) دماغی افعال میں سستی پیدا کرنے والی دوائیں

ا۔منوم:۔ان دواؤں کے استعمال سے مقدم دماغ میں براہِ راست امتلاء کم ہو کر نیند طاری ہونے لگتی ہے۔مثلاً افیون، خشخاش وغیرہ۔

۲۔عمومی مسکنات:۔ان دواؤں کے استعمال سے دماغی احساسات میں کمی ہو کر عام بے حسی و بے ہوشی طاری ہوتی ہے۔مثلاً افیون، اجوائن خراسانی وغیرہ۔

دافع تشنج ادویہ:۔(Antispasmodic) دماغی قوائے محرکہ کو بعض دوائیں ضعیف بناتی ہیں۔مثلاً کافور، ہینگ، دواء الشفاء، وغیرہ ان دواؤں سے تشنجی امراض مثلاً مرگی، اختناق الرحم اور کزازی کیفیات میں فائدہ پہنچتا ہے ایسی تمام دواؤں کو دافع تشنج کہا جاتا ہے۔

مشنجات:۔(Comvulsive) اسی طرح بعض دوائیں ان قوائے محرکہ میں تحریک پہونچاتی ہیں ان کو مشنجات (Convulsives) کہا جاتا ہے۔مثلاً کچلہ وغیرہ

اعصاب حرکیہ کے عقود کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان پر تمباکو اور شوکران اثر انداز ہو کر ان کی حرکات کو کم کرتے ہیں۔

موخر دماغ پر شراب کے اثر سے حرکات قدم میں بے ترتیبی پیدا ہو جاتی ہے۔

نظام تنفس پر دواؤں کے اثرات

(ا) مرکز تنفس (Respiratory Centre)

(ا) ہیجان و تحریک پیدا کرنے والی دوائیں۔

(۲) ضعف و سستی پیدا کرنے والی دوائیں۔

(ا) ہیجان و تحریک پیدا کرنے والی دوائیں:۔کھانسی، ذات الریہ، سل جیسے امراض میں جب سانس میں تنگی اور دقت ہوتی ہے تنفس میں کمزوری اور اخراج بلغم میں دشواری پیش آنے لگتی ہے تو اس وقت ایسی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں جو مرکز تنفس پر اثر انداز ہو کر حرکت تنفس میں قوت اور تیزی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔چنانچہ دھتورہ، اجوائن خراسانی اور کچلہ ایسی ہی دوائیں ہیں۔ان سے مرکز تنفس میں ہیجان پیدا ہو کر آلات تنفس میں قوت آتی ہے جس کی وجہ سے سانس میں آسانی اور بلغم کے اخراج میں سہولت پیدا ہوتی ہے۔

(۲) ضعف و سستی پیدا کرنے والی دوائیں:۔اسی طرح بعض دوائیں مرکز تنفس میں سستی اور ضعف پیدا کرتی ہیں مثلاً افیون، شوکران، چنانچہ خشک کھانسی اور ہوا کی نالیوں میں لذع و خراش کے وقت غیر معمولی تکلیف سے نجات کے لئے ان دواؤں کو استعمال کیا جاتا ہے۔یہ دوائیں مرکز تنفس پر اثر انداز ہو کر حرکات تنفس میں سستی پیدا کر کے ان تکالیف سے نجات کا ذریعہ ہوتی ہیں۔

۲۔پھیپھڑے (Lungs):۔پھیپھڑوں پر بھی دواؤں کے اثرات دو طریقے پر ہوتے ہیں۔

(۱) پھیپھڑوں کے حسی اعصاب میں تحریک و ہیجان پیدا کرنے والی دوائیں خواہ داخلاً استعمال کی ہوں یا خارجاً سنگھائی جائیں ۔مثلاً کچلہ ، اجوائن،خراسانی اندرونی طور پر اور تمباکو بیرونی طور پر۔

(۲) پھیپھڑوں کے حسی اعصاب میں ضعف وسستی پیدا کرنے والی دوائیں مثلاً افیون و شوکران۔

۳۔قصبتہ الریہ:۔قصبتہ الریہ اور ہوا کی دوسری نالیوں پر دواؤں کے اثرات درج ذیل طریقوں پر ہوا کرتے ہیں۔

(۱) ایسی دوائیں جو بلغم کی پیدائش میں اضافہ کرنے والی ہوں مثلاً کافور،تمباکو، پیاز،لہسن وغیرہ۔

(۲) بلغم کی پیدائش میں کمی کرنے والی دوائیں مثلاً دھتورہ،افیون،اجوائن خراسانی وغیرہ۔

(۳) ہوا کی نالیوں میں پیدا شدہ عفونت کو دفع کرنے والی دوائیں مثلاً اشق، کباب چینی، کباب خنداں، جوہر اجوائن،ست پودینہ وغیرہ۔

(۴) ہوا کی نالیوں میں تشنج کو دور کرنے والی دوائیں مثلاً دھتورہ کی دھونی، تمباکو اور شوکران کا استعمال۔

(۵) **منفثات بلغم** ۔ایسی دوائیں جو سانس کی نالیوں سے بلغم کو بسہولت خارج کریں مثلاً اڑوسہ، اصل السوس، ایرسا، اشق، انیسون، پیاز دشتی۔

(۶) **معسرات بلغم** ۔ان سے بلغم کے اخراج میں دشواری ہوتی ہے ۔مثلاً فولاد، افیون، یبروج وغیرہ۔

نظامِ ہضم پر دواؤں کے اثرات

اس نظام کے تحت زبان، دانت، مسوڑھے، غدد لعابیہ، معدہ و امعاء وغیرہ پر دواؤں کے اثرات کا تذکرہ ہے۔

زبان:۔زبان کے حسی اعصاب پر اثر کرنے والی دوائیں۔

بعض خوشبودار ہیں۔ جیسے بادیان، انیسون الائچی وغیرہ

بعض تلخ ہیں۔جیسے صبر زرد، کچلہ ، پوست نیم وغیرہ

بعض لعابی ہیں۔جیسے صمغ عربی، السی، اسپغول وغیرہ

بعض مقی ہیں۔ جیسے ہینگ و بالچھڑ وغیرہ

بعض حریف ہیں۔جیسے سرخ و سیاہ مرچ وغیرہ

بعض شریں ہیں۔جیسے شکر و شہد وغیرہ

بعض عفص و قابض ہیں۔جیسے مازو، کات سفید وغیرہ

بعض مالح ہیں۔جیسے تمام قسم کے نمکیات

بعض ترش ہیں۔جیسے لیموں، سرکہ، املی وغیرہ

بعض روغنی ہیں۔جیسے چربیاں، گھی و تیل وغیرہ

دانت اور مسوڑھے:۔دانتوں اور مسوڑھوں پر دواؤں کے اثرات درج ذیل ہیں۔ یہ تمام دوائیں عام طور پر سنون اور ضماد کی شکل میں استعمال ہوتی ہیں۔

(۱) **دافع عفونت:**۔ان دواؤں کے استعمال سے مسوڑھوں اور دانتوں میں پیدا شدہ

عفونت دور ہوتی ہے۔مثلاً کافور، ست اجوائن، عاقر قرحا، ست پودینہ وغیرہ۔

۲۔مسکن الم۔ دانتوں اور مسوڑھوں کے درد میں سکون ملتا ہے۔مثلاً کافور افیون، روغن، قرنفل وخیار شنبر وغیرہ۔

۳۔قابضات وحابسات دم۔ یہ دوائیں دانتوں اور مسوڑھوں پر قابض وحابس اثر کر کے دانتوں کو مضبوط بناتی اور مسوڑوں سے خارج ہونے والے خون کو روکتی ہیں۔مثلاً پھٹکری، مازو، گلنار، چھالیہ، پوست انار وغیرہ۔

۴۔دافع حموضت اسنان۔ ان دواؤں سے دانتوں میں کھٹاپن اور پانی لگنا بند ہو جاتا ہے۔مثلاً بورہ ارمنی، جوا کھار، عاقر قرحا، پھٹکری وغیرہ۔

غدد لعابیہ:۔ غدد لعابیہ یا غدد تحت اللسان پر دواؤں کے اثر دو طریقے پر ہوتے ہیں۔

(۱) لعابِ دہن میں اضافہ کرنے والی دوائیں مثلاً زنجبیل، دار چینی، عاقر قرحا، تمباکو اور تمام ترش چیزیں۔

(۲) لعابِ دہن میں کمی کرنے والی دوائیں۔ مثلاً افیون، بیروج، کات، سفید، گل ارمنی وغیرہ۔

معدہ:۔ معدہ پر اثر کرنے والی دوائیں متعدد طریقوں سے تاثیرات پیدا کرتی ہیں۔

(۱) مقویات معدہ۔ (GastricTonic) یہ دوائیں معدہ کی رطوبت ہاضمہ میں اضافہ کر کے ہضم معدی میں معین و مددگار ہوتی ہیں۔ یہ مقویات معدہ جن کو ادویہ ہاضمہ بھی کہا جاتا ہے تین قسم کی ہوتی ہیں۔

(الف) ادویہ عطریہ۔ خوشبودار مقوی معدہ ادویہ مثلاً انیسون، بادیان، زنجبیل، الائچی خورد وکلاں، قرنفل، جائفل جاوتری، پودینہ وغیرہ۔

(ب) ادویہ مرّیہ۔ تلخ مقوی معدہ دوائیں۔مثلاً جنطیانہ، پوست نارنج، گل بابونہ وغیرہ۔

(ج) ادویہ حرّیفہ۔ تیز مقوی معدہ دوائیں۔مثلاً مرچ سیاہ، کباب چینی، رائی وغیرہ۔

(د) ادویہ حامضہ۔ بعض ادویہ حامضہ بھی مقوی معدہ ہوا کرتی ہیں۔

(۲) بعض دوائیں معدہ کی رطوبت کو کم کرتی ہیں:۔ مثلاً سہاگہ، جوا کھار، نوشادر، جب کہ مقدار قلیل استعمال ہوں تو رطوبت معدہ میں انھیں دواؤں سے اضافہ ہو جاتا ہے۔ ان کو زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے یہ رطوبت کو اپنی طرف جذب کر کے معدہ کی رطوبت کو کم کرتی ہیں جیسا کہ افیون اور نخود کہ اس کے استعمال سے بھی رطوبت معدیہ میں خشکی اور کمی پیدا ہوتی ہیں۔

(۳) بعض دوائیں معدہ کی حرکات دودیہ میں اضافہ کرتی ہیں۔ مثلاً کچلہ اور روغن کافور۔ یہ دوائیں عضلات معدہ اور اعصاب میں تحریک پیدا کر کے حرکات دودیہ کو بڑھاتی ہیں۔

(۴) بعض دوائیں معدہ کی حرکات دودیہ میں کمی کرتی ہیں۔ مثلاً اجوائن خراسانی، افیون، دھتورہ، برف اور نیم گرم پانی۔

(۵) بعض دوائیں معدہ کی تیزابیت کو کم کرتی ہیں مثلاً سہاگہ، نوشادر۔

(۶) بعض دوائیں معدہ کی تیزابیت میں اضافہ کرتی ہیں۔ مثلاً تیزاب، گندھک، گوشت اورادویہ حریفہ کا استعمال۔

(۷) بعض دوائیں معدہ کی اندرونی غذا میں پیدا ہونے والے تعفن اور تخمیر کو روکتی ہیں مثلاً ست پودینہ، ست اجوائن، کافور وغیرہ۔

(۸) بعض دوائیں معدہ وامعاء میں حرکت وحرارت میں اضافہ کر کے غلیظ ریاح کو رقیق بنا کر خارج کرتی ہیں ان کو کاسر ریاح کہا جاتا ہے مثلاً برگ سداب، انیسون، اجوائن دیسی وغیرہ۔

(۹) بعض دوائیں براہِ راست معدہ پر اور مرکز قے پر اثر انداز ہو کر قے لانے کا سبب ہوتی ہیں، ان دواؤں کو مقئیات معدہ کہتے ہیں مثلاً رائی، تخم شبت جنگلی پیاز، نیم گرم پانی، نمکین پانی وغیرہ۔

(۱۰) بعض دوائیں انھیں مقامات پر اثر انداز ہو کر قے کو روکتی ہیں ان کو مانعات قے کہتے ہیں۔ مثلاً افیون، شراب، زرشک دبھدانہ وغیرہ۔

امعاء پر دواؤں کے اثرات

آنتوں پر دواؤں کے اثرات کی مختلف صورتیں ہیں۔

ا۔ ملینات۔(Laxatives) یہ ایسی دوائیں ہیں جو آنتوں کی عضلی تہوں میں تحریک پہونچا کر آنتوں کی قوت دافعہ میں معمولی اضافہ کر کے اجابت میں نرمی پیدا کر کے خارج کر دیتی ہیں اس عمل سے دو ایک نرم اجابتیں ہو جاتی ہیں مثلاً روغن بیدا نجیر، بنفشہ، شیر خشت، روغن بادام، شہد، تمر ہندی وغیرہ۔

۲۔ مسہلات۔(Purgative) یہ ایسی دوائیں ہیں جن سے نہ صرف امعاء کی قوت دافعہ ہی ہیں اضافہ ہوتا ہے بلکہ رطوبت کا انجذاب بھی امعاء کی طرف بڑھ جاتا ہےاس کے نتیجہ میں متعدد رقیق اجابتیں خارج ہونے لگتی ہیں۔ مثلاً سناء مکی، سقونیا، ریوند چینی، صبر زرد، حب السلاطین، تربد، شحم حنظل، بیخ، جلاپا، خیار شنبر وغیرہ۔

مسہل اور ملین میں فرق:۔ملین دواؤں سے صرف معدہ و امعاء کے مواد خارج ہوتے ہیں، مسہل دواؤں سے نہ صرف معدہ وامعاء بلکہ تمام بدن کے مواد دستوں کے راہ خارج ہوتے ہیں۔

اپنی شدّت وخفت، نوعیت اعمال اور رطوبات کے اخراج کے اعتبار سے مسہل دوائیں مختلف قسموں میں منقسم ہیں۔ چنانچہ شدت وخفت کے اعتبار سے مسہل دواؤں کی درج ذیل قسمیں ہیں۔

ا۔ مسہلات ضعیفہ۔(Light Purgatives) ایسی ادویہ ہیں جن کے استعمال سے متعدد رقیق اجابتیں تو ہوتی ہیں لیکن ان میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ یہ ملین سے معمولی تیز دوائیں ہیں۔ مثلاً سنا مکی، زہرہ گاؤ، خیار شنبر۔

۲۔ مسہلات قویہ۔ (Strong purgatives):۔ یہ ایسی دوائیں ہیں جن کے استعمال سے متعدد اور شدید قسم کے اسہال شروع ہو جاتے ہیں اور دو ایک اجابتوں کے بعد پانی اور چاول کی پیچ جیسے دست ہوتے ہیں۔ مثلاً جمالگوٹا، سقمونیا، تربد، بیخ جلاپا، شحم حنظل، حب النیل، عصارہ ریوند چینی وغیرہ۔

نوعیت عمل کے اعتبار سے درج ذیل اقسام ہیں۔

۱۔ مسہل بالتحلیل والجذب۔ (Cathartic purg) یہ ایسی دوائیں ہیں جو مواد کو چھوٹے چھوٹے اجزاء میں تقسیم کر کے آنتوں کی طرف جذب کر کے اور قوت دافعہ میں تحریک پہونچا کر ان کے اخراج میں مدد دیتی ہیں۔ مثلاً تربد۔

۲۔ مسہل بالعصر۔ (Purgation by Squezing) یہ ایسی دوائیں ہیں جو امعاء کی قوت عاصرہ وقابضہ کو بڑھا کر مواد کو آنتوں سے نچوڑ کر خارج کرتی ہیں۔ مثلاً ہلیلہ۔

۳۔ مسہل بالتلیین۔ یہ ایسی دوائیں ہیں جو آنتوں کے مواد کو نرم کر کے خارج کرتی ہیں۔ مثلاً شیرخشت۔

۴۔ مسہل بالازلاق۔ بعض دوائیں مواد کو پھسلا کر آنتوں سے خارج کرتی ہیں۔ ان دواؤں میں ذاتی طور پر لزوجت پائی جاتی ہے۔ مثلاً لعاب اسپغول، لعاب ریشہ خطمی۔

۵۔ مسہل بالاذابت۔ یہ ایسی مسہل دوائیں ہیں جو مواد کو پگھلا کر امعاء سے خارج کرتی ہیں۔ مثلاً ترنجبین۔

۶۔ مسہل بالتقطیع والجلاء۔ (Detergent Purgative) یہ ایسی مسہل دوائیں ہیں جو مواد کو آنتوں کی سطح سے چھیل کر صاف کر کے خارج کر دیں۔ مثلاً بورق، شہد وغیرہ انھیں کو مسہلات مالحہ یا نمکین مسہل (Saline Purgative) بھی کہتے ہیں جن کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ مواد کو جذب کر کے آنتوں میں رطوبت کا اضافہ کر دیتے ہیں اور جب زائد رطوبت جمع ہو جاتی ہیں تو آنتوں میں احساس ثقل کی وجہ سے یہ مواد خارج ہو جاتے ہیں۔

اخراج رطوبت کے اعتبار سے مسہل کی اقسام

ادویہ مسہلہ کی مخصوص خصوصیت جو اس کی ہیئت ترکیبیہ کی وجہ سے اس دوا میں موجود ہے امعاء سے مخصوص مواد کو خارج کرتی ہیں۔ چنانچہ بعض دوائیں مواد بلغمیہ کے اخراج کی خصوصیت رکھتی ہیں، یعنی ان دواؤں سے دوسری رطوبت کم اور خلط بلغم زائد خارج ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض دوائیں خلط صفراء کو خصوصیت سے خارج کرتی ہیں اور بعض کو خلط سودا کے اخراج میں خصوصیت حاصل ہے۔ بعض دوائیں خون کی مائیت کے اخراج میں خاص خصوصیت کی حامل ہیں۔ غرض کہ ادویہ مسہلہ جن سے کہ مختلف النوع اخلاط کا اخراج ہوتا ہے وہ اپنی مخصوص خاصیت اور مخصوص قوت انجذاب کی بنا پر کسی خاص خلط کو آنتوں کی طرف جذب کرتی ہیں اور اپنی مخصوص قوت تاثیر سے معدہ وامعاء کی غشاً مخاطی کے مخصوص اجزاء میں تحریک پیدا کر دیتی ہیں جن سے غشاء مخاطی کے یہ اجزاء مخصوص اخلاط کو خارج کرنے کا کام شروع کرتے ہیں خواہ وہ خلط قوامی اعتبار سے رقیق ہو یا غلیظ، یا وہ ادویہ مسہلہ سے مشابہت رکھتی ہو یا نہ رکھتی ہو۔ چنانچہ اس اعتبار سے حسب ذیل اقسام کی گئی ہیں۔

۱۔ مسہل صفراء:۔ (Cholagogue or Bile Purg) ایسی مسہل دوائیں جو مخصوص اجزاء ترکیبیہ اور خصوصیت کی بنا پر خلط صفراء کو خارج کرتی ہیں۔ مثلاً زہرہ گاؤ، سقونیا، عصارہ ریوند وغیرہ۔ ان دواؤں سے صفراء کا انصباب وانجذاب تمام بدن سے جگر کی راہ ہو کر امعاء کی جانب پہونچتا ہے اور پھر امعاء کی قوت دافعہ اس کو خارج کر دیتی ہے۔

۲۔ مسہل بلغم۔(Phlegmagogue or Phlegm Purg) یہ ایسی دوائیں ہیں جو اپنی مخصوص قوت تاثیر کی بنا پر خلط بلغم کو اکثری طور پر براہ امعاء خارج کرتی ہیں۔ مثلاً تربد، خیارشنبر وغیرہ۔

۳۔ مسہل سودا:۔ (Malanagogue) ایسی دوائیں ہیں جو خلط مواد کو اپنی مخصوص خصوصیت کی وجہ سے براہ امعاء دستوں کی صورت میں خارج کردیں۔ مثلاً افتیمون وغیرہ۔

۴۔ مسہل مائیت۔ (Hydragogue) یہ ایسی مسہل دوائیں ہیں جو عروق سے خون کی مائیت جس کو بلغم مائی کہا جاتا ہے کو بہت زیادہ جذب کرکے رقیق اجابتوں کی صورت میں براہِ امعاء خارج کرتی ہیں۔ مثلاً بورق، نمک، یہ دوائیں اپنی مخصوص قوت انجذاب کی بنا پر خون کی آبی رطوبت کو آنتوں میں جذب کرتی ہیں اور جب ایک وافر مقدار آنتوں میں جمع ہوکر بوجھ اور ثقل کا سبب بنتی ہے تو آنتوں کی قوت دافعہ اور حرکات دودیہ متحرک ہوکر ان اجزاء مائیہ کو متعدد دستوں کی صورت میں خارج کردیتی ہیں۔

۳۔ قابضات امعاء:۔(Intestinal Astringents) اسہال کو روکنے اور قبض پیدا کرنے والی دوائیں بھی مختلف طریقوں سے آنتوں پر اثر کرتی ہیں۔

الف۔ بعض دوائیں امعاء کے عروق کو سکیڑ کر قابض تاثیر پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً پوست بیخ انار، بیخ انجبار، پھٹکری وغیرہ۔

ب۔ بعض دوائیں امعاء سے ترشحات کم کرکے قبض کا باعث ہوتی ہیں۔ مثلاً افیون۔

ج۔ بعض دوائیں آنتوں کی قوت دافعہ کم کرکے قبض پیدا کرتی ہیں مثلاً اجوائن خراسانی، بیروج وغیرہ۔

۴۔ لاذعات امعاً۔(Intestinal Irritants) یہ ایسی دوائیں ہیں جو معدہ و امعاء

کی غشاء مخاطی پر اثر انداز ہوکر ہیجانی کیفیت پیدا کرتی ہیں۔ ان دواؤں سے درد و جلن، قے، متلی، جریان الدم وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں۔ مثلاً تخم شبت، سرکہ خالص، نمک شور، رائی، سرکہ جامن وغیرہ۔

۵۔ مانعات عفونت امعاً۔(Intestinal Antiseptics) یہ ایسی دوائیں ہیں جو معدہ و امعاء میں عفونت کی پیدائش کو روکتی ہیں اور پیدا شدہ عفونت کو دفع کرتی ہیں۔ مثلاً ست پودینہ، ست اجوائن، ست لیموں وغیرہ۔

۶۔ قاتل و مخرج دیدان امعاء۔(Anthelmintic) آنتوں میں نظری و خوردبینی دیدان دونوں قسم کے ہوسکتے ہیں جن کو مختلف نظری و خوردبینی معائنہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہاں اصولی طور پر صرف نظری دیدان امعاء پر دواؤں کے اثرات کا تذکرہ ہے۔ ان نظری دیدان امعاء کی بڑی بڑی تین قسمیں ہیں۔ (۱) خلیہ۔ چنونے۔ (Thread Worm) (۲) حب القرع۔ کدودانے (Tape Worm) (۳) حیات۔ کینچوے (Round Worms) قاتل و مخرج ادویہ دیدان کو یا تو ہلاک کرتی ہیں یا خارج کرتی ہیں یا ہلاکت و اخراج دونوں ہی عمل کرتی ہیں۔ چنانچہ۔ (۱) بعض دوائیں صرف قاتل دیدان امعاء ہیں۔ مثلاً سرخس۔ برگ شفتالو، افسنتین اور نیم کی چھال وغیرہ۔

(۲) بعض دوائیں صرف مخرج دیدان امعاء ہیں۔ مثلاً عصارہ ریوند، بیخ جلاپا، سقونیا وغیرہ۔

(۳) بعض دوائیں قاتل و مخرج دیدان ہیں۔ مثلاً کمیلہ، بورہ ارمنی، تخم ڈھاک وغیرہ۔

اسی طرح صرف حیات پر اثر کرنے والی قاتل دوا نیم کی چھال اور قاتل و مخرج تخم ڈھاک اور باؤ بڑنگ ہیں۔ حب القرع کدودانوں پر قاتل دیدان سرخس ہے اور قاتل و مخرج کمیلہ ہے خلیہ

چنونوں پر اثر کرنے والی قاتل دوا افسنتین اور قاتل ومخرج صبر زرد ہے۔

احتقان امعاً (Enema)

بطور احتقان امعاء میں دواؤں کا استعمال زمانہ بقراط سے رائج ہے۔ ابن سینا نے اس کو معالجۂ فاضلہ کہا ہے اور اس میں شک نہیں کہ عمل احتقان بعض حالات میں انتہائی مفید وکار آمد ہے۔ ادویہ مسہلہ کے مقابلے میں احتقان میں سمیت کے امکانات بہت کم ہیں اس لئے کہ سمیت کا انجذاب امعاء صغیرہ سے زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت امعاء کبیرہ کے۔ مسہل دوائیں معدہ وامعاء صغیرہ سے ہوکر گزرتی ہیں اور حقنہ کی دوائیں زیادہ سے زیادہ امعاء کبیرہ کے آخری حصوں تک محدود رہتی ہیں۔ چنانچہ ایسے اوقات میں جب کہ براہ دہن ادویہ کا استعمال ممکن نہ ہو، مثلاً ورم حلق اور خناق وغیرہ کی صورت میں، یا قے اور ابکائی کی شدت کی وجہ سے دواؤں کا استعمال ممکن نہ ہو یا دواؤں کا اثر مقامی طور پر مقعد اور امعاء مستقیم میں مقصود ہو یا رحم اور اعضاء مجاورہ کو متاثر کرنا ہو جیسا کہ ولادت کے وقت اگر دردزہ میں کمی ہو تو حقنہ سے دردزہ میں اضافہ ہو جاتا ہے یا آنتوں کو صاف کرنا ہوتا کہ جو موذی مواد عروق میں جذب ہو کر دماغ وقلب کے افعال کو خراب کر رہے ہیں وہ جلد خارج ہو جائیں۔ اس کے علاوہ عمل احتقان دستوں کو روکنے، تشنج امعاء کو دور کرنے، آنتوں کو سُن اور بے حس کرنے اور درد کو کم کرنے نیز دیدان امعاء کے اخراج وقتل کے لئے بھی کیا جاتا ہے۔ نیز حقنہ کو تقویت باہ، تغذیہ بدن اور تسمین بدن کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں ان تمام اغراض ومقاصد کے پیشِ نظر حقنہ کی مختلف قسمیں کی گئی ہیں۔

۱۔ حقنۂ مسہلہ۔ (Purgative Enema) آنتوں کو فضلات سے پاک کرنے کے لئے

جو حقنہ استعمال کیا جاتا ہے اس کو حقنہ مسہلہ یا مُلیّنہ کہا جاتا ہے۔ روغن زیتون، روغن انجیر، صابون، نمک اور شکر سرخ کا حقنہ۔

ادویہ مسہلہ جو آنتوں کے فضلات کو صاف کرنے کا عمل انجام دیتی ہیں ان میں بعض دوائیں ایسی ہیں جو خواہ بطور حقنہ استعمال کی جائیں یا ان کو بطور مسہل براہِ دہن دیا جائے دونوں صورتوں میں یکساں صفائی کا عمل کرتی ہیں۔ مثلاً روغن بیدانجیر، مغز املتاس وغیرہ، البتہ بعض دوائیں ایسی ہیں جو براہ دہن تو آنتوں کی اچھی طرح صفائی کرتی ہیں لیکن اگر ان کو بطور حقنہ استعمال کیا جائے تو ان کا عمل بہت کم اور سست ہوتا ہے جیسے ہلیلہ جات اور صبر زرد وغیرہ اور بعض دوائیں براہِ دہن کم اثر پذیر ہیں، لیکن بطور حقنہ ان سے خاصی صفائی عمل میں آتی ہے، جیسے شکر سرخ، آب نمک بورق، آب صابون وغیرہ۔

حقنہ مسہلہ کی تین قسمیں ہیں

(الف) حقنہ حادّہ۔ (Strong Purgative Enema) جب معمولی حقنہ جات سے کام نہیں چلتا تو تیز قسم کی دواؤں سے امعاء کی صفائی عمل لائی جاتی ہے۔ مثلاً آب گرم، صابون کا پانی۔ آب برگ سناء مکی، ریوند، آبِ چقندر، شکر سرخ۔

(ب) حقنہ لینہ۔ (Laxative Enema) یہ ایسا حقنہ ہے جس میں تیز دوائیں استعمال نہیں کی جاتی ہیں بلکہ ہلکی ونرم دواؤں سے کام لے کر صرف تلئین کی جاتی ہے ایسے وقت میں روغن بیدانجیر، روغن زیتون وغیرہ کا حقنہ کافی ہوتا ہے۔

(ج) حقنہ متوسطہ۔ (Ordinary Enema) اس حقنہ میں تیز ونرم دونوں کے درمیان دواؤں کا استعمال کیا جاتا ہے اس صورت میں صرف تلئین نہیں بلکہ معمولی صفائی بھی مقصود ہوتی

ہے۔ان اوقات میں ملی جلی دوائیں استعمال کرنے سے مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

۲۔حقنہ حابسہ ۔(Astringent Enema) یہ ایسا حقنہ ہے جس میں ادویہ حابس اسہال وحابس دم استعمال کی جاتی ہیں۔مثلاً مازو،پھٹکری،دم الاخوین،گل سرخ، بیخ انجبار وغیرہ۔

۳۔حقنہ مُحلّلہ ۔(Resolvent Enema) امعاء مستقیم اور مقعد کے ورم کی تحلیل کے لئے محلل اورام ادویہ کے ذریعہ حقنہ کیا جاتا ہے۔مثلاً حلبہ۔حاشا،پودینہ،ناخونہ،خطمی،مکو، خیارشنبر وغیرہ۔

۴۔حقنہ کاسرہ۔(Carminative Enema) امعاء مستقیم اور امعاء کبیرہ میں ریاح کے اجتماع کو ختم کرنے اور ریاح غلیظہ کو رقیق بنا کر خارج کرنے کے لئے ادویہ کاسر ریاح کو بطور حقنہ استعمال کیا جاتا ہے۔مثلاً انیسون،بادیان،زیرہ سیاہ،اجوائن دیسی وغیرہ۔

۵۔حقنہ مغذیہ۔(Nutrient Enema) برائے تغذیہ معدہ و امعاء اور تمام جسم یہ حقنہ کیا جاتا ہے جب کہ خناق اور معدہ و امعاء میں زخم وغیرہ کی وجہ سے براہِ دہن غذا استعمال کرنا دشوار ہوتا ہے۔مثلاً ماء الشعیر ، ماء العسل ،چوزوں کی یخنی،آب انار،آب موسمی،آب انگور،آب لیموں شیریں،آب سنترہ،اناناس وسیب اور دودھ وغیرہ۔حقنہ مغذیہ کے استعمال سے قبل آنتوں سے فضلات کا اخراج ضروری ہے اور اس کے لئے اولاً گرم پانی کا حقنہ کیا جائے۔اس کے بعد ادویہ مغذیہ کا حقنہ کرنا چاہئے۔

۶۔حقنہ مخدرہ۔(Narcotic Enema) جب کہ اندرونی احشاء میں کسی قسم کی بے چینی اور امعاء مستقیم ومقعد میں تکلیف ہو تو ادویہ مخدرہ کو بطور حقنہ استعمال کیا جاتا ہے۔مثلاً

افیون و یبروج وغیرہ۔

۷۔حقنہ مسکنہ ۔(Sedative Enema) اگر اندرونی احشاء امعاء مستقیم میں درد و سوزش ہو تو ادویہ مسکنہ الم کو بطور حقنہ استعمال کرنا چاہئے۔مثلاً افیون،ویبروج وغیرہ۔

۸۔حقنہ دافع عفونت۔(Antiseptic Enema) مختلف عفونتوں کو دور کرنے کے لئے دافع عفونت ادویہ کو بطور احتقان استعمال کیا جاتا ہے۔مثلاً آب نیم،شہد و کافور وغیرہ۔

۹۔حقنہ دافع تشنّج۔(Anti Spasmodic Enema) تشنجی کیفیت کو دور کرنے کے لئے ادویہ مرخیہ ومخدرہ کا حقنہ کیا جاتا ہے۔مثلاً لعابات،بزرالبنج وغیرہ

۱۰۔حقنہ قاتل دیدان ۔(Anthelmintic Enema) زیادہ تر خلیہ اور کم تر دوسری اقسام دیدان کے لئے قاتل دیدان ادویہ کو بطور حقنہ استعمال کرتے ہیں۔مثلاً آب باؤ بڑنگ،آب چقندر،آب برگ شفتالو وغیرہ۔

۱۱۔حقنہ مملسہ ۔(Emoilient Enema) گاہے امعاء کی اندرونی سطح غشاء مخاطی کی خراش و سحج امعاء میں ایسی دوائیں بطور حقنہ استعمال کی جاتی ہیں جو ان سطحوں پر استر کر سکیں اور ان کو چکنا بنا دیں۔مثلاً لعاب ریشہ خطمی،لعاب اسپغول وغیرہ۔

۱۲۔حقنہ معدلہ یا مبدلۂ مزاج۔ (Enema to Regulate Temprement) اس کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب کہ امراض مزمنہ کی وجہ سے اندرونی احشاء میں سوء مزاج لاحق ہو۔مثلاً حمیات محرقہ اور حرارت احشاء کی صورت میں آب تربوز، آب نیلوفر،آب خیار وغیرہ کو بطور حقنہ استعمال کیا جائے۔

جگر پر دواؤں کے اثرات

جگر پر دواؤں کے اثرات، جگر کے افعال سے گہرا تعلق رکھتے ہیں چنانچہ جگر میں سب سے بڑا کام تولید اخلاط، وہ بھی صفراء کی پیدائش اور ترشح ہے۔ نمک صفرادی (Bile Salt) شحمیات کے ہضم پر اثر انداز ہے اور الوان صفرادی (Bile Pigments) سے پیشاب اور اجابت میں مخصوص رنگ پیدا ہوتا ہے نیز جگر میں شحمیات وشکریات جمع رہتی ہیں جو وقت ضرورت کام آتی ہیں۔ صفراء کے ترشح سے امعاء کی حرکات دودیہ میں اضافہ ہوتا ہے جراثیمی اثرات بھی بڑی حد تک رُکے رہتے ہیں اور عفونتیں اپنے عمل سے باز رہتی ہیں۔ پھر یہی صفراء مختلف دوسری ہاضم رطوبت کے ترشح کے لئے محرک بھی ہوتا ہے۔ نیز تولید اخلاط کے دوران جگر کے انسجہ اپنی مخصوص خصوصیت کی بنا پر بہت سے زہریلے اثرات کو خود بخود ختم کرتے رہتے ہیں، جگر میں خون کے انجماد وعدم انجماد کے اعمال کے لئے ہر دو قسم کے اجزاء بھی تیار ہوتے ہیں جو بوقت ضرورت کام آتے ہیں پھر اسی جگر میں اجسام ضدیہ کی پیدائش بھی ہوتی ہے جو جسم کی عمومی قوتِ مدافعت میں اضافہ کرتے ہیں۔ جگر کے ان افعال کی روشنی میں دواؤں کے اثرات کے مطالعہ سے دواؤں کی اثر پذیری کا اندازہ ہوتا ہے۔

(ا) بعض دوائیں جگر میں صفراء کی پیدائش میں اضافہ کرتی ہیں جس سے صفراء کا ادرار بڑھ جاتا ہے ان کو مدرات صفراء (Cholagogue) کہا جاتا ہے۔ مثلاً زہرہ گاؤ، سقمونیا، ریوند چینی، مرچ سیاہ وسفید، سورنجان، نوشادر وغیرہ ان ادویہ کے استعمال سے جگر کے افعال میں قوت وتیزی آتی ہے۔ ادرار صفراء میں اضافہ دو طریقے پر ہوتا ہے۔

الف۔ جگر کے فعل کو بڑھا کر ادرار زائد ہو۔ مثلاً سورنجان، ایلوا، بیخ جلاپا وغیرہ۔

ا۔ بعض دوائیں صفراء کی غیر معمولی زیادتی کو روکتی ہیں۔ مثلاً نوشادر، ریوند چینی۔

ب۔ بعض دوائیں صفراء کی غیر معمولی زیادتی کو روکتی ہیں۔ مثلاً آب انار ترش، آب عنب الثعلب سبز۔

ج۔ بعض دوائیں جگر میں پیدا ہونے والے مواد امراض کو دور کر کے جگر کے فعل کو درست کرتی ہیں۔ مثلاً افسنتین۔

د۔ بعض دوائیں جگر کے مزاج میں اعتدال پیدا کر کے اس کے افعال میں درستگی لاتی ہیں جیسے مروقین۔

ہ۔ بعض دوائیں براہِ راست اثر انداز نہیں ہیں بلکہ معدہ وامعاء کے افعال کو درست کر کے جگر میں قوت پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً جوارش جالینوس۔

نظام بول پر دواؤں کے اثرات

آلاتِ بول میں گردے، حالبین، مثانہ اور مجری البول داخل ہیں ان تمام اعضاء پر دواؤں کے اثرات کی مختلف صورتیں ہیں۔

ا۔ **مدارتِ بول۔** (Diuretic) یہ دوائیں آلات، بول پر اثر انداز ہو کر پیشاب میں زیادتی کا باعث ہوتی ہیں۔ ان دواؤں کے اثرات مختلف طریقے پر ہوتے ہیں۔

(الف) بعض دوائیں ایسی ہیں کہ جب وہ گردوں سے گزرتی ہیں تو مقامی طور پر خراش وتحریک پیدا کر کے دورانِ خون کو گردوں میں بڑھا دیتی ہیں۔ یہ دواؤں کی مقامی تاثیر بعید

ہے۔اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گردوں میں امتلاء کی وجہ سے پیشاب کے ترشح میں اضافہ ہوجاتا ہے۔مثلاً زراریح کا استعمال،اسی طرح بعض دوائیں گردوں کے انسجہ میں تحریک پہونچا کر پیشاب زیادہ لاتی ہیں جن سے پیشاب کے بننے کا عمل ہوتا ہے جیسے شورہ قلمی، جوا کھار، کباب چینی، پانی کا زیادہ استعمال وغیرہ۔

(ب) بعض دوائیں عام بدن کے عروق وقلب پر اثر انداز ہوکر دورانِ خون میں اضافہ کر کے پیشاب کی مقدار کو بڑھا دیتی ہیں۔مثلاً شربت، چائے قہوہ۔

۲۔مقللات بول۔(Anti Diuretic)ان دواؤں کے استعمال سے پیشاب کی مقدار میں کمی لاحق ہوتی ہے جیسے کندر اور کنجد وغیرہ۔

۳۔مفتت حصات۔(Lithotriptic)یہ ایسی دوائیں ہیں جو پیشاب میں پائے جانے والے اجزاء ارضیہ کو منجمد ہوکر پتھری بننے سے روکتی ہیں اور اگر پتھری بن گئی ہو تو اس کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر کے نکال دیتی ہیں۔مثلاً حجر الیہود، سنگ سرماہی، حب القلت وغیرہ۔

۴۔مانع عفونت۔(Urinary Antiseptics) آلات بول میں کسی بھی قسم کی عفونت کو روکنے والی دوائیں مانع عفونت ادویہ ہیں۔مثلاً کافور، کباب چینی، صندل، برگ نیم وغیرہ۔

۵۔مسکنات الم۔(Urinary Sedatives)ایسی دوائیں جو آلاتِ بول میں کسی بھی وجہ سے بے چینی اور درد میں سکون پیدا کرتی ہیں۔مثلاً افیون، اجوائن خراسانی، دھتورہ،

بیروج، کافور، صندل وغیرہ۔

۶۔مغیرات اجزائے بول۔(To change Urinery Constituents)ایسی تمام دوائیں جو پیشاب کے اجزاء اور اس کی ترکیب میں تبدیلی پیدا کردیں۔چنانچہ۔

بعض دوائیں پیشاب کے ردّعمل میں کھاری پن پیدا کردیتی ہیں ان کو ادویہ بورقیہ کہا جاتا ہے۔مثلاً شورہ قلمی، جوا کھار اور نوشادر وغیرہ۔ان کے استعمال سے پیشاب کی تیزابیت کم ہوکر کھاریت بڑھ جاتی ہے۔بعض دوائیں پیشاب کے ردعمل میں تیزابیت کا اضافہ کرتی ہیں۔مثلاً لوبان، سرکہ اور دوسرے تیزابات گوشت وغیرہ کی زیادتی۔بعض دوائیں پیشاب کی رنگت میں تبدیلی پیدا کردیتی ہیں۔مثلاً ریوند چینی اور سناء مکی کے استعمال سے پیشاب کا رنگ بنفشی یا ارغوانی ہوجاتا ہے، اسی طرح سنکھیا کے استعمال سے پیشاب کا رنگ سیاہ ہوجاتا ہے۔

نظام تولید وتناسل پر دواؤں کے اثرات

اعضائے تناسلیہ کی ساخت و پرداخت اور اعمال کے اعتبار سے مردوں اور عورتوں کے اعضاء میں بڑا فرق ہے۔اسی وجہ سے ان دونوں اعضاء تناسلیہ پر دواؤں کی تاثیرات کو علٰحدہ علٰحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

اعضاء تناسل مردانہ (Male Genital Organs)

دوائیں جو اعضاء تناسل مردانہ پر اثر انداز ہوتی ہیں ان کی مختلف صورتیں ہیں۔

(ا) مقویاتِ باہ۔ (Aphrodisiac, Sexual Tonics) ایسی تمام دوائیں جو

کسی بھی طریقے پر خواہش جماع میں اضافہ کریں ان ادویہ باہیہ کے طریقے کار مختلف ہیں۔ چنانچہ

(الف) بعض دوائیں مرکز اعصاب قوتِ باہ پر اثر انداز ہو کر خواہش جماع میں غیر معمولی اضافہ کر دیتی ہیں۔ مثلاً کچلہ و بھنگ وغیرہ۔

(ب) بعض دوائیں قریبی اعضاء مثلاً اعضاء بول اور اس کے متصلہ اعضاء کی ساختوں میں ہیجان و لذع پیدا کر کے مقامی دورانِ خون میں اضافہ کرنے کے بعد خواہش جماع کو بڑھا دیتی ہیں۔ مثلاً روغن مالکنگنی، روغن ذراریح کی مالش اور تکمید سے یہی صورت حال پیدا ہوتی ہے۔

(ج) بعض دوائیں عمومی قوتِ جسمانی کو بڑھا کر اس فعل کی خواہش میں اضافہ کرتی ہیں۔ چنانچہ جسم کی عام قوتیں جب بحال ہوتی ہیں تو خواہش جماع کی قوت بھی بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا عمومی مقویات بھی مقویات باہیہ میں شمار ہوتی ہیں۔ مثلاً مشک وعنبر، زعفران، تھوڑی شراب اور فولاد کے مختلف مرکبات۔

(۲) مضعفات باہ:۔ (Anaphrodisiac) ان دواؤں کے استعمال سے خواہشِ جماع میں غیر معمولی کمی آجاتی ہے، چنانچہ بعض دوائیں مرکز اعصاب کو متاثر کر کے اس کی خواہش میں کمی پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً جوائن خراسانی، زیادہ مقدار میں افیون، حامض و ترش چیزوں کا استعمال اور شلیم وغیرہ۔

بعض دوائیں متصلہ اعضاء میں ضعف و خدر پیدا کر کے خواہش جماع کو کم کر دیتی ہیں مثلاً ٹھنڈے روغنیات وضماد کا لگانا، طلاء اور مالش وغیرہ۔ اسی طرح ٹھنڈے پانی سے نطول

وغسول اور برف کا زیادہ استعمال بھی مضعف باہ ہے۔

عام قوتِ جسمانی کی کمی اور ضعف بھی مضعف باہ ہوا کرتا ہے۔ بسا اوقات مقامی ہیجان جو قوت باہ کے لئے محرک ہوتا ہے اس کو کم کرنے سے قوتِ باہ اور خواہش جماع میں ضعف لاحق ہوتا ہے۔ مثلاً جب پیشاب کا ردعمل تیزابی ہو تو وہ قوتِ باہ میں تحریک کا باعث ہوگا ایسے وقت میں کھاری ردعمل پیدا کرنے والی دواؤں سے یہ تحریک ختم ہو سکتی ہے۔

اعضائے تناسل زنانہ (Famale genital Organs)

رحم۔ (Uterus) رحم پر دواؤں کے اثرات کی مختلف صورتیں ہیں۔

مدارتِ حیض۔ (Emmenagogue):۔ یہ دوائیں بسا اوقات رحم کے عروق میں خون کی آمد بڑھا کر ادرارِ حیض کرتی ہیں۔ مثلاً دواؤں کے گرم گرم جوشاندے میں آبزن کرنا۔

بعض دوائیں اعضاء مجاورہ میں لذع و ہیجان پیدا کر کے رحم کو تحریک پہونچا کر ادرار حیض کا سبب ہوتی ہیں۔ مثلاً صبر زرد کا مسہل دینا۔

بعض دوائیں عضلات رحم پر اثر انداز ہو کر اس کی تحریکات میں اضافہ کر کے ادرار کا سبب ہوتی ہیں۔ مثلاً ابہل، مشکطر امشیع، حلتیت خالص، تخم کرفس، پرسیاؤشاں وغیرہ

بعض دوائیں اعصاب رحم پر اثر کر کے ادرار کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ مثلاً کچلہ۔

بعض دوائیں عمومی طور پر جسم میں خون کی تولید میں اضافہ کر کے ادرار حیض میں مددگار ہوتی ہیں۔ مثلاً فولاد کے مرکبات۔

(۲) مسقطات جنین۔ (Abortifacient):۔ رحم پر اثر ہونے والی ادویہ میں دوسرا گروہ ان دواؤں کا ہے جو اسقاط جنین ومشیمہ میں مددگار رہوتا ہے۔ یہ دوائیں رحم کے عضلی

ریشوں کو منقبض کر کے رحم کے اندر اشیاً یعنی جنین و مشیمہ کو خارج کر دیتی ہیں۔مثلاً پوست بیخ کپاس،سداب وغیرہ۔

مضعفات رحم۔(Depressant of Uterus):۔بعض دوائیں رحم کی انقباضی قوت میں کمی پیدا کر دیتی ہیں جن کی وجہ سے رحم اپنے معمول کے مطابق افعال و اعمال کہ صحیح طور پر انجام دے پاتا ہے۔مثلاً ان سے طبعی ادرار حیض میں کمی، اخراج جنین و مشیمہ میں تاخیر پیدا ہوتی ہے۔اور دردزہ وغیرہ میں بھی کمی ہو جاتی ہے اور رحم کی حرکات کم ہو جاتی ہیں۔مثلاً افیون، بھنگ،اجوائن خراسانی وغیرہ۔

ثدئین، پستان۔(Breast)ان کا شمار بھی اعضاء تناسل زنانہ میں ہوتا ہے۔پستانوں کا کام دودھ کی پیدائش ہے۔دودھ کی پیدائش میں کمی و زیادتی پیدا کرنے والی دوائیں ہی ثدئین پر اثر انداز شمار کی جاتی ہیں۔علاوہ ازیں دودھ کے رنگ اور اس کے قوام میں تغیرات پیدا کرنے والی دوائیں بھی ہیں،اسی طرح مسکن و دافع عفونت ادویہ بھی ہیں۔

مولدات لبن۔(Lacto Procreator) ان دواؤں کے استعمال سے پستانوں میں دودھ کی پیدائش بڑھ جاتی۔مثلاً تخم شبت ، بوزیدان،تخم شلغم،زیرہ۔انیسون،تالمکھانہ مغز سنگھاڑہ وغیرہ۔

مقللات لبن۔(Analactagogue):۔بعض دوائیں دودھ کی پیدائش میں کمی کرتی ہیں مثلاً یبروج،افیون وغیرہ۔

مغیرات لبن:۔یہ ایسی دوائیں ہیں جو دودھ کے قوام،اس کے رنگ اور مزے وغیرہ میں

تبدیلی پیدا کرتی ہیں۔چنانچہ بعض مسہل دوائیں مرضعہ کے دودھ میں قوت اسہال پیدا کر کے بچہ کے اسہال کا سبب ہوتی ہیں۔مثلاً سنائے مکی،سقمونیا اور ریوند چینی وغیرہ۔

بعض دوائیں مرضعہ کے دودھ میں مزہ اور بو کو خراب کر دیتی ہیں مثلاً لہسن اور حلتیت وغیرہ۔

بعض ترشیاں مرضعہ کے دودھ میں اثر انداز ہو کر بچہ میں مغص پیدا کر دیتی ہیں اور کھاری چیزیں دودھ میں کھاریت کو جنم دیتی ہیں۔سنکھیا، گندھک اور افیون سے دودھ میں انھیں جیسی خصوصیات پیدا ہو کر بچہ پر اثر انداز ہوتی ہیں۔اگر چہ اس قسم کی دوائیں بہت کم ہیں جو مرضعہ کو استعمال کرانے پر مرضعہ کے دودھ میں تغیرات کا باعث ہوتیں ہیں۔ہر دوائیں اس قسم کی خصوصیت نہیں ہے۔

☆☆☆

اشکال ادویہ

(Forms of the Drugs)

معالج ضرورت و مصلحت کی بنیاد پر ادویہ کا استعمال کراتا ہے چنانچہ کسی دواء کو سفوف کسی کو گولی اور لعوق کی صورت میں کسی کو معجون و جوارش کی شکل میں ۔ اسی طرح دواء کو بعینہ استعمال کر کے کبھی اس کا عصارہ لے کر تو کبھی شیرہ بنا کر اور کبھی لعاب نکال کر کبھی ضرورت ہوتی ہے کہ دواء کو انتہائی سیال شکل میں استعمال کیا جائے اور کبھی صرف اس کا جوہر استعمال کرایا جاتا ہے ۔ غرض کہ ضرورت و مصلحت کے اعتبار سے دواؤں کی بہت سی شکلیں تیار کر لی جاتی ہیں ۔ چنانچہ امراض معدہ وامعاء میں عام طور پر ایسی دوائیں استعمال کرائی جاتی ہیں جو معدہ وامعاء میں دیر تک ٹھہر کر اپنے اثرات دھیرے دھیرے قائم کرتی رہیں ۔ اسی لئے دواؤں کے قوام میں اس کا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ دواء قوام کے اعتبار سے سریع النفوذ نہ ہو کہ جلد ہی معدہ وامعاء سے عروق میں جذب ہو جائے اور اس کو معدہ وامعاء میں کام کرنے کا موقع نہ مل سکے ۔ اس کے عام طور پر جوارشات استعمال کرائی جاتی ہیں ۔ جوارش قوام کے اعتبار سے نیم جامد اور اس کے اجزاء ترکیبیہ موٹے اور دردرے رکھے جاتے ہیں ۔ اگر اجزاء ترکیبیہ بہت باریک ہوں تو جلد ہی انجذاب کا عمل ہو کر معدہ وامعاء سے یہ دوائیں خارج ہو جائیں گی ۔ ادویہ جامدہ میں ٹھوس قرص وحبوب یا موٹے سفوف استعمال کئے جاتے ہیں ۔ اسی طرح امراض جگر اور گروہ میں استعمال کرنے کے لئے ایسی دوائیں تیار کی جاتی ہیں جو اپنے قوام کے اعتبار سے نہ زیادہ سریع النفوذ اور نہ ہی بطی النفوذ ۔ بلکہ ان کے مابین دواؤں کو استعمال کرایا جاتا ہے تاکہ نہ تو وہ بہت جلد نفوذ پذیر ہو کر جگر سے منجذب ہو کر خون

میں شریک ہو جائیں اور نہ ہی بطی النفوذ ہوں کہ معدہ وامعاء سے عروق ماساریقہ کے ذریعہ جگر تک پہونچنا مشکل ہو جائے ۔ ایسی صورت میں باریک سفوف سے تیار کردہ معجونات ، شربت ،عرقیات و سکنجبین وغیرہ استعمال کی جاتی ہیں ہیں امراضِ قلب میں چونکہ دوائیں براہِ راست قلب تک کسی خاص منفذ کے ذریعہ نہیں پہنچتی ہیں بلکہ عروق سے جذب ہو کر خون میں شریک ہونے کے بعد قلب تک پہونچتی ہیں ۔ اس لئے ایسی دوائیں قوام کے اعتبار سے نہایت لطیف اجزاء پر مشتمل ہوتی ہیں اس لئے دواؤں کو بعینہ استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ دواؤں کا عصارہ لے کر کسی Base میں ملا کر خوب باریک یک جان بنا کر بصورت خمیرہ استعمال کرایا جاتا ہے تاکہ دواؤں کے اجزاء لطیفہ موثرہ ہی قلب تک پہونچ سکیں اور ان کو قلب تک جلد پہونچنے میں کوئی دقّت بھی نہ ہو ۔ پھر چونکہ قلب نازک ترین عضو ہے ۔ معمولی جراحتیں بھی اس کے لئے سوہان کا سبب ہوتی ہیں اور بہت جلد قلب ان سے متاثر ہو جاتا ہے ۔ اس لئے تفریح وانبساط کے واسطے ایسی ہی لطیف القوام ولطیف الاجزاء سریع النفوذ دواؤں کی زیادہ ضرورت ہے جو ان نازک مراحل میں جلد قلب تک پہونچ کر تفریح و انبساط کا سبب بن سکیں ۔ اس کے برخلاف معدہ امعاء جگر و گردے اس قسم کے احساسات سے بری ہیں ۔ اس لئے ان کے واسطے ایسی سریع التاثیر ادویہ کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی ۔ رہے امراض دماغیہ تو اس میں کچھ شبہ نہیں کہ دماغ جملہ احساسات کا مرکز ہے ۔ نازک ترین احساسات بھی اس کی گرفت سے باہر نہیں ہیں اس لئے قلب سے زیادہ اس کے لئے سریع التاثیر ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے ۔ ایسے وقت میں وہ تمام سریع النفوذ دوائیں جو اجزاء لطیفہ پر مشتمل ہیں جن سے دماغ کو سرور وانبساط حاصل ہوتا ہے استعمال کی جاتی ہیں ۔ حتیٰ کہ کبھی کبھی اجزاء بخاریہ کی ضرورت پیش آتی ہے ۔ چنانچہ بخور، دھونی، لخلخہ شموم

وغیرہ ایسی ہی بخاری ادویہ ہیں جو بہت جلد دماغ میں پہونچ کر اعصاب میں تاثر پیدا کرتی ہیں۔ البتہ چونکہ دماغ اپنی ساخت ومزاج کے اعتبار سے ایک ایسا عضو ہے کہ جو موادامراض کو جلد قبول کر لیتا ہے اور فاسد مواد وہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان مواد سے دماغ کو پاک کرنے اور رطوبت کو صاف رکھنے کے لئے کچھ نیم سیال دوائیں جو زیادہ سریع النفوذ نہ ہوں استعمال کرائی جاتی ہیں۔ جیسے اطریفل وغیرہ۔ دماغی تنقیہ کے لئے اطریفلات کو اہمیت حاصل ہے۔ انھیں تمام مصلحتوں کے پیش نظر دواؤں کو قوام کے اعتبار سے تین بڑے بڑے گروہوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

(ا) جامد (Solid) (۲) سیال (Liquid) (۳) بخاری (Gases)

بعض دوائیں از قسم جامدات ہیں جیسے حبوب، اقراص، شیاف، سفوف، حمول، کشتہ، سنون، کحل، کاجل، زرور، مربی وگلقند وغیرہ۔

بعض دوائیں قوام کے اعتبار سے رقیق القوام ہیں جن کو ادویہ سیالہ کہا جاتا ہے، مثلاً ماء العسل، ماء الجبن، ماء الشعیر، ماء اللحم، عصارات، عرقیات، اشربہ وغیرہ، البتہ بعض دوائیں جامد اور سیال کے بیچ بھی ہیں جن کو نیم جامد یا نیم سیال (Semi liquid) کہا جاتا ہے۔

تیسری قسم میں ادویہ بخاریہ مثلاً بخور، انکباب، شموم لخلخہ وغیرہ ذیل میں ان تمام اقسام کے تحت پائے جانے والی صورتوں کا تذکرہ تفصیل درج ہے۔

ادویہ جامدہ (Solid Drugs)

ٹھوس یا اس کے قریبی قوام کی ادویہ مختلف اور کثیر شکلوں میں ملتی ہیں ان میں سے بعض اہم ادویہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

ا۔ حب، گولی (Pills): ۔ حب دانے اور تخم کو بھی کہتے ہیں یہاں اصطلاحی طور پر ایسی منجمد دواء جو مصنوعی طور پر گول شکل میں بنالی جائے اجزاء ترکیبیہ کے اعتبار سے خواہ صرف ایک ہی دواء ہو یا مختلف ادویہ سے مرکب ہو یہ حبوب اپنے حجم کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں، بعض رائی کے دانے کے برابر۔ بعض مسور کے دانے کے برابر بعض چنے کے دانے کے برابر اور بعض مٹر اور چھوٹے جنگلی بیر کے برابر ہوتی ہیں۔ اس سے بھی بڑی بعض گولیاں بنائی جاتی ہیں جو اپنے قطر کے اعتبار سے ایک سینٹی میٹر یا اس سے زائد ہو سکتی ہیں ان کو بندقہ کہا جاتا ہے اس کی جمع بنادق ہے یہ عام طور پر ریٹھ کے برابر ہوتی ہیں۔

۲۔ قرص، ٹکیاں (Tablets): ۔ یہ چپٹی ٹکیاں ہوتی ہیں جو آج کل مشینوں سے بنائی جاتی ہیں گولی کی نسبت قرص کو منہ میں رکھ کر چوسنا آسان ہوتا ہے حب اور گولی میں محض شکل کا فرق ہے ورنہ ان کے اغراض تقریباً یکساں ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(ا) خوراک کے تعین میں آسانی ہوتی ہے۔

(۲) دواء کی بدمزگی سے قوت ذائقہ بہت کم متاثر ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض گولیوں پر شکر چڑھا کر استعمال کر لیا جاتا ہے اور بسا اوقات ان کو کیپسول میں رکھ کر استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) گولی یا قرص کو بغیر چبائے حلق سے اُتارنا آسان ہوتا ہے۔

۳۔شیاف،بتی (Suppositary):۔شیاف شافہ کی جمع ہے۔ بیرونی استعمال کے لئے بعض دوائیں بتی کی شکل میں مخروطی تیار کی جاتی ہیں پھران کو گھس کر استعمال کیا جاتا ہے۔شیاف کے مواقع استعمال مختلف ہیں۔

(الف) آنکھ میں شیاف ابیض،شیاف احمراور شیاف شب یمانی

(ب) زخم وناسور میں رکھنے کے لئے بھی شیاف تیار کئے جاتے ہیں جن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دواء آہستہ آہستہ جذب ہو کر اپنا عمل کرتی رہے۔ یہ شیاف جو کے برابر یا اس سے بڑے بنائے جاتے ہیں۔

(ج) مقعد میں اجابت لانے کے لئے جو بتیاں بنا کر رکھی جاتی ہیں جیسا کہ بچوں میں عام طور پر گلیسرین سے تر شدہ بتیاں رکھ کر اجابت لائی جاتی ہے یہ بھی شیاف ہی کہلاتے ہیں۔

مندرجہ بالا تمام بتیاں خالص ادویہ سے تیار کی جاتی ہیں،البتہ بعض ایسی بھی بتیاں ہیں جو کپڑے یا روئی کی بنا کر اور ان پر دواء چھڑک کر مختلف مقامات پر رکھی جاتی ہیں ایسی بتیوں کو شیاف نہیں بلکہ حمول وفرزجہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

بندقہ۔ یہ گولی ہی ہوتی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اس کا حجم ایک سینٹی میٹر تک ہوتا ہے جیسے بنادق البزور۔

نیم منجمد یا نیم سیال ادویہ

(Semi Liquid Drugs)

سیال اور منجمد دونوں کے درمیان کی قوامی دوائیں ہیں جو نہ پورے طور پر سیال ہیں اور نہ ٹھوس بلکہ درمیانی صورت رکھتی ہیں یعنی غلیظ وگاڑھی دوائیں۔ان میں بعض جامد کے قریب ہیں اور بعض سیال کے قریب۔

۱۔معجون،سرشتہ:۔ (Confection) لفظ عجن سے مشتق ہے اس کے معنی ملانے اور گوندھنے کے ہیں۔شہد یا شکر کے قوام میں ادویہ سفوف کردہ اچھی طرح ملائی جاتی ہیں ان کو معجون کہا جاتا ہے۔مصریوں کی اولاً ایجاد ہے۔حکیم ہرمس مصری معجون کا موجد کہلاتا ہے۔جز اعظم کے اعتبار سے بطور اضافت ونسبت دواؤں کے نام سے موسوم ہیں۔مثلاً معجون آردخرما،معجون ادراقی،معجون فلاسفہ،معجون کندر یا کسی اصل منفعت یا مرض کے ساتھ اس کو نسبت دی جاتی ہے۔مثلاً معجون کبد،معجون جاودانی جس کو معجون عمر دراز بھی کہتے ہیں اور یہ خبث الحدید سے تیار ہوتی ہے۔اسی طرح معجون ملیّن،معجون مفرح وغیرہ۔بسا اوقات اس کو مرکب کے موجد کی طرف منسوب کردیتے ہیں۔مثلاً معجون شیخ الرئیس،معجون جالینوس وغیرہ۔یہ بھی ذہن نشین رہے کہ معجون ایک عام لفظ ہے جو ہر اس مرکب پر بولا جاسکتا ہے جس کو شہد یا شکر کی بنیاد پر ملالیا جائے ملائی جانے والی ادویہ کے سفوف،اس کے قوام اور بنانے کی ترکیب کے لحاظ سے معجون کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔چنانچہ اطریفل، جوارش،انوشدارو،دواءالمسک،مفرح لبوب،یاقوتی، برشعشاء،زرعونی وغیرہ سب کی سب معجون ہی ہیں۔اجزاء ترکیبیہ مواقع استعمال اور دوسری خصوصیات کی بنا پر ان سب کو الگ

الگ ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔

۲۔اطریفل:۔یہ تری پھل تھا جس کو عربی میں اطریفل بنالیا گیا۔اس میں ہلیلہ، بلیلہ، آملہ بطور جز اہم کے شریک ہیں۔ان کے بغیر اس کو اطریفل نہیں کہہ سکتے۔یہ اہل ہند کی ایجاد ہے۔بعض لوگوں نے اس کو یونانی مرکب قرار دیا ہے اور حکیم اندرو ماخس کو اس کا موجد بتایا ہے۔دواؤں کی نسبت سے مخصوص نام رکھے گئے جیسے اطریفل اسطوخودوس، اطریفل کشنیزی وغیرہ۔

۳۔انوشدارو:۔یہ بھی معجون کی قسم کی مرکب دواء ہے اس میں آملہ جزاعظم ہے۔انوشدارو فارسی لفظ ہے جس کے معنی دواء ہاضم کے ہیں۔اس کو عطیۂ الٰہی اور پنج نوش بھی کہا جاتا ہے۔اس لئے کہ یہ پانچ دواؤں سے مل کر بنی ہے ترپھلہ، خبث الحدید اور شہد۔یہ ہندی ترکیب ہے عرب اطباء میں کِندی نے اس کا تذکرہ کیا تو عرب اس کو معجون کندی کہنے لگے۔

۴۔جوارش:۔خوش مزہ نیم منجمد دواء مرکب ہے۔معجون کی ایک قسم ہے، آلات ہاضمہ کی اصلاح کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔اس کا قوام معجون کے مقابلے میں کچھ زیادہ رقیق وڈھیلا ڈھالا ہوتا ہے۔لفظ جوارش گوارش سے معرب ہے جس کے معنی دواء ہاضم کے ہیں۔جوارش کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ زیادہ دیر تک معدہ وامعاء میں پڑے رہ کر دھیرے دھیرے اثر کرتی رہتی ہے۔اس لئے اس کا سفوف اور اس کے اجزاء موٹے موٹے اور دردرے ہوتے ہیں تاکہ ان کا انجذاب جلد نہ ہوسکے۔

۵۔خمیرہ:۔ (Fermented Confection) معجون کی ایک خاص شکل ہے جس میں

اولاً کم وبیش ادویہ جوش دے کر صاف کر کے پھر اس میں شہد یا شکر کا قوام کر کے اس کو اس قدر گھوٹا جاتا ہے کہ وہ سفید رنگ کا ہوجاتا ہے بعد میں اس میں خوشبو دار اور خوش رنگ دوائیں مثلاً زعفران، مشک وعنبر، مروارید اور دوسرے بہترین حجریات شامل کر کے اس کو مقوی ومفرح اور مسکن قلب بنایا جاتا ہے جوارش جس طرح امراض معدہ کے لئے مستعمل ہے۔اسی طرح خمیرہ جات کا خاص تعلق قلب سے ہے اور چونکہ قلب تک دوائیں بلاواسطہ نہیں پہونچتی ہیں اس لئے ادویہ قلبیہ کو سریع النفوذ بنانے کے لئے ان کو بطور عصارہ تیار کر کے اور دوسری بعینہ شامل کرنے والی دواؤں کو خوب اچھی طرح باریک کر کے شامل کیا جاتا ہے تاکہ جلد معدہ وامعاء سے گزر کر خون میں شریک ہونے کے بعد قلب تک پہونچ سکیں۔ اہم اجزاء کے اعتبار سے ان کے نام مختلف ہیں۔مثلاً خمیرہ آبریشم، خمیرہ مروارید، خمیرہ گاؤ زباں وغیرہ کہا جاتا ہے۔خمیرہ مغلیہ دورِ حکومت میں اطباء ہند نے ایجاد کیا تھا۔عربوں اور یونانیوں میں اس کا تذکرہ نہیں تھا۔اس کو خمیرہ کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں کچھ دن بعد خمیر اٹھنے لگتا ہے۔

۶۔لعوق، چٹنی۔(Linctus) ایک قوامی دواء ہے اس کا قوام شربت سے گاڑھا اور معجون سے پتلا ہوتا ہے۔آلات تنفس کی اصلاح کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔لعوق عربی میں چاٹنے کو کہتے ہیں چونکہ یہ مرکب چٹنی کے مانند تھوڑا تھوڑا چاٹا جاتا ہے اس لئے اس کو لعوق کہتے ہیں۔اس کا موجد جالینوس بتلایا جاتا ہے۔کھانسی، ضیق النفس امراض صدور یہ میں یہ بہت مستعمل ہے۔مجوزہ دواؤں کو باریک کر کے شہد یا کسی شربت کے قوام میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔جیسے لعوق سپستاں، لعوق کتاں، لعوق نزلی وغیرہ۔

۷۔ **ضِماد، لیپ۔** (Paste) نیم منجمد دوا ہے جو ظاہر اعضاء پر استعمال کی جاتی ہے زمانہ قدیم سے مستعمل ہے غالباً مصریوں کی ایجاد ہے۔ یونان میں اس کا استعمال بہت تھا۔ مثلاً ضماد السی، ضماد رائی۔

ادویہ سیالہ (Liquid Drugs)

۱۔ **ماءالجبن**، پھٹے ہوئے دودھ کا پانی:۔ (Whey) جبن پنیر کو کہتے ہیں جو دودھ کو پھاڑ نے کے بعد حاصل ہوتا ہے عام طور پر طبّی منفعتوں کے لئے بکری کے دودھ سے حاصل شدہ ماءالجبن استعمال کیا جاتا ہے۔ بچہ کی پیدائش سے تقریباً ایک ماہ گزر جانے کے بعد بکری کا دودھ لے کر اس کو صاف ستھری دیگچی میں اُبالیں جب جوش آجائے تو لیموں یا کسی کھٹی چیز کا چھینٹا دینے پر دودھ پھٹ جائے گا پنیر الگ اور پانی الگ ہوجائے گا اس کو موٹے کپڑے میں چھان لیں یہی پانی ماءالجبن ہے۔

۲۔ **مأالعسل**، شہد کا پانی (Hydromel):۔ اس کو جلاب بھی کہتے ہیں ایک اور چار کی نسبت سے شہد اور پانی کو ملا کر آگ پر پکائیں پھر ٹھنڈا کر لیں یہی ماء العسل ہے۔ بسا اوقات پانی کے بجائے کسی مناسب عرق میں شہد ملا کر جوش دیتے ہیں اس کو بھی ماء العسل کہتے ہیں چنانچہ جب عرق گلاب میں شہد ملا کر بناتے ہیں تو اسی ماء العسل کو جلاّب یا گل آب کہتے ہیں اگر ماء العسل میں کچھ اور دوائیں شریک کر کے اُبالیں تو ان کو ماء العسل مرکب کہا جاتا ہے۔

۳۔ **ماءاللحم**، گوشت کا پانی (Soup):۔ یہ بطور یخنی تیار کیا جاتا ہے یہ گوشت کا سادہ

شوربہ ہے۔ عام اطباً اس کو بطور عرق کشید کرتے ہیں اس میں طبی فوائد بہت کم ہیں۔

۴۔ **ماءالشعیر**، جو کا پانی، آش جو (Barley Water):۔ یہ جو کو پکا کر حاصل کیا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ موٹے تازہ جو لیکر ان کو پانی میں بھگوئیں پھر تھوڑا اہاون دستے میں ہلکے ہاتھوں سے کوٹیں کہ ان کا چھلکا اُتر جائے۔ یہ مقشر جو ۲۰ گرام لے کر ڈھائی سو گرام پانی میں پکائیں حتیٰ کہ پانی گاڑھا ہوجائے اس کو چھان لیں یہی مأ الشعیر ہے اگر گوشت بھی شریک کر دیا جائے تو ماءالشعیر ملحم کہلاتا ہے۔ اگر جو کو پہلے بریاں کر لیں پھر اُبالیں تو اس کو ماءالشعیر محمص کہتے ہیں۔

۵۔ **شربت** (Syrup):۔ ایک سیال شیریں مرکب ہے جو میوہ جات کے پانی یا دواؤں کے خیساندہ میں شکر یا شہد ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ مثلاً شربت عناب، شربت بنفشہ، شربت بزوری وغیرہ۔

۶۔ **سکنجبین**:۔ یہ سرکہ اور انگبین سے مرکب ہے انگبیں شہد کو کہتے ہیں۔ سرکہ اور شہد کو ملا کر بطور آمیزہ سکنجبین تیار ہوتی ہے۔ اس کو شکر سے بھی تیار کرتے ہیں اس وقت اس کو سکنجبین سادہ کہا جاتا ہے۔ سکنجبین کو سب سے پہلے فیثا غورث نے تیار کیا تھا۔ یہ کئی قسم کی ہوتی ہے۔ مثلاً سکنجبین اصولی، سکنجبین بزوری۔ سکنجبین فواکہہ، سکنجبین لیمونی، عنصلی وغیرہ۔

۷۔ **دیاقوزہ**:۔ نیم سیال شربت ہے جس کا جزاعظم خشخاش ہے جو اس کی پوست سے تیار کیا جاتا ہے۔ دیاقوزہ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی شربت خشخاش کے ہیں۔ کھانسی اور امراض حلق میں مستعمل ہے۔

۸۔ **جوشاندہ**، پانی میں جوش دی ہوئی دوا (Decoction):۔ یعنی ایک دو یا زائد

دواؤں کو پانی میں بھگو کر اُبالا جائے پھر چھان کر صاف کر لیں یہی جوشاندہ ہے اس کو طبیخ و مطبوخ بھی کہتے ہیں۔اگر جڑوں کا جوشاندہ تیار کیا جائے تو اس کو ماءُ الاصول کہتے ہیں اور اگر بیجوں کا جوشاندہ ہو تو اس کو ماءُ البزور کہتے ہیں۔

۹۔ زُلال (نتھرا ہوا پانی):۔ بسا اوقات دواؤں کے صرف نازک اور اجزاء لطیفہ ہی پانی میں لینا مقصود ہوتے ہیں۔ایسی صورت میں دواء کو پانی میں بھگو کر رکھ دیتے ہیں۔کچھ دیر بعد بغیر ہلائے اور ملے ہوئے اوپر ہی سے پانی کو نتھار کر حاصل کر لیتے ہیں۔اس نتھرے ہوئے لطیف پانی کو زلال کہتے ہیں۔مثلاً زلال تمر ہندی، زلال آلو بخارا، زلال گل مختوم۔

ادویہ بخاریہ۔ یا ہوائیہ (Gases)

یہ وہ دوائیں ہیں جو خود سیال و جامد ہوں گی لیکن ان کے اجزاء ہوائیہ اور اجزاء بخاریہ بطور دھونی، بھپارہ وغیرہ استعمال ہوں گے بذات خود وہ دوائیں سیال و جامد کے طور پر لگانے یا کھانے وغیرہ میں استعمال نہ ہوں گی۔

انکباب، بھپارہ:۔ (Vapour Bath) لغوی معنی اوندھا کرنا۔ اصطلاحی معنی بھپارہ ہیں۔کسی دواء کو جوش دے کر کسی عضو یا تمام بدن تک بھاپ کو پہنچانا۔

شموم۔ (Olfaction Or Smell) سونگھنے کی دواء خواہ خشک ہو یا تر اس کے اجزاء لطیفہ بصورت بخارات صعود کر کے ناک کے جوف تک پہونچتے ہیں۔

نخلخہ۔ (Inhalation) رقیق یا ٹھوس خوشبودار یا تیز بودار دواء جو کسی چوڑے منہ کی شیشی میں رکھ کر سنگھائی جائے یہ دوا نہ صرف ناک کے جوف بلکہ ہوا کی نالیوں تک پہونچائی جاتی ہے۔

☆☆☆

دواؤں کا حصول اور حفاظت

(Collection and Preservation of Drugs)

ازالۂ مرض کے لئے جہاں صحیح تشخیص ضروری ہے وہیں بہتر سے بہتر اور کارآمد دواؤں کی تجویز و ترتیب بھی اہم ہے۔کسی دواء کے اصلی و صحیح ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ خواہ از قسم نباتات ہو یا حیوانات و جمادات، اس کا رنگ، بو، مزہ، قوام، وزن اور دوسری طبعی خصوصیات اپنی اصل حقیقت پر پائی جائیں۔اگر دواء اس قدر پرانی اور بوسیدہ ہو چکی ہے کہ نہ اس کا اصل رنگ باقی رہے نہ مزہ بو تو ایسی دواءٔ کسی بھی اعتبار سے اس قابل نہ ہوگی کہ اس کو ازالۂ مرض کی غرض کے لئے استعمال کیا جائے۔اطباءٔ قدیم اور علم نباتات کے ماہرین، جو جڑی بوٹیوں کے سلسلے میں مہارت رکھتے تھے انھوں نے نہ صرف اس پر زور دیا کہ دواءٔ اصلی ہو نقلی نہ ہو بلکہ اس پر بھی خصوصی توجہ سے کام لیا گیا کہ دوائیں معیاری ہوں ان کو ایسے مقامات سے حاصل کیا جائے جو ان کے لئے ہر اعتبار سے قابلِ اعتماد ہوں۔ظاہر ہے کہ دواء معدنی ہو یا نباتی و حیوانی دنیا کے ہر کونے اور ہر خطے میں یکساں خصوصیت کے ساتھ پائی نہیں جاسکتی، مقام پیدائش، جائے وقوع، آب و ہوا اور دوسرے ماحول کا ان پر اثر ضروری ہے۔یہی ان کی خصوصیات میں کمی بیشی کا سبب بنتا ہے۔ایک دواء ایک مقام و معدن میں بہتر ہوتی ہے تو وہی دواء دوسرے ماحول و مقام پر اس قدر بہتر نہیں ہوگی۔ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں ان بدیہات کا تجربہ کرتے رہتے ہیں۔چنانچہ ایک پھل کسی خاص مقام پر معیار پر پورے نہیں اُترتے۔جیسا کہ امرود الہ آبادی، سنترہ ناگپوری، سیب کشمیری وغیرہ بہتر ہونے کی وجہ سے مقام پیدائش کی طرف منسوب ہیں۔ماہرین علم الادویہ نے بھی ان تمام

چیزوں کا پورا خیال رکھا ہے اور ازالۂ مرض کے لئے بہتر سے بہتر دواؤں کے انتخاب کی خاطر ان کی معیار بندی کا پیمانہ متعین کیا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ علم الادویہ کی کتابوں میں دواؤں کے ساتھ مختلف مقامات کی نسبتیں لگی ہوئی ہیں۔ چنانچہ گل بنفشہ کشمیری، عناب ولایتی، سناء مکی، صبر سقوطری، ریوند چینی، ساذج ہندی، صمغ عربی، فیروزہ نیشاپوری، قِنب ہندی، زعفران کشمیری، مشک تبّتی، سقمونیا انطاکی، افیون مصری و ہندی، لاجورد کاشغری، چائے خطائی، زہرمہرہ خطائی، عود ہندی، لاجورد کاشغری، یہ اور اسی قسم کی سیکڑوں دوائیں ہیں جن کی معیار بندی کے لئے ان جیسی نسبتوں سے کام لیا گیا ہے۔ پس ریوند جو چین سے حاصل کیا جائے گا وہ دوسرے مقامات مثلاً ریوند ترکی و ہندی سے اعلیٰ وافضل ہوگا۔ اسی طرح افیون ہندی بہت اچھی ہوتی ہے لیکن مصر سے حاصل شدہ اس سے بھی اچھی ہوتی ہے۔ گل بنفشہ نہ صرف کشمیر میں بلکہ امرتسر میں بھی کاشت کیا جاتا ہے لیکن کشمیری کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دواؤں کو حاصل کرنے اور جمع کرنے کے لئے جہاں ان کی طبعی خصوصیات کی طرف توجہ کامل ضروری ہے وہیں بہتر جائے پیدائش کا انتخاب بھی ضروری ہے۔ ماہرین علم الادویہ نے دواؤں کے حصول کے لئے جو اصول و نظریات قائم کئے ہیں۔ ان کا خیال رکھ کر ہی ہم بہتر سے بہتر دواؤں کو جمع کر سکتے ہیں۔ چنانچہ جہاں تک معدنی ادویہ کے جمع کرنے اور حاصل کرنے کا تعلق ہے ان دواؤں میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ معدنی دوائیں اپنے مخصوص معدن سے حاصل کی گئی ہوں۔ ان دواؤں کا مخصوص رنگ، ان کی بو، چمک دمک اور دوسرے تمام ظاہری خواص ان میں پورے طور پر موجود ہونا چاہئے کسی قسم کے کھوٹ اور آلودگی سے پاک ہوں ایسے ہی

نباتی ادویہ کہ ان کو جمع کرنے کے لئے اولین شرط یہ ہے کہ وہ اپنے مخصوص مقامات پیدائش سے حاصل کی جائیں اور چونکہ نباتی ادویہ ازالہ مرض کے لئے کثیر تعداد میں استعمال ہوتی ہیں نیز ان کے تمام ہی اجزائے بیخ وتنا، پھول پتی، پھل وتخم چھال وگوند وغیرہ کی خصوصیات کا خیال رکھتے ہوئے ان کو حاصل کرنا بہتر ہوگا۔ اس سلسلے میں چند ضروری امور درج ذیل ہیں۔

۱۔ **پھول اور پتے** اس وقت حاصل کئے جائیں جب کہ وہ پوری طرح سرسبز وشاداب اور مکمل ہو چکے ہیں یہ اور بات ہے کہ کبھی ضرورت داعی ہوتی ہے کہ صرف کونپل اور شگوفے ہی استعمال کئے جائیں لیکن جہاں تک گل اور برگ کا تعلق ہے۔ اس کے لئے یہی شرط لازم ہے۔

۲۔ **تخم اور پھل** اس وقت حاصل کئے جاتے ہیں جب کہ وہ پورے طور پر پختہ ہو چکے ہوں اور از خود گرنا شروع کردیں۔ البتہ کبھی ضرورتاً خام پھل بھی دواً استعمال کئے جاتے ہیں جیسا کہ انبہ خام، پپیتہ خام، وغیرہ۔ ایسے پھلوں کو جمع کرنا مناسب نہیں جو درخت سے خود بخود گر گئے ہوں۔ بلکہ گرنے سے قبل ان کو توڑ لیا جائے اور مناسب ماحول میں ان کو محفوظ کر لیا جائے۔

۳۔ **جڑوں** کو ایسے وقت میں حاصل کریں جب کہ درخت پورا ہو چکا ہو البتہ اس میں پھل آنے سے قبل ہی جڑ کو حاصل کر لینا چاہئے تا کہ اجزاء موثرہ پھلوں کی طرف منتقل نہ ہو کر جڑوں میں محفوظ ہوں۔

۴۔ **شاخیں اور چھالیں** موسم بہار میں حاصل کریں جب کہ تازگی قائم ہو۔ مرجھائے

خشک، ٹیڑھے میڑھے نہ ہوں۔

۵۔ چھوٹی بوٹیاں خواہ وہ مفروش ہوں یا نہ ہوں ترو تازہ حالت میں خشک ہونے سے پہلے حاصل کر کے ان کو سکھا لینا چاہیئے چونکہ چھوٹی بوٹیاں عام طور پر اپنے تمام اجزاء، جڑ، تنا، برگ و پھول کے ساتھ استعمال کی جاتی ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایسے وقت میں حاصل کی جائیں جب کہ حد کمال کو پہونچی ہوئی ہوں چنانچہ سنکھا ہولی۔ بادرنجبویہ، خارخسک بادآورد اور اسی قسم کی دوسری تمام بوٹیوں کے لئے یہی اصول ہے۔

۶۔ صمغیات اور دوسری رطوبات والبان وغیرہ اس وقت حاصل کریں جب کہ پھول گرنے لگیں۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ان اشیاء کو طلوعِ آفتاب سے قبل یا غروب آفتاب کے بعد حاصل کیا جائے۔ سورج کی روشنی سے بھی بعض رطوبات کی خصوصیات میں واضح فرق نمایاں ہوتا ہے اور بعض میں تخمیری عمل شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تاڑ کی رطوبت اگر سورج نکلنے سے قبل حاصل کر کے استعمال کی جائے تو شکر سے پاک اور نہایت درجہ تقویت کا باعث ہوتی ہے اور اگر طلوع آفتاب کے بعد اس کو حاصل کر کے استعمال کریں تو اس میں یہ خصوصیات باقی نہیں رہتی ہیں۔ قوت کمزور ہو جاتی ہے اور شکر پیدا ہو جاتا ہے صمغیات و یتوعات اس وقت حاصل کریں جب کہ وہ بستہ ہوں نہ کہ ریزہ ریزہ ہو کر گرنے کی نوبت آ گئی ہو۔

ادویہ حیوانیہ۔ مثلاً زہرہ گاؤ، مشک خالص، نیش عقرب، عروسک، قرن الایل، پیہ بط، قضیب شیر، قضیب گاؤ، سم خر، شیر بز و خر، پنیر مایہ وغیرہ ایسے جانوروں سے حاصل کریں جو ہر طرح مکمل ہوں اور اپنی پوری جوانی پر ہوں تیز تند و توانا ہوں۔ یہ اور بات ہے کہ بسا اوقات

بوڑھے یا بچے کی بھی ضرورت پیش آتی ہے چنانچہ بڑے مرغ کے شوربے اکثر و بیشتر امراض میں منتخب کئے جاتے ہیں۔

حصول ادویہ میں سیارات کے زمانۂ عروج و زوال کے اثرات

دواؤں کو حاصل کرنے کے لئے جن اصولوں کو بیان کیا گیا ہے ان سے بجا طور پر بہتر دواؤں کے حصول میں مدد ملتی ہے اور دوائیں زیادہ سے زیادہ موثر حیثیت میں حاصل ہو سکتی ہیں۔ انھیں اصولوں کے ساتھ ساتھ اگر سیارات کے زمانۂ عروج و زوال کا بھی خیال رکھا جائے تو تاثیرات میں نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے۔ اس لئے کہ سیارے کے عروج و زوال سے اشیاء کی ترتیب و ترکیب اور ان کے اثرات و خواص میں نمایاں تبدیلیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ چاند کے عروج و زوال سے سمندروں میں مدوجزر واقع ہوتا ہے۔ سورج کی روشنی اور اس کے بڑھنے گھٹنے کے اثرات اشیاء پر ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ رطوبت جو تاڑ سے حاصل کی جاتی ہے اگر سورج نکلنے سے قبل حاصل کر لی جائے تو نہایت درجہ مقوی و مسمن بدن ہے اور اس میں شکر، نشہ جیسی چیزیں پیدا نہیں ہوتی ہیں۔ اس کے خلاف اگر اسی رطوبت کو سورج نکلنے کے بعد حاصل کیا جائے تو اس میں شکر پیدا ہو جاتا ہے اور قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ چاند و سورج کی طرح دوسرے سیارات کے عروج و زوال سے بھی دوائیں متاثر ہوتی ہیں۔ اسی لئے ماہرین نباتات نے مختلف سیارات کے ساتھ دواؤں کے خصوصی تعلق کو بیان کیا ہے اور دواؤں کے حصول کے لئے وقت کے تعیّن میں سیارات کے زمانۂ عروج و زوال کی طرف پوری توجہ دلائی ہے

☆☆☆

دواؤں کی حفاظت (Storage)

دواؤں کا جمع کرنا، ان کو حاصل کرنا جس قدر اہم کام ہے اس سے کہیں زیادہ اہمیت اس بات ہے کہ حاصل شدہ ادویہ کو محفوظ کر کے رکھ لیا جائے تا کہ وہ بوقت ضرورت استعمال ہو سکیں اور ان کے افعال خصوصی بھی اپنی حالت پر باقی رہیں۔ ہر دواء کا ہر موسم اور ہر وقت تازہ بہ تازہ دستیاب ہونا مشکل ہے۔ اس لئے ان کو اپنے تمام خواص ذاتی کے ساتھ محفوظ طریقہ پر رکھنا ضروری ہے۔ یہ بہت اہم ضرورت ہے جس کے لئے کچھ اصول کلی وضع کئے گئے ہیں۔

۱۔ تمام خوشبو دار دوائیں مثلاً کافور، پودینہ، ست اجوائن جن کے بودار اجزاء برابر اڑتے رہتے ہیں ان دواؤں کو سیل بند (Air Tight) شیشیوں اور ڈبوں میں محفوظ کرنا چاہیئے۔

۲۔ پودینہ، سنبل الطیب، گل سرخ، اُشنہ، بادرنجبویہ جیسی خوشبودار بوٹیاں بھی ہوا سے محفوظ بند ڈبوں اور شیشے کے جار میں رکھنا چاہیئے۔ تمام خوشبودار اشیاء اسی وقت تک قابلِ استعمال ہیں جب تک ان میں بو باقی ہے۔ بو جس قدر کم ہوتی جاتی ہے قوت بھی گھٹتی چلی جاتی ہے۔

۳۔ تمام سیال اور مرطوب دوائیں مثلاً عرقیات، اشربہ، معجونات، لعوقات، سکنجبین، خمیرے، مربے وغیرہ شیشوں کے مرتبان اور چینی کے بڑے بڑے برتنوں میں بند رکھنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں ان مرکبات کو تخمیر وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے ٹھنڈے مقامات روشنی سے دور رکھنا مناسب ہے۔

۴۔ بعض رقیق تحفظات (Liquid preservatives) میں چیزیں سڑنے گلنے سے محفوظ رہتی ہیں۔ مثلاً شہد وشکر کے مناسب قوام میں پھلوں کو محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ مربہ جات، تازہ پھلوں کو دیر تک ان کے اپنے خواص پر باقی رکھنے کے لئے بہترین شکل ہے۔ اسی طرح جانوروں کے بعض اعضاء جیسے مغزیات، قضیب وغیرہ کو شہد میں ڈال کر رکھنا بھی ان کو محفوظ کرنے کی صورت ہے۔

۵۔ تمام دواؤں کو سیل، نمی اور سورج کی تیز روشنی گرد وغبار سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔

۶۔ دھات کے برتنوں میں جب کہ وہ قلعی دار بھی نہ ہوں دواؤں کو ہرگز نہ رکھنا چاہیئے۔ قلعی دار برتنوں میں چندروز رکھا جاسکتا ہے۔ خصوصاً جب کہ دوائیں سیال ترش نہ ہوں۔

۷۔ ایک شیشی یا ایک ہی ڈبے میں مختلف دواؤں کو جمع کر کے نہ رکھنا چاہیئے۔

۸۔ کپڑے اور ٹاٹ کے تھیلوں میں دواؤں کا رکھنا قطعی ممنوع ہے۔

۹۔ خشک جامد ادویہ بصورت قرص، حب، سفوف وغیرہ دھات کے قلعی دار برتنون میں رکھے جاسکتے ہیں خصوصاً جب کہ ان میں نمکیات نہ ہوں۔

☆☆☆

ادویہ مفردہ (Single Drugs)

آبریشم:۔(Bombax mori)اس کا مزاج حار(۱) یابس(۱) ہے۔یہ ایک کیڑے کا گھر ہوتا ہے۔ جو وہ اپنے لعاب سے تیار کرتا ہے۔یہ کیڑا شہتوت کے درخت پر پالا جاتا ہے۔کیڑے کے مکمل ہونے سے قبل اس کو حاصل کر لیتے ہیں۔استعمال کرتے وقت کیڑے کو الگ کر دیا جاتا ہے۔اس عمل میں قینچی کو استعمال کیا جاتا ہے۔اسلئے اس کو آبریشم خام مقرض کہا جاتا ہے۔

افعال و خواص:۔ مفرح، منفث، جالی،مقوی قلب،مقوی بصارت ۔استعمال:۔ضعف قلب،ضعف بصارت، سعال یابس۔مقدار خوراک:۔۲۔۴ گرام جوشاندہ ۔مرکبات :۔ خمیرہ آبریشم حکیم ارشد والا ،خمیرہ آبریشم سادہ،خمیرہ آبریشم شیرہ عناب والا۔

اڑوسہ:۔ (Adhatoda vasica)اس کا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہے۔اس کا پودا ڈیڑھ سے دو میٹر تک اونچا ہوتا ہے۔ پتی بڑی اور نرم ہوتی ہے۔اس پر سفید رنگ کے پھول لگتے ہیں۔جو دور سے کھلے ہوئے شیر کے منہ کی مانند دکھائی دیتے ہیں اسلئے ان کو ہندی میں سنگھ پشی یا سنگھ مکھی بھی کہا جاتا ہے۔اس کی برگ دواًاستعمال کی جاتی ہے۔

افعال وخواص:۔منفث ومخرج بلغم،دافع سعال۔ استعمال:۔سعال یابس،نزلہ وزکام، ذات الجنب۔مقدار خوراک:۔۴۔۶ گرام جوشاندہ، ۲۔۴ گرام پاؤڈر۔ مرکبات:۔ جوشاندہ نزلہ،شربت اعجاز۔

آملہ:۔(Emblica officinalis)اس کا مزاج بارد(۱) یابس(۲) ہے۔اس کا

درخت ہوتا ہے۔جس کا پھل لیموں کے برابر ہوتا ہے۔جس پر چھ باریک لکیریں ہوتی ہیں۔اس کا رنگ سبز زردی مائل اور ذائقہ کسیلا ہوتا ہے۔اسکو تازہ یا خشک حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔تازہ آملہ مربہ کی شکل میں استعمال ہوتا ہے۔خشک حالت میں گٹھلی نکال کر اسکا استعمال کیا جاتا ہے۔جسے آملہ منقیٰ کہتے ہیں۔

افعال وخواص:۔مقوی دماغ،مقوی قلب،مقوی بصارت۔استعمال:۔ضعف قلب،ضعف اعضاء رئیسہ۔ مقدار خوراک:۔مربہ ایک آملہ دھوکر۔مرکبات:۔مربہ آملہ،جوارش آملہ،اطریفلات۔

آلو بخارا:۔(Prunus domestica)اس کا مزاج بارد(۲) رطب(۲) ہے۔یہ ایک پھل ہے جس کے اندر ایک تخم ہوتا ہے۔اس کا ذائقہ ترش ہوتا ہے۔رنگ سرخی مائل سیاہ ہوتا ہے۔یہی دواًاستعمال کیا جاتا ہے۔

افعال وخواص:۔مسکن صفرامسکن حدت دم ، دافع عطش۔استعمال:۔امراض صفراویہ،حمی صفراویہ،صفراوی قے۔

مقدار خوراک:۔۵۔۷دانہ۔مرکبات:۔شربت آلو بخارا۔

اصل السوس:۔(Glycyrrhiza glabra Linn) اسکا مزاج حار(۲) رطب(۲) ہے۔ایک جھاڑی نما پودا ہے۔اس کی جڑ دواًاستعمال کی جاتی ہے۔یہ بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ بازار میں مقشر اور غیر مقشر ملتی ہے۔عام طور سے مقشر استعمال کی جاتی ہے۔

افعال وخواص:۔منفث بلغم،مخرج بلغم، دافع عطش،دافع تشنج۔استعمال:۔سعال یابس۔

نزلہ زکام۔مقدار خوراک:۔۴۔۶ گرام پاؤڈر جوشاندہ۔مرکبات:۔لعوق سپستاں، لعوق سپستاں خیار شنبری۔

اذاراقی:۔(Strychnos nuxvomica Linn) اسکا مزاج حار(۴) یابس(۴) ہے۔ایک درخت کے تخم ہیں۔جو چپٹے گول ہوتے ہیں۔بہت زیادہ سخت ہوتے ہیں۔گہرے بھورے رنگ کے ہیں۔دو دال کے ہیں۔ذائقہ نہایت تلخ ہوتا ہے۔یہی دواً مستعمل ہیں۔ان کو مدبر کرکے استعمال کیا جاتا ہے۔یہ اتنے سخت ہوتے ہیں کہ سفوف کے بجائے برادہ کیا جاتا ہے۔

افعال وخواص:۔مقوی اعصاب،محرک اعصاب،محرک قلب،مشتہی۔استعمال:۔امراض بلغمیہ،فالج،لقوہ،رعشہ،وجع المفاصل۔مقدار خوراک:۔۱۲۵۔۲۵۰ ملی گرام۔مرکبات:۔ معجون اذاراقی،معجون لنا،حب اذاراقی۔

اسگند:۔(Withania somnifera) اس کا مزاج حار(۴) یابس(۴) ہے۔ایک پودا ہے جو ڈیڑھ سے دو میٹر تک اونچا ہوتا ہے۔برگ دس سینٹی میٹر تک لمبے ہوتے ہیں۔اس کی جڑ دواً مستعمل ہے۔جو باہر سے بھورے رنگ کی اور اندر سے سفید رنگ کی ہوتی ہے۔

افعال وخواص:۔مقوی عام،مقوی باہ،مقوی اعصاب،مسمن بدن۔استعمال:۔ضعف عام۔ضعف باہ۔مقدار خوراک:۔۲۔۴ گرام پاؤڈر۔مرکبات:۔حب اسگند۔

عنب الثعلب:۔(Solanum nigrum) اس کا مزاج بارد(۲) یابس(۲) ہے۔ایک چھوٹا پودا ہے۔جو آدھے سے ایک گز تک لمبا ہوتا ہے۔اس کی بہت شاخیں ہوتی ہیں۔

پتیاں سبز اور روئیں دار ہوتی ہیں۔اس کے پھل گول چھوٹے ہوتے ہیں۔برگ اور پھل دواً مستعمل ہیں۔

افعال وخواص:۔محلل اورام،مدر،قابض،مسکن حرارت۔استعمال:۔امراض کلیہ،احتباس بول،اورام۔مقدار خوراک:۔۴۔۶ گرام جوشاندہ۔مرکبات:۔عرق مکو،ضماد کبد۔

بہدانہ:۔(Cydonia quincy, C. oblonga) اس کا مزاج بارد(۱) رطب(۱) ہے۔بہی ایک پھل ہوتا ہے۔جسکا رنگ سنہرا ہوتا ہے۔اس کے اندر سیاہ رنگ کے تکونے تخم ہوتے ہیں۔ان سے لعاب نکلتا ہے۔یہی تخم بہدانہ کے نام سے مستعمل ہیں۔

افعال وخواص:۔دافع اسہال،مزلق،مغری،مسکن حرارت۔استعمال:۔نزلہ حار،اسہال حار۔مقدار خوراک:۔۲۔۴ گرام۔مرکبات:۔دوائے سج،جوارش سفرجلی،لعوق بہدانہ۔

بنفشہ:۔(Viola odoreta) اس کا مزاج حار(۱) رطب(۱) ہے۔یہ ایک بوٹی ہے جو زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔اسکی شاخیں ہلکے نیلے رنگ کی اور پھول بنفشئی رنگ کے ہوتے ہیں۔پھول دواً مستعمل ہیں۔

افعال وخواص:۔ملین صدر،مرطب،منوم،ملین طبع۔استعمال:۔خشونت حلق،امراض صدر،سبات۔مقدار خوراک:۔۶۔۸ گرام جوشاندہ۔مرکبات:۔خمیرہ بنفشہ۔حب بنفشہ

بابچی:۔ (Psoralia corylifolia) اس کا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہے۔اس کا پودا ایک سے دو میٹر تک اونچا ہوتا ہے۔تخم مسور کے دانوں سے بڑے اور ان کے مشابہ ہوتے ہیں۔یہی تخم دواً مستعمل ہیں۔

افعال وخواص:۔مصفی دم،دافع برص،کاسر ریاح،مقوی معدہ،قاتل کرم۔استعمال:۔برص،

دیدان امعاء۔مقدار خوراک:۔ا۔۲ گرام پاؤڈر۔مرکبات:۔سفوف برص،ضماد برص۔

برہمی:۔(Bacopa monniera)اس کا مزاج حار یابس ہے۔بنگال میں پیدا ہوتی ہے زیادہ ترنم مقامات پر پائی جاتی ہے۔ایک مفروش بوٹی ہے۔
افعال وخواص:۔مقوی دماغ،مقوی اعصاب،مسکن۔استعمال:۔ضعف دماغ،نسیان، صداع،ضعف بصر،جنون۔مقدار خوراک:۔۴۔۶ گرام۔مرکبات:۔برہمی گھی۔

برگ گاؤزباں:۔(Borage officinalis) اس کا مزاج معتدل ہے۔ایک پودا ہے۔اس کے پتے گائے کی زبان کی شکل کے ہوتے ہیں۔یہی پتے برگ گاؤزباں کے نام سے استعمال کئے جاتے ہیں۔
افعال وخواص:۔مفرح،مقوی قلب،مقوی اعضاء رئیسہ،منفث بلغم۔استعمال:۔ضعف قلب۔مقدار خوراک:۔۴۔۶ گرام جوشاندہ و پاؤڈر۔مرکبات:۔خمیرہ گاؤزباں سادہ، خمیرہ گاؤزباں عنبری،شربت صدر۔

باؤبڑنگ:۔(Embelia robusta)اس کا مزاج حار(۲) یابس (۲) ہے۔گول تخم ہوتے ہیں۔جنکا رنگ خاکستری ہوتا ہے۔
افعال وخواص:۔قاتل کرم امعاً۔استعمال:۔دیدان امعاً۔مقدار خوراک:۔ا۔۴ گرام۔ مرکبات:۔حب دیدان،اطریفل قنبیل۔

درونج عقربی:۔(Doronicum hookeri Hook) اس کا مزاج حار (۲) یابس (۲) ہے۔یہ ایک جڑ ہوتی ہے۔اس کی شکل بچھو سے ملتی ہے۔اس کا رنگ خاکستری ہوتا ہے۔چھونے پر نہایت سخت ہوتی ہے۔یہی دواً مستعمل ہے۔

افعال وخواص:۔مقوی قلب ومعدہ،مفرح،کاسر ریاح،تریاق سموم۔استعمال:۔ضعف قلب،عقرب کے کاٹنے پر۔مقدار خوراک:۔ا۔۳ گرام پاؤڈر۔مرکبات:۔لبوب کبیر، مفرح یاقوتی۔

حب السلاطین:۔(Croton tiglium)اس کا مزاج حار (۴) یابس (۴) ہے۔ان کی شکل ارنڈ کے بیجوں سے مشابہ ہوتی ہے۔ان کا رنگ بھوراسیاہی مائل ہوتا ہے۔ اس کے مغز کا رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے۔
افعال وخواص:۔مسہل بلغم وسودا،مسہل قوی،منفط۔استعمال:۔استفراغ سودا وبلغم، قبض۔مقدار خوراک:۔۷۰ ملی گرام سے ۱۲۵ ملی گرام۔مرکبات:۔روغن حب السلاطین۔

حلتیت:۔(Ferula foetida)اس کا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہے۔یہ ایک طرح کی رطوبت ہے۔جوانجدان کے درخت سے حاصل ہوتی ہے۔اس کا ذائقہ خراب اور بوتیز اور ناگوار ہوتی ہے۔نرم گوند ہے جو خشک ہونے پر قدرے سخت ہوجاتا ہے۔
افعال وخواص:۔کاسر ریاح،محرک اعصاب،دافع تشنج،دافع تعفن مخرج بلغم،مدر بول وحیض، محمر۔استعمال:۔بخارات معدہ وامعاء وجع المعدہ۔مقدار خوراک:۔۵۰۰ ملی گرام سے اگرام۔مرکبات:۔حب حلتیت۔

ہلیلہ جات:۔(Terminalia chebula) اس کا مزاج بارد(۲) یابس(۲) ہے۔ اسکا درخت ہوتا ہے۔جس کے پھل استعمال کئے جاتے ہیں۔یہ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ہلیلہ سیاہ۔یہ کچی حالت میں درخت سے گرجاتا ہے اسکے اندر گٹھلی نہیں ہوتی۔ہلیلہ زرد۔ اسکے اندر گٹھلی ہوتی ہے۔اور رنگ زرد ہوتا ہے۔ہلیلہ کابلی۔پوری طرح سے پکا ہوا ہوتا

ہے۔

افعال وخواص:۔قابض،مسہل۔مقوی معدہ۔استعمال:۔ضعف معدہ۔مقدار خوراک:۔ ۲۔۴گرام۔مرکبات:۔سبھی اطریفلات۔

اسپغول:۔(Plantago ovata)اس کا مزاج بارد(۲)رطب(۲)ہے۔اس کے تخم سخت لعابی ہوتے ہیں۔شکل کشتی نما ہوتی ہے ان کے اوپر سبوس ہوتی ہے تخم اور سبوس دونوں دواً مستعمل ہیں۔

افعال وخواص:۔دافع قبض،دافع زحیر،مسکن،مغری،مزلق۔استعمال:۔زحیر مزمن،قبض، مروڑ۔مقدار خوراک:۔تخم ۲ سے ۵ گرام۔سبوس ۱۰ گرام تک۔مرکبات:۔سفوف ملین، شیاف ابیض

جدوار:۔ (Delphinium denudetum)اس کا مزاج حار(۲)یابس(۳)ہوتا ہے۔ایک جڑ ہے جس کی شکل مخروطی اور رنگ سیاہ ہوتا ہے۔اسکا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔

افعال و خواص:۔دافع سموم،مفرح، مقوی اعضأ رئیسہ، مفتح، محلل،جالی، مسکن۔

استعمال:۔ضعف، اختلاج قلب،سموم۔مقدار خوراک:۔۵۰۰ ملی گرام سے ۱ گرام ۔

مرکبات:۔حب جدوار،مرہم جدوار۔

جائفل، (جوزبوا):۔(Myristica fragrance) اس کا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔یہ ایک پھل ہوتا ہے۔اسکی شکل بیضوی ہوتی ہے۔تیز بو ہوتی ہے۔ذائقہ تلخی مائل ہوتا ہے۔

افعال وخواص:۔مفرح،مقوی معدہ،مطیب،کاسر ریاح،مخدر۔استعمال:۔سوٴ ہضم، بدبو دہن۔ضعف معدہ۔مقدار خوراک:۔ ۵۰۰ ملی گرام۔۱گرام۔مرکبات:۔ جوارش عود شیریں۔

جاوتری (بسباسہ):(Myristica fragrance)اسکا مزاج حار(۲)یابس(۲) ہوتا ہے۔یہ جائفل کے اوپر کا پوست ہوتا ہے۔خوشبودار ہوتا ہے۔

افعال وخواص:۔مفرح،مقوی معدہ،مطیب،کاسر ریاح۔استعمال:۔سوٴ ہضم، بدبو دہن۔ ضعف معدہ۔مقدار خوراک:۔۵۰۰ملی گرام۔۱گرام۔مرکبات:۔جوارش زرعونی، جوارش بسباسہ۔

جوز ماثل (دھتورہ):۔(Datura stramonium, D. alba)اس کا مزاج بارد(۴)یابس(۴) ہوتا ہے۔ایک جھاڑی دار پودا ہے۔پھول سفید کے سفید اور کالے کے نیلگوں ہوتے ہیں۔اسکا پھل کانٹے دار ہوتا ہے۔اس کے اندر تخم ہوتے ہیں جو سیاہ یا بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔

افعال وخواص:۔مخدر،مسکن، دافع تشنج، مجفف، دافع حمیٰ۔استعمال:۔وجع، تشنجی درد،ضیق النفس۔حمیات۔مقدار خوراک:۔۱۵۔۶۰ملی گرام۔مرکبات:۔معجون فلک سیر،حب شفا۔

کاکڑا سینگھی:۔(Pistacia integerrima)اس کا مزاج حار(۲)یابس(۲)ہوتا ہے۔ایک درخت کا پھل ہے شکل سینگ جیسی ہوتی ہے۔رنگ سرخ اور ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔

افعال و خواص:۔دافع سعال، مخرج بلغم، مجفف رطوبات، مقوی معدہ، دافع بخار۔

استعمال:۔دمہ، خشک کھانسی، ضعف معدہ، بلغمی بخار۔مقدار خوراک:۔۱۔۲ گرام۔

مرکبات:۔حب ضیق النفس،تریاق سعال۔

کاہو:۔(Lactuca scariola)اس کا مزاج بارد(۳)رطب(۲) ہوتا ہے۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔جنگلی اور بستانی۔اس سے بھی ایک طرح کی رطوبت نکلتی ہے اس کے تخم دواًمستعمل ہیں۔

افعال و خواص:۔منوم، مخدر، ممسک، مسکن صفرا۔ استعمال:۔سہر، بے خوابی، جوش صفرا، سرعت انزال۔مقدار خوراک:۔۲۔۴ گرام۔مرکبات:۔روغن کاہو،روغن لبوب سبعہ۔

کاسنی:۔(Cichorium intybus)اس کا مزاج بارد(۱)رطب(۱) ہوتا ہے۔ایک پودا ہے۔اس کی پتیاں چوڑی ہوتی ہیں اس کے تخم خاکستری ہوتے ہیں ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ اسکی برگ تخم بیخ استعمال کی جاتی ہے۔

افعال وخواص:۔مسکن حرارت، مفتح سدد، مدر بول، مصفی دم،محلل اورام جگر،مقوی معدہ۔ استعمال:۔احتباس بول، سدد کبد، ورم کبد۔مقدار خوراک:۔۱۰ گرام تک۔مرکبات:۔ شربت دینار،معجون دبیدالورد۔

کرنجوہ:۔(Caesalpinia bonducella)اس کا مزاج حار(۳)یابس(۲) ہوتا ہے۔اس کے پھل خاردار ہوتے ہیں ان کے اندر تخم ہوتے ہیں جن کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ ان کا مغز دواًاستعمال کیا جاتا ہے۔

افعال وخواص:۔دافع بخار، دافع قولنج ریحی، کاسر ریاح، مجفف، جاذب، مصفی دم۔استعمال :۔نوبتی بخار،مقدار خوراک:۔۲۵۰ ملی گرام سے ۱ گرام۔مرکبات:۔حب مبارک

خیارشنبر:۔(Cassia fistula)اس کا مزاج حار(۲)رطب(۲) ہوتا ہے۔اس کی

پھلیاں لمبی ہوتی ہیں ان کے اندر خانے بنے ہوتے ہیں ہر خانے میں تخم ہوتے ہیں خانوں کے بیچ میں پردہ ہوتا ہے اس کے آس پاس مغز لگا ہوتا ہے جو مغز فلوس کہلاتا ہے۔

افعال وخواص:۔مسہل اخلاط ثلاثہ، ملین، محلل اورام۔استعمال:۔سعال بلغمی، نزلہ زکام۔ مقدار خوراک:۔۴۔۶ گرام۔مرکبات:۔لعوق سپستاں خیارشنبری،لعوق خیارشنبر۔

خاکسی:۔(Sisymbrium iro)اس کا مزاج حار(۲) رطب(۲) ہوتا ہے۔اسکا پودا دوتین فٹ لمبا ہوتا ہے۔پھول پتے پھلیاں سرسوں کی طرح لگتے ہیں۔

افعال وخواص:۔دافع بخار، منفث اخلاط صدر، دافع ہیضہ۔استعمال:۔بخار، جدری، ہیضہ، سعال بلغمیہ۔مقدار خوراک:۔۶۔۸ گرام۔مرکبات:۔شربت خاکسی۔

خارخسک:۔(Tribulus terristris)اسکا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔ایک مفروش بوٹی ہے۔اسکا پھل کانٹے دار ہوتا ہے۔پھل دواًاستعمال کئے جاتے ہیں۔

افعال وخواص:۔مدر بول، مفتت حصات، مقوی باہ۔استعمال:۔سنگ گردہ ومثانہ، احتباس بول، قرحہ مجاری بول۔مقدار خوراک:۔۴۔۶ گرام۔مرکبات:۔سفوف مدر۔

کمیلہ:۔ (Mallotus phillipinensis) اسکا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔یہ ایک طرح کا سفوف ہے جو پھلوں پر پایا جاتا ہے۔اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور بہت ہلکا ہوتا ہے۔

افعال وخواص:۔مخرج دیدان امعاً، مجفف۔استعمال:۔دیدان امعاء۔مقدار خوراک:۔۱۔۳ گرام۔مرکبات:۔اطریفل قنبیل، سفوف حلّہ۔

مصطگی:۔ (Pistacia lentiscus) اس کا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔ایک گوند ہے جس کا رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے۔ اسکا ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ خوشبودار ہوتی ہے۔

افعال وخواص:۔مقوی معدہ، کاسر ریاح، مدر بول وحیض۔ استعمال:۔ضعف معدہ، احتباس بول وحیض۔مقدار خوراک:۔۱۔۲گرام۔مرکبات:۔جوارش مصطگی، اطریفل ملین۔

مروارید:۔ اس کا مزاج بارد(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔ یہ حیوانی دوا ہے جو سیپ کے اندر بنتا ہے۔خشخاش کے دانے سے لیکراور بڑا ہوسکتا ہے۔

افعال وخواص:۔مفرح قلب، مقوی اعضأ رئیسہ، قابض حابس۔ استعمال:۔ضعف قلب، امراض قلب، مقدار خوراک:۔ کشتہ ۸۔۱۵ ملی گرام۔ مرکبات:۔کشتہ مروارید، خمیرہ مروارید۔

نوشادر:۔ (Ammonium chloride) سفید قلمیں ہوتی ہیں۔ یہ کیمیاوی طریقہ سے بنایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں کرنال میں بنایا جاتا ہے۔

افعال وخواص:۔مدر بول۔ استعمال:۔امراض جگر وطحال۔مقدار خوراک:۔۶۰ ملی گرام۔ مرکبات:۔حب کبد نوشادری۔

قنب:۔ (Cannabis sativa) اسکا مزاج بارد(۳) یابس(۳) ہوتا ہے۔ایک پودا ہے جسکے برگ دندانے دار پھول سفید تخم چھوٹا گول ہوتا ہے۔تخم اور برگ دوأ استعمال کئے جاتے ہیں۔

افعال وخواص:۔منشی، مفرح، مقوی باہ، مقوی معدہ، ممسک۔ استعمال:۔دمہ، بے خوابی، ضعف اشتہا۔مقدار خوراک:۔۱گرام۔مرکبات:۔معجون فلک سیر۔

نیم:۔ (Melia azadrachta) اس کا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔ایک درخت ہے جسکا ہر حصہ استعمال کیا جاتا ہے۔اسکی پتی دندانے دار اور پھول سفید ہوتے ہیں۔

افعال وخواص:۔مصفی دم، قاتل کرم، دافع بخار۔استعمال:۔فساد دم، دیدان امعاء۔مقدار خوراک:۔۱۰گرام تک۔مرکبات:۔حب بواسیر۔شربت مصفی۔خون صفا۔

قرن الایل:۔ (Cervus elephus) اس کا مزاج حار(۳) یابس(۲) ہوتا ہے۔بارہ سنگھا کے سینگ ہیں جو ٹھوس اور وزنی ہوتے ہیں۔

افعال وخواص:۔دافع سعال و دمہ۔محلل ومسکن، جالی، منفث۔ استعمال:۔دمہ۔سعال یابس۔مقدار خوراک:۔۱۲۵سے ۵۰۰ملی گرام۔مرکبات:۔کشتہ قرن الایل۔

قرنفل:۔ (Caryophyllum aromaticum) اس کا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔یہ دراصل کلیاں ہوتی ہیں۔جو خشک حالت میں دستیاب ہوتی ہیں۔انکا رنگ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے۔خوشبودار ہوتی ہیں۔

افعال وخواص:۔مسکن، محلل، مخدر، مفرح، مطیب دہن۔ استعمال:۔ضعف ہضم، وجع الاسنان ولثہ۔مقدار خوراک:۔۵۰۰ملی گرام سے ۱گرام۔مرکبات:۔جوارش جالینوس، جوارش شہر یاراں۔

ریوند چینی:۔(Rheum palmatum)اس کا مزاج مرکب القویٰ ہوتا ہے۔ایک جڑ ہے جو چین کی بہتر مانی جاتی ہے۔یہ زردی مائل سیاہ ہوتی ہے اور ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔
افعال وخواص:۔محلل، مسکن، کاسر۔استعمال:۔امراض جگر۔مقدار خوراک:۔۱۔۲ گرام۔ مرکبات:۔شربت دینار۔

ثعلب مصری:۔ (Orchis latifolia)اس کا مزاج حار(۱) رطب(۱) ہوتا ہے۔ایک جڑ ہے جو زردی مائل ہوتی ہے۔ذائقہ شیریں لیسدار ہوتا ہے۔
افعال وخواص:۔مولد منی، مقوی باہ، مسمن، ممسک۔استعمال:۔ضعف باہ، قلت منی، ضعف عام۔مقدار خوراک:۔۲۔۴ گرام۔مرکبات:۔معجون ثعلب، معجون فلاسفہ۔

سورنجان:۔(Colchicum leutium)اس کا مزاج حار(۳) یابس(۲) ہوتا ہے۔ایک جڑ ہے جو زرد سیاہی مائل ہوتی ہے۔
افعال وخواص:۔نافع وجع المفاصل، مسکن الم، محلل اورام۔استعمال:۔وجع المفاصل، نقرس۔ مقدار خوراک:۔ ۱۲۵ سے ۵۰۰ ملی گرام۔ مرکبات:۔حب سورنجان، معجون سورنجان۔

سقمونیا:۔(Convolulus scamony)اس کا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔ایک بیل کی جڑ سے ایک طرح کی رطوبت نکلتی ہے جو سیاہی مائل ہوتی ہے یہی دواً استعمال کی جاتی ہے۔
افعال وخواص:۔مسہل صفرا وبلغم، جالی محلل، مسقط جنین۔استعمال:۔قبض، بلغم وصفرا کے اخراج کے لئے۔مقدار خوراک:۔۲۵۰ ملی گرام سے ۶۰۰ ملی گرام۔مرکبات:۔اطریفل

زمانی، قرص ملین۔

سنبل الطیب:۔ (Nardostachys jatamansi)اس کا مزاج حار(۱) یابس(۲) ہوتا ہے۔ایک جڑ ہے جو خوشبودار ہوتی ہے۔اسکا رنگ سیاہ زردی مائل ہوتا ہے۔بو نہایت تیز ہوتی ہے۔
افعال وخواص:۔محرک ومقوی اعصاب، مقوی دماغ وجگر، محلل، کاسر ریاح۔استعمال:۔ اورام جگر، ضعف دماغ ومعدہ۔مقدار خوراک:۔۴۔۶ گرام۔مرکبات:۔معجون دبید الورد، جوارش جالینوس، مفرح یاقوتی۔

سلاجیت:۔(Styrox pracpratus)اس کا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔یہ ایک رطوبت ہے جو پہاڑوں سے رستی ہے اسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے ذائقہ تلخی مائل ہوتا ہے۔
افعال وخواص:۔مقوی باہ، مقوی بدن، مولد ومغلظ منی، مقوی معدہ۔استعمال:۔ضعف باہ، رقت منی، ضعف عام۔مقدار خوراک:۔۵۰۰ ملی گرام سے ۱ گرام۔ مرکبات:۔حب مومیائی۔

سپستاں:۔ (Cordia latifolia) اسکا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔اسکا درخت ہوتا ہے اس کے پھل استعمال کئے جاتے ہیں جو آدھا انچ سے ایک انچ لمبے گولائی لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ گہرے بھورے رنگ کے زردی مائل ہوتے ہیں۔ جو لعابی ہوتے ہیں۔
افعال وخواص:۔منفث، ملطف، مغری۔استعمال:۔کھانسی نزلہ زکام۔مقدار خوراک:۔۹ دانہ تک۔مرکبات:۔لعوق سپستاں، شربت اعجاز۔

سنگ سر ماہی:۔اس کا مزاج حار(۱) یابس(۱) ہوتا ہے۔ایک مچھلی کے سر سے نکلنے والا پتھر ہے یہ مثلث ہوتا ہے اور چپٹا ہوتا ہے۔

افعال وخواص:۔مفتت حصات، مندمل قروح۔استعمال:۔سنگ گردہ ومثانہ، قرحہ مجاری بول۔مقدار خوراک:۔۱گرام تک۔مرکبات:۔معجون سنگ سر ماہی۔

سم الفار:۔(Arsenic)اس کا مزاج حار(۴) یابس(۴) ہوتا ہے۔ایک معدنی دوا ہے۔یہ سفید چمکدار ڈلیوں کی شکل میں پایا جاتا ہے۔انتہائی زہریلی دوا ہے۔

افعال وخواص:۔مقوی باہ، مصفی خون، مقوی اعصاب، دافع حمیات۔استعمال:۔فساد دم، ضعف باہ، ضعف اعصاب۔مقدار خوراک:۔۳۰ ملی گرام۔مرکبات:۔کشتہ سم الفار، حب احمر

شاہترہ:۔(Fumaria parviflora)اس کا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔کچھ کے مطابق مرکب القوی ہے۔اسکا پودا ہوتا ہے جسکی پتی کشنیز کی پتی کی طرح اور پھولوں کا رنگ بنفشئی ہوتا ہے۔اسکا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔

افعال وخواص:۔مصفی دم، دافع حمی، مشتہی۔استعمال:۔حمی، فساد دم، ضعف معدہ۔مقدار خوراک:۔۶۔۱۰ گرام۔مرکبات:۔شربت مصفی، اطریفل شاہترہ، عرق شاہترہ۔

شونیز (کلونجی):۔(Nigella sativa)اس کا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔اسکے تخم سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔اسکا پودا سونف کی طرح کا ہوتا ہے۔اور پھول سفیدی مائل زرد ہوتے ہیں۔

افعال وخواص:۔مدر بول وحیض، مقوی معدہ، محلل، ملین، مسکن۔استعمال:۔ضعف معدہ،

احتباس بول وطمث، قبض۔مقدار خوراک:۔۱۔۲ گرام۔مرکبات:۔روغن کلونجی۔

شورہ قلمی:۔(Potassium nitrate)اس کا مزاج حار(۳) یابس(۳) ہوتا ہے۔سفید رنگ کی قلمیں ہوتی ہیں۔رنگ سفید چمکدار ہوتا ہے۔ذائقہ شور ہوتا ہے۔

افعال وخواص:۔مدر بول، جالی، مفتح، معرق۔استعمال:۔امراض جگر، احتباس بول۔مقدار خوراک:۔ایک سے ڈیڑھ گرام۔مرکبات:۔سفوف طحال۔

شب یمانی:۔(Alum)اس کا مزاج حار(۳) یابس(۳) ہوتا ہے۔یہ ایلمونیم سلفیٹ کو پوٹیشیم سلفیٹ کے ساتھ ایک مخصوص عمل کر کے سے بنائی جاتی ہے۔اسکا رنگ سفید اور سرخ ہوتا ہے۔سفید کو دواً استعمال کیا جاتا ہے۔

افعال وخواص:۔حابس، قابض، دافع بخار، مجفف رطوبات۔استعمال:۔حمی، جریان دم، آشوب چشم۔مقدار خوراک:۔۲۵۰۔۵۰۰ ملی گرام۔مرکبات:۔شیاف ابیض، سفوف زاج۔

صبر زرد:۔(Aloe vera)اس کا مزاج حار(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔اسکی پتیاں موٹی ہوتی ہیں۔ان سے عصارہ حاصل کیا جاتا ہے۔یہی دواً مستعمل ہے۔

افعال وخواص:۔مسہل، ملین، مقوی معدہ، قاتل کرم شکم، مدر حیض، منقی۔استعمال:۔قبض، دیدان امعاً، احتباس طمث۔مقدار خوراک:۔۱۲۵۔۵۰۰ ملی گرام۔مرکبات:۔حب تنکار، حب صبر۔

صدف:۔(Turbinella rapa)اس کا مزاج بارد(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔یہ ایک

آبی جانور کا خول ہوتا ہے۔جس سے موتی نکلتا ہے وہ صدف صادق کہلاتا ہے۔

افعال وخواص:۔حابس دم، مجفف، جالی۔استعمال:۔جریان الدم۔مقدار خوراک:۔۵۰۰ ملی گرام سے ۱گرام۔مرکبات:۔خمیرہ صدف، کشتہ صدف۔

صندل سفید و سرخ:۔ (Santalum album, Pterocarpus santalimus)اس کا مزاج بارد(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔صندل سفید کی لکڑی سفید رنگ کی اور سرخ کی سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ان کی پتی بیضوی ہوتی ہے۔اسکی لکڑی خوشبودار ہوتی ہے۔اسکا برادہ استعمال کیا جاتا ہے۔

افعال وخواص:۔سرخ۔مصفی دم۔سفید۔مفرح ومقوی قلب، مقوی معدہ وجگر، مسکن و مغری۔استعمال:۔سرخ۔فساد دم۔سفید۔اختلاج قلب، ضعف قلب۔مقدار خوراک:۔ ۶۔۸گرام۔مرکبات:۔سرخ۔حب سوزاک، عرق سوزاک۔سفید۔خمیرہ صندل، شربت صندل، معجون عشبہ، شربت انجبار۔

ستاور:۔(Asparagus racemosus)اس کا مزاج بارد(۲) رطب(۲) ہوتا ہے۔اسکی بیل ہوتی ہے۔اسکے پتے بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔اسکی جڑ استعمال کی جاتی ہے۔یہ سفید زردی مائل لعابی ہوتی ہے۔

افعال و خواص:۔مغلظ منی، مولد منی، مغری، مقوی باہ، مزید شیر، مدر شیر، مسکن۔ استعمال:۔ضعف باہ، رقت منی، قلت لبن۔مقدار خوراک:۔۴۔۶گرام۔مرکبات:۔معجون ثعلب۔سفوف سیلان۔

تنکار۔سہاگہ:۔(Borax)اس کا مزاج حار(۳) یابس(۳) ہے معدنی دوا ہے۔تبت نیپال کی جھیلوں سے حاصل ہوتی ہے۔سفید رنگ کے ڈلے ہوتے ہیں۔اسکو سہاگہ تیلیہ کہا جاتا ہے۔مصنوعی بھی بنایا جاتا ہے۔اسکا ذائقہ کھاری ہوتا ہے۔

افعال وخواص:۔ہاضم۔کاسر، مخرج بلغم، دافع تعفن۔استعمال:۔سیلان اذن، قروح دہن۔ زخم، نفخ شکم۔مقدار خوراک:۔۱۲۵ملی گرام۔مرکبات:۔سفوف چٹکی، حب تنکار۔

تخم خطمی:۔(Althea officinalis)اس کا مزاج بارد(۱) رطب(۱) ہوتا ہے۔اسکا پودا ۵۔۶ فٹ تک لمبا ہوتا ہے۔اسکے پھول مختلف رنگ کے ہوتے ہیں۔اس کے پھل گول اور تخم سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔

افعال وخواص:۔منفث، محلل، نافع سعال، ملین، منضج۔استعمال:۔سعال یابس، امراض صدرریہ، نزلہ وزکام۔مقدار خوراک:۔۴۔۶ گرام۔مرکبات:۔شربت اعجاز، شربت زوفا

تخم خبازی:۔(Malva sylvestris)اسکا مزاج معتدل ہوتا ہے۔اسکا پودا آدھا گز تک اونچا ہوتا ہے۔اسکے پتے گول اور پھل گول بادامی رنگ کے ہوتے ہیں۔

افعال وخواص:۔منفث، ملین صدر، ملطف، مزلق، مغری، منضج، مسکن، محلل۔استعمال:۔ کھانسی، نزلہ زکام۔مقدار خوراک:۔ ۴۔۶ گرام۔مرکبات:۔ شربت اعجاز، لعوق سپستاں۔

طباشیر:۔ (Bambusa arundinacea)اس کا مزاج بارد(۲) یابس(۲) ہوتا ہے۔یہ ایک طرح کی رطوبت ہے جو ایک قسم کے بانس کی گانٹھوں میں جم جاتی ہے۔اسکا رنگ نیلگوں ہوتا ہے۔

افعال وخواص:۔مقوی ومفرح قلب، مقوی جگر، مبرد، مجفف، قابض۔استعمال:۔ضعف

قلب وجگر، امتلاءً رطوبات۔ مقدار خوراک۔ ۱۔۳ گرام۔ مرکبات:۔ قرص طباشیر۔

عود صلیب:۔(Paeonia officinalis) اس کا مزاج حار (۳) یابس (۳) ہوتا ہے۔
یہ ایک جڑ ہے جو دو طرح کی ہوتی ہے۔ نر و مادہ۔ اسکی شکل صلیب سے ملتی جلتی ہے۔
افعال و خواص:۔ مفتح عروق، دافع صرع، مجفف، کاسر ریاح، محلل، جالی، ملطف۔
استعمال:۔ صرع، سوءِ ہضم۔ مقدار خوراک:۔ ۲۔۴ گرام۔ مرکبات:۔ معجون صرع۔

زنجبیل:۔(Zingiber officinalis) اس کا مزاج حار (۲) یابس (۲) ہوتا ہے۔ اسکا تنا زمین کے اندر رہتا ہے۔ یہ ریشہ دار اور بغیر ریشہ دار ہوتا ہے۔ اسکو سونٹھ بھی کہا جاتا ہے۔ اسکی گانٹھیں ہوتی ہیں انکو خشک اور تازہ دونوں حالتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔
افعال و خواص:۔ کاسر ریاح، ہاضم، مقوی باہ، منفث بلغم، قاتل کرم۔ استعمال:۔ ضعف ہضم، ضعف باہ، سعال یابس، فقر الدم۔ مقدار خوراک:۔ ۱۔۲ گرام۔ مرکبات:۔ معجون زنجبیل، جوارش زنجبیل۔

زعفران:۔(Crocus sativa) اس کا مزاج حار (۲) یابس (۲) ہوتا ہے۔ اس کے پودے کا تنا ہوتا ہے جو مثل پیاز کی گانٹھ کے ہوتا ہے۔ اس سے shoot نکلتا ہے اسکی پتیاں سبز رنگ کی ہوتی ہیں پھول بینگنی رنگ کا ہوتا ہے۔ اسکے ریشے جو در اصل gynacium ہوتے ہیں استعمال کئے جاتے ہیں Anthers بھی ملاوٹ کے طور پر شامل ہو سکتے ہیں۔
افعال و خواص:۔ مفرح و مقوی قلب، جالی، مدر بول و حیض، محلل، محرک باہ، مقوی جگر۔
استعمال:۔ ضعف قلب، ضعف اعصاب، ضعف باہ، ضعف جگر۔ مقدار خوراک:۔ ۵۰۰ ملی گرام سے ۱ گرام۔ مرکبات:۔ دواءلکرکم، جوارش جالینوس۔

☆☆☆

دواسازی کی تعریف واقسام

علم الصیدلہ علم الادویہ کا وہ عملی حصہ ہے جس میں مختلف ادویہ اور مواد ادویہ کو ترکیب تحلیل و تجزیہ کے ذریعہ قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔

دواسازی کے دو حصے ہیں ایک عمومی دواسازی (بڑی دواسازی) دوسری جزوی دواسازی (چھوٹی دواسازی)

۱۔ **عمومی دواسازی** (بڑی دواسازی) اس دواسازی میں ادویہ قرابادین کے نسخوں کے مطابق تیار کی جاتی ہیں اس قسم سے تیار کی گئی ادویہ بازار میں بیچی جاتی ہیں دوسرے لفظوں میں یہ بڑے پیمانہ کی دواسازی ہے

۲۔ **جزوی دواسازی** (چھوٹی دواسازی) اس دواسازی میں ادویہ کو عطار فوراً تیار کر کے مریض کو دیتا ہے۔ یہ ادویہ طبیب کے نسخہ کے مطابق تیار کی جاتی ہیں جیسے جوشاندہ کا نسخہ باندھنا، مختلف شربت ملانا اور مختلف عرقیات کو ملا کر دینا وغیرہ

ترکیب ادویہ کی ضرورت واہمیت

ترکیب طبعی اور ترکیب صناعی

۱۔ ترکیب **طبعی** (قدرتی ترکیب)۔ ایسی تمام دوائیں جو قدرتی طور پر مختلف اجزاء ترکیبیہ سے مل کر باہمی فعل و انفعال کے بعد ایک یکساں مزاج پیدا کریں تو اس کو ترکیب طبعی کہتے ہیں۔ چنانچہ تمام ادویہ نباتیہ، حیوانیہ اور معدنیہ میں جو ترکیب پائی جاتی ہے وہ قدرتی اور طبعی ترکیب ہے۔ ایسی تمام دواؤں کو طب یونانی میں ادویہ مفردہ کے عنوان سے یاد کیا جاتا ہے۔

۲۔ترکیب صناعی:۔ایسی تمام دوائیں جو دواخانوں میں مختلف مفرد دواؤں کو ملا کر تیار کی جائیں ان کو مرکبات صناعیہ کہتے ہیں۔تمام جوارشات، اطریفلات، معجونات، اشربہ و عرقیات، خمیرہ جات وغیرہ مرکبات صناعیہ کی مثالیں ہیں۔

جوہر فعال:۔مختلف جوہر و اجزاء والی ادویہ میں جو جوہر قوی و غالب ہو اور اس دواء کے استعمال سے اسی جوہر غالب کا فعل مقصود بھی ہو تو ایسے جوہر کو جوہر فعال (Active Principle) کہا جاتا ہے۔مثلاً افیون جو مختلف جوہروں سے مرکب ہے اس کا ایک جوہر منوم اور مسکن ہے جس کو مارفین کہتے ہیں اسی، جوہر کے فعل کے لئے افیون کو عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے اس جوہر مقصود کو جوہر فعال و مؤثر کہا جاتا ہے۔اگرچہ دوسرے اجزاء بھی موثر ہیں، لیکن چونکہ مقصود اصل یہی جوہر ہے اس لئے اس کو افیون کے تعلق سے جوہر فعال کہتے ہیں۔

ثفل یا پھوک:۔جب کسی مرکب القوی دواء کے اس کے جوہر اصل کو بصورت عرق، تیل عصارہ حاصل کر لیتے ہیں تو باقی ماندہ شے کو زائد و بیکار کہا جاتا ہے اگرچہ یہ بے کار شے بھی حقیقتاً بے کار نہیں لیکن چونکہ اس کو اسی مخصوص مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا ہے اس لئے اس کو ثفل کہہ دیا جاتا ہے ورنہ دوسرے مقاصد میں اسی ثفل کی اثر انگیزی اپنے مقام پر خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔مثلاً بابچی کے سفوف کو بطور خیساندہ استعمال کر کے بقیہ ثفل کو کسی روغن میں ملا کر سفید داغوں پر استعمال کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔

☆☆☆

اصطلاحات دواسازی

بوداده۔ یہ ایک فارسی لفظ ہے اس دوا کے لئے استعمال ہوتا ہے جو توے یا کرچھے پر ڈال کر اس قدر بھونی جائے کہ اس سے بو آنے لگے۔اور اسکا رنگ تبدیل ہو جائے۔

بدرقہ۔اس چیز کو کہتے ہیں جو سادہ ہوتی ہے۔اس کے ساتھ عام طور سے دوا ملا کر کھائی جاتی ہے یا اصل دوا کھلا کر اوپر سے اسے پلایا جاتا ہے۔جیسے پانی کوئی عرق یا شربت وغیرہ۔

مقشر۔ یہ عربی لفظ ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جو چھیلی گئی ہو دوسرے لفظوں میں جس کا چھلکا اتار دیا گیا ہو جیسے اصل السوس مقشر۔

دق ورض۔(کوٹنا کچلنا) بعض اوقات سخت اور خشک ادویہ کو کوٹنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔کیوں کہ ان کے اجزاء موثرہ جلد ہی نکل آتے ہیں اور اچھی طرح حل ہو جاتے ہیں۔ ایسی دواؤں کے ساتھ نسخوں میں نیم کوفتہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔کبھی کبھی ہری اور تازہ ادویہ کو کچل کر ان کا عرق حاصل کیا جاتا ہے۔

ازالہ لون۔(رنگ اتارنا) اس عمل سے بعض ادویہ کے رنگین اجزاء کو اڑا دیا جاتا ہے۔اس مقصد کے لئے حیوانی کوئلہ جیسے ہڈی کا کوئلہ خاص طور سے استعمال کیا جاتا ہے۔جس سے شکر کو صاف کیا جاتا ہے۔

احراق۔اس سے مراد وہ عمل ہے جس میں کسی دوا کو آگ پر جلا کر راکھ بنایا جاتا ہے یا کوئلہ

بنایا جاتا ہے۔اس کے لئے مختلف آگ کے ذرائع جیسے گرم تنور یا اپلے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جو چیز احراق کے عمل سے گزاری جاتی ہے وہ حاصل ہونے کے بعد محرق کہلاتی ہے۔ جیسے سرطان محرق۔

جلمندرہ۔ یہ پانی کو روکنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے اس کو جلمندرہ یعنی پانی روکنے والا۔ یہ ایک خاص قسم کا مصالحہ ہوتا ہے۔اس کو جل جنتر کے ذریعہ روغن حاصل کرنے پر پیالہ اور کڑھائی کے مقام اتصال پر لگایا جاتا ہے۔

بنانے کا طریقہ:۔ بہروزہ کو گرم پانی میں ڈالکر جوش دیں تا کہ وہ سخت ہوجائے پھر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کریں پھر قلعی، توتیا، برادہ سیسہ اور پارہ ہموزن لیکر کھرل کریں اور بہروزہ تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائیں۔ یہ موم کے مانند نرم ہوجائیگا۔ پھر اسکو اسقدر کوٹیں کہ یہ لیسدار ہو جائے اسکو مقام اتصال پر لگائیں۔

جرّ علقی۔ جر کے معنی کھینچنے کے ہیں اور علقہ معنی جونک کے ہیں اس میں روئی کی بتی سے مواد کھینچ کر آتا ہے۔ جو صاف ہوتا ہے۔ یہ صاف کرنیکا ایک طریقہ ہے۔اس میں سیال دوا کو ایک پیالے میں لیکر پیالے کو اونچی جگہ پر ترچھا رکھدیں دوسرا پیالہ اس کے نیچے اس طرح رکھیں کہ اوپر والے کا مواد نیچے والے میں گرے اوپر والے پیالے میں ایک روئی کی بتی رکھدیں اس بتی سے مواد نیچے کے پیالے میں گرتا ہے جو صاف ہوتا ہے۔

ماء الحیات۔ عربی کیمیاں دانوں کی ایجاد ہے۔ اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ کسی دھات کے کشتہ کو پھر سے زندہ کیا جاتا ہے۔ یعنی اس دھات کو اصلی شکل میں واپس لایا جا سکتا ہے۔ مثلاً سونے کا کشتہ پھر سونے کی اصلی حالت میں آجائیگا۔ اسکے دو نسخے بتائے

جاتے ہیں۔ گوگل، خردل، چھوٹی مچھلیاں، بھیڑ کی اون اور قند سیاہ ہر ایک ایک جز شہد دو جز۔ تمام دواؤں کو باریک کر کے شہد میں ملالیں پھر اس میں دھات کا کشتہ ملا کر گولیاں بنا لیں اور بوتہ میں بند کر کے چرخ دیں۔ اصلی دھات حاصل ہوجائیگی۔

دوسرا۔ شہد، گھی، سہاگہ سب ہموزن لیکر جس کشتہ کو زندہ کرنا ہو اس کے ساتھ چرخ دیں۔ یہی نسخہ زیادہ مشہور ہے۔

ماۓ الشعیر۔ بہتر جو لیکر پانی میں بھگو دیں تا کہ وہ پھول جائیں ان کو تھوڑا خشک کر کے کوٹ لیں تا کہ چھلکا اتر جائے۔ یہ جو مقشر کہلاتا ہے۔ ان کو پانی میں ١:٢٠ یا ١:١٦ کی نسبت میں ابالیں جب پانی گاڑھا ہو کر سرخی مائل ہوجائے۔ اور جو پھٹنے لگیں تو اتار کر سرد کرلیں اور چھان لیں یہی حاصل شدہ محلول ماء الشعیر کہلاتا ہے۔

نیمکوب۔ اس سے مراد دوا کو زیادہ باریک کرنا نہیں ہے بلکہ معمولی طور سے کوٹ لینا ہے تا کہ اس کے اجزاء موثرہ حاصل ہوجائیں

پنچمول کلاں۔ یہ اصول خمسہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔ یہ پانچ بڑے درختوں کی جڑیں ہوتی ہیں درخت بیل، درخت آڑو، درخت سونا پاٹھا، درخت کنبھاری اور درخت پاڑل۔

پنچمول خورد۔ یہ اصول خمسہ صغیرہ کہلاتے ہیں۔ یہ پانچ چھوٹے پودوں کی جڑیں ہوتی ہیں۔ شال پرنی، پرنی پرشٹ، کٹائی خورد، کٹائی کلاں اور گوکھرو۔

پاشیدہ۔ (چھڑکنا) اس سے مراد یہ ہے کہ جوشاندہ یا خیساندہ میں کچھ ادویہ چھڑک دی جاتی ہے۔ اس حالت میں دوا سیال کی سطح پر تیرتی ہے اور دوا کو پلا دیا جاتا ہے۔ جیسے

خاکسی، تخم ریحاں، تخم کنوچہ پاشیدہ۔

سحق ۔(پیسنا) یہ عمل خشک اور تر دونوں دواؤں پر ہوتا ہے۔اس کے لئے ہاون دستہ، سل بٹہ، استعمال کیا جاتا ہے۔کبھی یہ اصطلاح کسی دوا کے مناسب عرق کے ساتھ سفوف کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

تقطیع ۔(کاٹنا)۔ادویہ کو کاٹنے کی ضرورت پیش آتی ہے تاکہ ان کو آسانی سے کوٹا پیسا جا سکے۔یہ عمل ان سخت حصوں پر کیا جاتا ہے جو آسانی سے نہیں ٹوٹتے جیسے جڑیں، چھال لکڑی وغیرہ۔

تحمیص ۔(بریاں کرنا) اسکا مطلب یہ ہے دوا کو اسقدر بھونا جائے کہ وہ جل نہ جائے۔ اوراس میں خشکی آجائے ایسی بھونی ہوئی دوائیں محمص کہلاتی ہیں۔افیون محمص، آبریشم محمص

تشویہ۔اس کے معنی بھلبھلانا ہے۔اور جو چیز بھلبھلائی جاتی ہے وہ مشوّی کہلاتی ہے۔اسکے مختلف طریقہ ہیں۔

تجفیف ۔تر اور گیلی دواؤں کو سکھانا کہ وہ رطوبت سے پاک ہوجائیں۔اس کے حرارت چاہے سورج کی ہو یا آگ یا گرم تنور استعمال کیا جائے۔اس میں دوا جلنی نہیں چاہیئے۔

ترویق ۔(چلانا) یہ صاف کرنے کا عمل ہے۔اس میں دوا کو کسی کپڑے سے چھانا جاتا ہے۔تاکہ اس کے کثیف اجزاء صاف ہوجائیں۔اس میں صاف کی ہوئی چیز مروّق کہلاتی ہے۔جیسے آب برگ مکو سبز مروّق، آب برگ کاسنی سبز مروّق۔اسمیں سبزیوں کا پانی نچوڑ کر آگ پر رکھا جاتا ہے جس سے وہ پھٹ جاتا ہے۔چھاننے پر اس کے کثیف اجزاء الگ ہو

جاتے ہیں اور لطیف اجزاء الگ ہوجاتے ہیں انہی لطیف اجزاء کو استعمال کیا جاتا ہے۔

تحبیب ۔کبھی کبھی ادویہ کا باریک سفوف مشکل ہوتا ہے۔انکو دانے دار بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔کبھی کبھی دوا کا سفوف بننے کے باوجود دانہ دار بنانے کی ضرورت پیش آتی ہے اس کے لئے ادویہ کو پانی میں ابال کر دانہ دار بنایا جاتا ہے۔کبھی کبھی یہ لفظ گولی بنانے کی اصطلاح میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

تصویل۔(نتھارنا) یہ تصفیہ کا ایک طریقہ ہے۔اس میں ان ادویہ کو جو پانی میں نہیں گھلتی ہیں ان کے کثیف اجزاء کو الگ کردیتے ہیں۔اس میں اس مٹی کو پانی میں گھول لیا جاتا ہے۔ اس کے کنکر پتھر نہ گھلنے والے اجزاء نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔پھر اس پانی کو نتھار لیا جاتا ہے۔ اس سے اس کے کنکر پتھر الگ ہوجاتے ہیں۔

تبلور۔(قلمیں بنانا) بلور کی قلمیں قدرتی طور پر از خود بن جاتی ہیں۔خالص شورے کو اگر پانی میں گھول کر چھوڑ دیا جائے تو پانی تبخیر کے عمل سے اڑ جاتا ہے اور قلمیں رہ جاتی ہیں۔گندھک کو اگر پگھلا کر چھوڑ دیا جائے تو وہ قلمدار ہوجاتی ہے۔

تکلیس ۔ادویہ کو جلا کر چونے (کلس) جیسا بنانا تکلیس کہلاتا ہے۔اس کو کشتہ کرنا بھی کہتے ہیں۔اس میں اپلوں کی یا دوسرے طریقوں سے آنچ دی جاتی ہے۔اس عمل کے بعد حاصل ہونے والی چیز مکلس کہلاتی ہے۔

افشردہ۔اسکو عصارہ بھی کہا جاتا ہے۔یہ نباتات یا پھلوں کا نچوڑا ہوا پانی ہوتا ہے۔چاہے یہ رقیق شکل میں ہو یا خشک کرلیا جائے۔اگر کسی خشک ادویہ کا حاصل کرنا ہو تو اس میں پانی

ڈالکر کوٹ کر نچوڑ لیں اس سے بھی مواد حاصل ہو جاتا ہے۔

ارغا۔ (جھاگ اتارنا) اس عمل میں کسی نباتی عصارہ یا شہد کو صاف کیا جاتا ہے۔اس میں اس چیز کو جوش دیا جاتا ہے۔اس سے اس کی کثافتیں اوپر آ جاتی ہیں۔جو جھاگ کی شکل میں جمع ہو جاتی ہیں۔اس جھاگ کو جمع کر کے پھینک دیا جاتا ہے۔قند وغیرہ کے قوام اور سبز بوٹیوں کے رس کو بھی اسی طرح صاف کیا جاتا ہے۔

گل حکمت۔ (طین الحکمت) اس میں ایک خاص طریقہ سے مٹی تیار کی جاتی ہے۔گیلی مٹی میں روئی ملا کر اچھی طرح کوٹ لیا جاتا ہے۔جس سے وہ اچھی طرح مل جائیں۔اس طریقہ سے تیار کرنے پر مٹی آنچ یا گرمی سے پھٹنے نہیں پاتی۔

دھناب۔ یہ لفظ ابرک کے ساتھ آتا ہے۔یہ دو الفاظ دھان اور آب سے ملکر بنا ہے۔ ابرک کو دھناب کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ابرک کو دھان اور کوڑیوں کے ساتھ مضبوط کپڑے میں باندھ دیا جائے اور پانی کے اندر دونوں ہاتھوں سے خوب رگڑا جائے اس سے ابرک ریزہ ریزہ ہو کر کپڑے سے چھن کر پانی میں چلا جائیگا جب ابرک تہ نشین ہو جائے تو نتھار کر کام میں لائیں۔یہی ابرک محلوب بھی کہلاتا ہے۔

ذوی الاجساد۔ یہ عربی لفظ ہے یہ ان معدنیات کے لئے بولا جاتا ہے جو آگ پر پگھلتے ہیں اور پیٹ کر بڑھ سکتے ہیں۔جیسے سونا، چاندی، تانبا، لوہا، جست وغیرہ۔ان کو جسد اور دھات بھی کہا جاتا ہے۔

ذوی الارواح۔ ان ٹھوس چیزوں کو کہا جاتا ہے جن کو آنچ پر گرم کیا جائے تو ان کے اجزاء

بخارات بن کر اڑ جاتے ہیں گویا کہ ان کی روح نکل گئی ہو۔مثلاً گندھک، ہڑتال، سنکھیا، شنگرف وغیرہ۔

مطبوخ۔ (پکانا، ابالنا، جوشاندہ بنانا) جب ایک یا ایک سے زیادہ ادویہ کو پانی یا کسی مناسب عرق میں جوش دیا جاتا ہے۔اس کے بعد انکو مل چھانکر اسکا رقیق حصہ حاصل کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔

نقوع۔ نقع کے معنی بھگونے کے ہیں۔اسکو خیسانده بھی کہا جاتا ہے۔اس میں ایک یا چند دواؤں کو سادہ پانی یا عرق میں ایک خاص مدت کے لئے بھگویا جاتا ہے۔پھر اسکو مل کر یا بغیر ملے چھان لیا جاتا ہے۔حاصل شدہ سیال نقوع کہلاتا ہے۔

تدہین۔ (چرپ کرنا) اس میں خشک دوا کو روغن دار بنایا جاتا ہے۔اس مقصد کے لئے ہلیلہ کی تدہین اطریفلات میں شامل کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔اس کے لئے روغن بادام، روغن زرد، روغن کنجد وغیرہ مستعمل ہیں۔

شگفتہ۔ یہ فارسی لفظ ہے جس کے معنی کھلے ہوئے کے ہیں۔یہ ایسے کشتہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔جو آگ دینے پر پھول کر سفید، زرد یا سرخ ہو جاتا ہے البتہ سیاہ نہیں ہونا چاہیئے اور نہایت آسانی سے باریک ہو جاتا ہے۔

حلیب و ممزوج۔ ایک دوا دوسری دوا یا کسی سیال سے ملکر دودھ جیسی شکل اختیار کر لے۔اس کو حلیب کہا جاتا ہے۔اسکے لئے لعاب روغن آب مقطر وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔

کجلی۔ ہندی لفظ ہے۔ پارہ مصفی اور گندھک کو ملا کر ایک ساتھ اتنا کھرل کیا جائے۔ کہ کاجل کی طرح سیاہ رنگ کا سفوف بن جائے۔ اسکو کجلی کہا جاتا ہے۔ اسکی بہتر ہونے کی علامت یہ ہے کہ کھرل سے نہ چمٹے اور دستے کے نیچے آواز نہ دے آگ پر ڈالیں تو آواز نہ دے۔ بلکہ جل جائے۔

ذوی النفوذ۔ یہ عربی لفظ ہے۔ یہ وہ چیزیں کہلاتی ہیں جن سے ذوی الارواح اور ذوی الاجساد میں ارتباط پیدا کیا جاتا ہے۔ جیسے نوشادر، شورہ، پھٹکری وغیرہ۔

نغدہ۔ کسی سبز یا خشک بوٹی اور دوسری دوا کو پانی میں تر کر کے گھوٹ کر ٹکیہ جیسی بنالیں۔ یہی نغدہ، نگدہ یا لگدی کہلاتی ہے۔

چہار تخم۔ یہ فارسی لفظ ہے جو چار تخموں کے لئے بولا جاتا ہے۔ تخم کنوچہ، تخم ریحاں، تخم بارتنگ اور تخم اسپغول۔

چہار مغز۔ یہ فارسی لفظ ہے۔ جو چار مغزیات کے لئے بولا جاتا ہے مغز تخم خربزہ، مغز تخم تربوز، مغز تخم ککڑی، مغز تخم کدو۔

☆☆☆

ادویہ کی تدبیر

تدبیر و اصلاح سے مراد یہ ہے کہ ادویہ پر کوئی ایسا عمل کرنا کہ اس میں کوئی خوبی پیدا ہوجائے یا اسکی کوئی خاص برائی دور ہوجائے۔ اس چیز کو مدبر کہا جاتا ہے۔ دوا سازی میں بہت سی ادویہ مدبر کر کے شامل کی جاتی ہیں۔ اس کے لئے اور کئی اصطلاحات بھی بولی جاتی ہیں۔ جیسے تصفیہ اور مغسول بھی تدبیر کے ہی طریقہ ہیں۔

کچھ ادویہ کے مدبر کرنے کے طریقہ مذکور ہیں۔

اجوائن اور زیرہ سیاہ مدبر:۔ اجوائن یا زیرہ سیاہ کو تین شبانہ روز اس قدر سرکہ میں تر رکھیں کہ سرکہ کم سے کم چار انگل اوپر رہے۔ اس کے بعد اجوائن یا زیرہ سیاہ کو باہر نکال لیں اور خشک کر لیں۔ اس سے اجوائن یا زیرہ کی قوت نفوذ بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کے مضرت رساں اجزاء دور ہوجاتے ہیں۔

بہروزہ مدبر:۔ اسکو مدبر کرنے کے لئے ایک ہانڈی میں پانی لیکر آگ پر رکھیں اس پر ایک کپڑا باندھ دیں۔ اس کپڑے پر بہروزہ کے ٹکڑے رکھیں۔ بہروزہ گرمی پاکر پگھل جائے گا اور نیچے ہانڈی میں اکٹھا ہوگا۔ اس عمل کو پانچ یا سات بار کریں۔ اسطرح بہروزہ مدبر ہوجائیگا۔

بلادر مدبر:۔ اسکو بھلاواں بھی کہا جاتا ہے۔ اس کو مدبر کرنے سے اسکا عسل بھی حاصل ہوجاتا ہے۔ اسکو ایک گرم سنسی میں پکڑ کر دباتے ہیں جس سے اسکے اندر کی لیسدار رطوبت جو اس کا عسل ہوتا ہے جو عسل البلادر کہلاتی ہے الگ ہوجاتی ہے۔ اسکو بھی دواً استعمال کیا

جاتا ہے۔سنسی میں دباتے وقت یہ خیال رہے کہ عسل اور دھواں بدن کو نہ لگے کیونکہ اس سے بدن پر خارش یا آبلے پڑ سکتے ہیں۔

جمالگوٹہ (حب السلاطین) **مدبر:۔** جمالگوٹہ کو مدبر کرنے کے لئے اسکو پوٹلی میں باندھ کر اسکو دودھ میں پکائیں اور دھوکر اسکا چھلکا اتار دیں اس کی دالوں کے بیچ کا پتہ نکال دیں اس کے اندر ہی مضرت کے اجزاء ہوتے ہیں۔

چاکسو مدبر:۔ اسکو مدبر کرنے کے لئے چاکسو کو پوٹلی میں باندھ کر بادیان (سونف) کے پانی میں پکا کر چھیل لیں اس کے بعد خشک کر کے استعمال میں لائیں۔

سقمونیا مدبر:۔ اس کو سیب یا بہی میں جوف بنا کر اندر رکھتے ہیں۔اس کے اندر سفید تل بھی بھر دیں پھر اسی ٹکڑے سے بند کر دیں اور آٹے کو اوپر سے لپیٹ دیں۔اور اوسط گرم تنور میں رکھیں۔جب آٹا سرخ ہوجائے تنور سے نکال کر آٹا الگ کریں اور سقمونیا اندر سے نکال لیں اور استعمال میں لائیں۔اسکو سقمونیا مشوّیٰ یعنی بھلبھلایا ہوا کہا جاتا ہے۔

سنکھیا (سم الفار) **مدبر:۔** اسکو مدبر کرنے کے لئے اس کو پیس کر چرچٹے کی راکھ کے مقطر پانی میں ڈالیں اور اسقدر پکائیں کہ خشک ہوجائے۔

غاریقون مدبر:۔ اسکو مدبر کرنے کے لئے تاروں کی چھلنی میں رگڑ کر چھانیں کہ اس کے سخت ریشے الگ ہوجائیں اس عمل کو مغربل کہا جاتا ہے۔اس کے سخت ریشے ہی مضر ہوتے ہیں۔

کچلہ۔(اذاراقی) **مدبر:۔** اسکو مدبر کرنے کے لئے پہلے ایک ہفتہ پانی میں بھگو کر رکھیں

پانی روزانہ بدلتے رہیں۔پھر اس کو گوندھے ہوئے آٹے میں سات دن کے لئے دبا دیں پھر دھوکر چھیل لیں اور دھاگے میں پرولیں اس لڑی کو دودھ کے برتن میں اسطرح لٹکائیں کہ پینڈے سے نہ لگے اسکو اتنا ابالیں کہ دودھ خشک ہوجائے۔کچلہ نکالکر گرم پانی سے دھولیں اور سوہان (ریتی) سے برادہ کرلیں اور کام میں لائیں۔

گندھک مدبر (تصفیہ کبریت)**:۔** اسکو مدبر کرنے کے لئے نصف ہانڈی دودھ لیں اس ہانڈی پر کپڑا باندھ لیں اس کپڑے پر گندھک کو نیم کوفتہ کر کے رکھیں اور اس پر ایک ایسا برتن رکھیں کہ اسکو ڈھانک لے اور اس پر آگ رکھی جاسکے۔آگ رکھنے سے گندھک پگھل کر نیچے ہانڈی میں جمع ہوجائیگی۔اسکو نکال کر استعمال کریں۔

سیماب مدبر:۔ اسکو کئی طریقوں سے مدبر کرتے ہیں۔ارنڈ کے پتوں کا پانی لیکر اس میں پارہ ڈالکر اس قدر کھرل کریں کہ اس کی سیاہی اتر جائے۔پھر یہ پانی نکالکر مکو کے پتوں کا پانی نکال کر اس میں کھرل کریں کہ صاف ہوجائے۔دوسرا طریقہ ترپھلہ کے پانی میں کھرل کرنے کا ہے۔اسکو چالیس بار دبیز کپڑے سے چھانکر بھی صاف کیا جاتا ہے۔

عنسل لک:۔ لاکھ کو لکڑی و تنکوں وغیرہ سے صاف کریں۔اور پیسیں۔پیستے وقت ریوند اور اذخر کا جوشاندہ تھوڑا تھوڑا شامل کرتے جائیں۔اسکے بعد نتھار لیں اور جو تہ میں باقی رہے اسکو پھر اسی طرح پیسیں پھر جو تہ نشیں ہو اسکو حاصل کر کے استعمال میں لائیں۔

☆☆☆

عمل تصفیہ

تصفیہ۔علم الصید لہ میں کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔اسکا مطلب چھاننا یا صاف کرنا ہوتا ہے۔جب کسی دوا کو اس کے فاسد اور ملاوٹی اجزا ٔسے صاف کرتے ہیں تو اس کو مصفّیٰ کہا جاتا ہے۔دواؤں کو صاف کرنے کے طریقے الگ الگ ہیں۔

سیماب مصفی:۔پارہ مدبر دیکھئے۔ **گندھک مصفی**:۔گندھک مدبر دیکھئے۔

سلاجیت مصفی:۔سلاجیت کو صاف کرنے کے دو طریقے ہیں

(۱) خالص پانی یا آب ترپھلہ (ہلیلہ بلیلہ اور آملہ) کو نیمکوب کر کے چار گنا پانی میں بھگو کر چند گھنٹے بعد پانی حاصل کریں) میں گھول کر رکھ دیں تا کہ تلچھٹ نیچے بیٹھ جائے اور پانی کو نتھار لیں اس پانی کو آگ پر پکائیں کہ غلیظ ہوجائے۔اسکو خشک کر لیں اور کام میں لائیں۔اسکو ست سلاجیت آفتابی کہتے ہیں۔

(۲) خالص پانی یا آب ترپھلہ (ہلیلہ بلیلہ اور آملہ) کو نیمکوب کر کے چار گنا پانی میں بھگو کر چند گھنٹے بعد پانی حاصل کریں) میں گھول کر مٹی کے کورے برتن میں رکھ دیں تا کہ تلچھٹ نیچے بیٹھ جائے اور پانی کو نتھار لیں اس پانی کو دھوپ میں رکھیں کہ غلیظ ہوجائے۔اسکو خشک کر لیں اور کام میں لائیں۔اسکو ست سلاجیت آبی کہتے ہیں۔

خراطین (کیچوئے) مصفی:۔خراطین کو چھاچھ جس میں نمک ملایا گیا ہو ڈالدیں کیچوئے تمام مٹی چھاچھ میں نکال دیں گے اسکے بعد صاف کر لیں اور خشک یا جیسے استعمال کرنے ہوں کریں۔

عسل مصفیٰ:۔شہد کو صاف کرنے سے مراد ہے۔شہد کو آگ پر گرم کریں کہ اسکی میل اوپر آجائے اسکو آگ سے اتار کر رکھ دیں اور میل اتار لیں۔یہی شہد مصفی ہے۔

سفوف سازی کے احکام واصول

سفوف بنانے کے لئے کچھ احکامات ذہن میں رہنے چاہیئں یہ درج ذیل ہیں۔

(۱) اگر سفوف میں جواہرات وحجریات شامل ہوں تو ان کو علحدہ علحدہ کھرل کریں اسکے بعد باقی ادویہ کے سفوف میں شامل کریں۔

(۲) اگر سفوف میں زعفران کافور جیسی ادویہ شامل ہوں تو ان کو کسی مناسب عرق یا پانی میں حل کریں اگر خشک ہی استعمال کرنا ہو تو پہلے ادویہ کا سفوف کریں بعد میں زعفران یا کافور ملا کر اسقدر کھرل کریں کہ وہ باریک ہو کر دوا کے اجزا ٔسے اچھی طرح مل جائے۔

(۳) اگر سفوف کے اندر شورہ جیسے جاذب اجزا ٔہوں تو اسکو سفوف میں ملا کر ایسی شیشی میں رکھیں جسمیں ایک چونے کی پوٹلی لٹکائی گئی ہو۔

(۴) اگر سفوف میں مغزیات شامل ہوں تو ان کو الگ الگ سفوف کریں۔اور بعد میں ملالیں۔

(۵) اگر سفوف معدہ میں استعمال کیا جانا ہے تو کچھ اطبا زیادہ باریک نہ کرنے کی ہدایت کرتے ہیں لیکن کچھ باریک کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

دواساز کے فرائض

صیدلہ جزیہ میں عطار کی اہمیت بہت زیادہ ہے اسلئے اس کے کچھ فرائض ہیں جن کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

دواخانہ کو آراستہ کرنا۔دواخانہ کو آراستہ کرنا اپنی خود اہمیت کا حامل ہے۔کیونکہ اس کا

مریض کے اوپر اچھا اثر پڑتا ہے۔

صفائی و پاکیزگی۔ صفائی اور پاکیزگی کا دواخانہ میں ہونا بہت ضروری ہے۔دواخانہ کے تمام آلات اور دوسرا سامان صاف ہو۔دواخانہ کو مکھیوں سے صاف رکھیں۔

دواخانہ میں دواؤں کی ترتیب۔ اس سے بہت سی آسانیاں ہوتی ہیں دواؤں کی ترتیب اپنی آسانی کے لئے کر لینی چاہئے یعنی مرکبات کو ایک طرف رکھیں اور مفردات کو ایک طرف رکھیں اس میں بھی ایک نظم رہے کہ معاجین لعوقات عرقیات حبوب وغیرہ ہر ایک کو ترتیب سے رکھیں تا کہ مریض کو دوا دیتے وقت دیر نہ ہو اور پریشانی بھی نہ ہو۔

نسخہ بندی۔ نسخہ بندی سے مراد نسخہ باندھنا ہے۔عطار مریض کو وہ نسخہ جو طبیب لکھتا ہے اسکو ہدایت کے مطابق باندھ کر دیتا ہے۔اسکے لئے عطار کو فرض شناسی سے کام کرنا چاہیئے اور وہی کرنا چاہیئے جو ہدایت کی گئی ہے۔اس کے لئے درج ذیل باتیں ذہن میں رکھنی چاہیئے۔

(۱) نسخہ باندھنے سے پہلے عطار اسکو پوری طرح پڑھے۔اور نسخہ باندھتے وقت سامنے رکھے تا کہ اسے بخوبی دیکھتا رہے۔

(۲) اگر نسخے میں کوئی ایسی دوا شامل ہو جو دواخانے میں موجود نہ ہو تو اس کی جگہ اپنی مرضی سے دوا شامل نہ کرے بلکہ طبیب سے پوچھ کر ہی دوا کم یا زیادہ کرے۔

(۳) اگر نسخہ میں دوا کا نام مشکوک ہو تو اپنی طرف سے کچھ نہ کرے بلکہ طبیب سے پوچھ کر ہی دوا کم یا زیادہ کرے۔

(۴) اگر نسخہ میں کسی سمّی ادویہ کا وزن غیر مناسب لگے تو طبیب سے پوچھ کر دوا دے۔

(۵) اگر نسخہ میں کچھ بے قاعدگی نظر آئے تو طبیب سے پوچھ لے۔

(۶) نسخہ میں لکھی گئی دوائیں وزن کے مطابق ہی دی جانی چاہیئے اپنی مرضی سے وزن کم یا زیادہ نہ کرے۔

(۷) ادویہ کے ساتھ کچھ ہدایات لکھی ہوتی ہیں انکو اچھی طرح سمجھ کر ان ہدایات کے مطابق نسخہ باندھنا چاہیئے۔جیسے مقشر، منقیٰ، مقرض، مغربل، پاشیدہ، نیمکوفتہ، مجوف، مسلّم، محرق، بریاں، مصفٰے وغیرہ۔

(۸) نیم منجمد، شربت وغیرہ کو صاف برتن میں رکھ کر دیں۔

(۹) جن مرکبات میں سرکہ یا ترش اجزا شامل ہوں ان کو دھات کے ظروف میں نہ رکھیں اور نہ مریض کو دیں۔

(۱۰) اگر کسی نسخہ میں جوشاندہ وغیرہ ہو اور اس میں شربت شامل کرنا ہو تو اس کو الگ الگ دینا چاہیئے۔

(۱۱) عطار کو چاہیئے کہ مریض کو استعمال کرنے کی ترکیب ضرور سمجھا دے۔دوا اندرونی استعمال کی ہے یا بیرونی استعمال کی ہے۔ان کو الگ الگ باندھنا چاہیئے۔اندرونی استعمال کی دواء کب اور کیسے استعمال کی جاتی ہے۔اور بیرونی استعمال کی کب اور کیسے استعمال کی جاتی ہے۔اسکی ہدایت بھی دینی چاہیئے۔

☆☆☆

آلات دواسازی

ادویہ کی تیاری میں آلات کا استعمال کیا جاتا ہے ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

آلات سحق

سحق سے مراد ادویہ کا سفوف بنانا ہے۔اس میں کچھ خاص آلات استعمال کئے جاتے ہیں۔

کھرل۔ یہ کشتی نمایا گول ہوتی ہیں یہ پتھر، چینی یا شیشے کی ہوتی ہیں۔ کچھ نرم پتھر کی اور کچھ سخت پتھر کی ہوتی ہیں۔ انکا استعمال مختلف ادویہ کا سفوف کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ کچھ کھرل کا نرم ادویہ کا سفوف بنانے کے لئے اور کچھ کا سخت ادویہ کا سفوف کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔کھرل مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔

سنگ مرمر۔ اس میں زعفران اور دوسری خوشبودار ادویہ کا سفوف کرتے ہیں۔

سنگ سیاہ۔ یہ زیادہ سخت نہیں ہوتی اور اس میں حجریات کا سفوف نہیں کیا جاتا ہے۔

سنگ موسیٰ۔ یہ سنگ سماق سے کم سخت ہوتی ہے۔اس میں حجریات کا سفوف نہیں کیا جاتا ہے۔

سنگ خارہ۔ یہ بھی سنگ سماق سے کم سخت ہوتی ہے۔اس میں حجریات کا سفوف نہیں کیا جاتا ہے۔ اگر ان میں حجریات کا سفوف کیا جاتا ہے تو ان کا پتھر گھس کر اس میں شامل ہو جاتا ہے اور وزن بڑھا دیتا ہے۔

سنگ سماق۔ سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔اس میں حجریات اور دوسرے سخت پتھروں کا سفوف کیا جاتا ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی دوسری کھرل بنائی جاتی ہیں۔ جیسے شیشے کی کھرل چینی مٹی کی کھرل ان سے بھی خوشبودار ادویہ اور نرم ادویہ کا سفوف کیا جاتا ہے۔ یشب جواہر مہرہ کی کھرل بھی بنائی جاتی ہین ان میں ان ادویہ کا سفوف کیا جاتا ہے جن میں ان ادویات کو یعنی یشب جواہر مہرہ وغیرہ کو شامل کرنا ہوتا ہے۔

ہاون دستہ۔ اس سے بھی ادویہ کا سفوف کیا جاتا ہے۔ خاص طور سے نباتی ادویہ کو نیمکوب کرنے یا سفوف بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ آج کل پاور سے چلنے والے ہاون دستہ بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔

سل بٹہ۔ اس سے بھی ادویہ کا سفوف کیا جاتا ہے۔ اس میں بہت ہی نرم چیزیں جیسے مغزیات وغیرہ کا شیرہ بنانے معاجین میں گلقند مربیٰ وغیرہ شامل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

آلات تصعید

عمل تصعید ایک ایسا طریقہ ہے جس میں دوا کا جوہر حاصل کیا جاتا ہے۔ اس میں دو تنگ منہ کی ہانڈی لیتے ہیں ان میں سے ایک میں دوا رکھتے ہیں اور دونوں کے منہ ملا کر بند کر دیتے ہیں ان کو اوپر نیچے یا برابر میں رکھا جا سکتا ہے ادویہ والی ہانڈی کے نیچے ضرورت کے مطابق آنچ دیتے ہیں اور دوسری ہانڈی پر ٹھنڈے پانی سے بھیگا کپڑا رکھتے ہیں۔ آنچ سے دوا کا جوہر اڑ کر دوسری ہانڈی میں آتا ہے اور ٹھنڈک پا کر اندرونی سطح پر جم جاتا ہے۔ جو عمل ختم ہونے کے بعد حاصل کر لیا جاتا ہے۔

آلات تقطیر

ان آلات کی مدد سے عرقیات حاصل کئے جاتے ہیں ان میں سے کچھ خاص یہاں بیان کئے جارہے ہیں۔

قرع انبیق ۔ یہ دوالفاظ سے مرکب ہے۔قرع کے معنی کدو کے ہیں اسکو دیگ کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو گول کدو کی طرح ہوتا ہے۔اس میں دوا بھری جاتی ہے۔انبیق وہ مخصوص ڈھکن ہوتا ہے جہاں بخارات پہونچ کر ٹھنڈے ہوتے ہیں اس میں دوٹونٹیاں ہوتی ہیں ایک ٹونٹی سے عرق نکل کر پانی کی شکل میں جمع ہو کر ٹپکتا ہے اسے جمع کر لیا جاتا ہے۔دوسری کے ذریعہ پانی نکالا جاتا ہے۔اس میں ایک قابلہ ہوتا ہے جس میں عرق جمع کیا جاتا ہے۔

حمام ناریہ۔اس میں دوا کو سیدھی آنچ نہیں دیتے ہیں بلکہ نل بھبکہ یا قرع انبیق کی دیگ کو کسی کڑاہی میں رکھتے ہیں جسمیں پانی ہوتا ہے اس سے وہ ا آنچ سے جلنے نہیں پاتی ہے اور بہتر عرق حاصل ہوتا ہے۔آج کل واٹر باتھ کے نام سے استعمال ہوتا ہے۔

دیگ بھبکہ ۔اسکو نل بھبکہ بھی کہا جاتا ہے اسمیں ایک دیگ ہوتی ہے جسمیں دوا بھری جاتی ہے۔ایک گنبد نما ڈھکن ہوتا ہے جس میں ایک سوراخ ہوتا ہے جس میں پائپ (نل، نیچر) کا ایک سرا لگایا جاتا ہے۔اس پائپ میں کہنی رہتی ہے جس سے اس ایک سرا نیچے کی طرف ہوتا ہے اس کا تعلق قابلہ سے کر دیتے ہیں جو ایک پانی سے بھرے برتن میں رکھا ہوتا ہے۔ دیگ کے نیچے آگ جلائی جاتی ہے۔ وہاں سے بخارات قابلہ میں آتے ہیں اور

ٹھنڈک سے پانی بن جاتی ہے

تعریق لولبی ۔(ناڑی جنتر) اس میں نل بھبکہ کی طرح آلات ہوتے ہیں فرق یہ ہے کہ پائپ کا دوسرا سرا جو قابلہ کی طرف آتا ہے وہ پیچدار ہوتا ہے اور ایک ٹھنڈے پانی سے بھرے برتن سے گزرتا ہے۔جب بھاپ اس پائپ سے گزرتی ہے تو ٹھنڈی ہو کر پانی کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور قابلہ میں جمع ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

قدیم وجدید اوزان کا تقابل

علم الصیدلہ میں دواؤں کی تیاری میں اکثر ناپ تول کی ضرورت پیش آتی ہے۔مرکبات کی کتابوں میں یہ اوزان دئے گئے ہیں لیکن یہ اوزان قدیم پیمانوں میں ہیں ان کو آج کے رائج پیمانوں میں بدلنا ضروری ہے ورنہ ان کو سمجھنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہوگا اس لئے ان کو انکے مساوی پیمانوں میں بیان کیا جارہا ہے۔

حبہ=۱رتی	۸چاول =۱رتی
قمحہ =۱/۲رتی	۸رتی =۱ماشہ
دانگ =۳۳/۴	۱۲ماشہ = ۱تولہ
شعیرہ =۱/۲رتی	۵تولہ =۱چھٹانک
درم =۳ ۱/۲رتی	۱مثقال =۴ ۱/۲ماشہ
۱۵ ملی گرام =۱چاول	۱رطل =۱/۲تولہ
۱۲۵ ملی گرام =۱رتی	۲۵ ملی لٹر =۲تولہ
۲۵۰ ملی گرام =۲رتی	۶۰ ملی لٹر =۵تولہ
۵۰۰ملی گرام =۴رتی	۱۲۰ملی لٹر =۱۰ تولہ
۱۰۰۰ ملی گرام =۱گرام=۱ماشہ	۲۵۰ ملی لٹر =۲۰ تولہ
۱۲ماشہ =۱گرام	۵۰۰ ملی لٹر =۴۰ تولہ
۱۲گرام =۱تولہ	۱۰۰۰ملی لٹر =۸۰ تولہ =۱لٹر
۱۲ ملی لٹر =۱تولہ	

قرابادین

قرابادین کی تعریف ۔قرابادین ایک ایسی کتاب ہے جو ماہرفن کے ذریعہ ترتیب دیجاتی ہے۔جس میں مرکبات کے اجزائے ترکیبی مواد ادویہ کے تحلیل وتجزیہ کا طریقہ درج ہوتا ہے ادویہ کے افعال خواص ان کی مقدار خوراک وغیرہ درج ہوتی ہے۔ یہ کتاب گورنمنٹ کی طرف سے مستند ہوتی ہے۔

قرابادین کی اہمیت ۔قرابادین کی اپنی ایک اہمیت ہے۔اس سے ادویہ کے بنانے کے طریقوں کا پتہ چلتا ہے اس سے ادویہ کے معیاری ہونے کا اعتبار ہوتا ہے۔اس سے مقدار خوراک صحیح طور سے پتہ چلتی ہے۔ادویہ کی صحیح ترکیب کا پتہ چلتا ہے جس سے دوا کے بنانے میں کسی بھی غلطی کا امکان ختم ہوجائے۔اس کی سرکاری حیثیت ہوتی ہے اسطرح دوا معیاری تیار کی جاتی ہے۔

مشہور قرابادین اورانکے مصنفین کے نام

قرابادین قادری ۔ایک مشہور قرابادین ہے اسکے مصنف کا نام حکیم اکبرارزانی ہے۔

قرابادین اعظم ۔ایک مشہور قرابادین ہے اسکے مصنف کا نام حکیم اعظم خاں ہے۔

بیاض کبیر ۔ایک مشہور قرابادین ہے یہ قرابادین کی کڑی کی آخری کتاب ہے۔اسکے مصنف کا نام علامہ کبیرالدین ہے۔

قرابادین بقائی ۔ایک مشہور قرابادین ہے اسکے مصنف کا نام حکیم بقاءخاں ہے۔

نیشنل فارمولری آف یونانی میڈیسن ۔یہ قرابادین گورنمنٹ آف انڈیا نے چھپوائی ہے۔

مرکبات کی ترکیب تیاری اجزاءافعال ومواقع استعمال

اطریفل صغیر

نفع خاص۔مقوی دماغ،نافع بواسیر

جزٔ خاص۔ہلیلہ جات (ہلیلہ سیاہ،ہلیلہ کابلی،ہلیلہ زرد)

اجزأوطریقہ تیاری۔پوست ہلیلہ کابلی، پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، پوست بلیلہ، آملہ منقیٰ کو برابرلیکرسفوف بنائیں اورروغن بادام یاروغن زرد میں چرب کریں وزن کے دوگنی یا تین گنی شکر کے قوام میں شامل کریں۔

مقدارخوراک۔۱۰گرام بوقت خواب۔

جوارش آملہ

نفع خاص۔ضعف معدہ میں فائدہ کرتی ہے۔

جزٔ خاص۔آملہ

اجزأوطریقہ تیاری۔آملہ ۱۰۰ گرام لے کر چوبیس گھنٹہ دودھ میں بھگوئیں پھر آملہ کو پانی میں دھوئیں اور پھر دوسرے پانی میں جوش دیں پھرمل چھان کر ایک کلوشکر کے قوام میں ملائیں۔

مقدارخوراک۔۶۔۱۰گرام

خمیرہ گاؤزباں

نفع خاص۔مقوی قلب ودماغ ہے۔بینائی میں فائدہ کرتا ہے۔خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔

جزءخاص۔گاؤزباں

اجزاءوطریقہ تیاری۔برگ گاؤزباں ۳۰ گرام گل گاؤزباں، کشنیز خشک، آبریشم خام مقرض، بہمن سرخ وسفید، صندل سفید، تخم بالنگو، تخم فرنجمشک، بادرنجبویہ، ہرایک ۱۰ گرام رات کو دولٹر پانی میں بھگوکرصبح جوش دیکر صاف کریں اورشکرایک کلواورشہد ۲۵۰ گرام ملاکر قوام تیارکریں پھرگھونٹ لیں کہ سفید ہوجائے۔

مقدارخوراک۔۵سے۱۰ گرام ہمراہ عرق گاؤزباں ۱۲۵ ملی لٹر کے ساتھ۔

حب سورنجان

نفع خاص۔وجع المفاصل،نقرس،عرق النسأ اور عصبی دردوں میں مفید ہے۔ **جزء خاص۔**سورنجان

اجزاءوطریقہ تیاری۔صبر، پوست ہلیلہ زرد،سورنجان شیریں،ہموزن کوٹ چھان کر پانی یا آب ادرک میں گولیاں بنائیں۔

مقدارخوراک۔۲۔۳ گولی صبح شام

سفوف برص

نفع خاص ۔ برص اور بہق میں مفید ہے۔

جزءخاص ۔ باپچی

اجزاء وطریقہ تیاری۔تخم پنواڑ، باپچی، پوست درخت انجیر دشتی، درخت نیم کی اندرونی چھال کوکوٹ چھان کر سفوف حاصل کریں۔

مقدار خوراک ۔ ۵ گرام سفوف رات کو پانی میں بھگو کر صبح اسکا زلال پئیں۔اور پھوک پیس کر نشانوں پر لگائیں۔

سفوف حابس

نفع خاص ۔ جریان دم اور سیلان الرحم میں مفید ہے۔

جزءخاص ۔ دم الاخوین

اجزاء وطریقہ تیاری ۔ گیرو، سنگ جراحت، دم الاخوین، کشتہ بسد برابر برابر مقدار میں لیکر سفوف بنائیں۔

مقدار خوراک ۔ ۶ گرام صبح وشام

عرق بادیان

نفع خاص ۔ معدہ جگر گردہ ومثانہ کا تنقیہ کرتا ہے۔

جزءخاص ۔ بادیان

اجزاء وطریقہ تیاری ۔ بادیان ۲۵۰ گرام بیس گنا پانی میں بھگوئیں اور ۲ لٹر عرق کشید کریں۔

مقدار خوراک ۔ ۱۲۵ ملی لٹر

عرق گاؤزباں

نفع خاص ۔ مقوی قلب جگر اور دماغ ہے۔سوداوی امراض میں مفید ہے۔

جزءخاص ۔ برگ گاؤزبان

اجزاء وطریقہ تیاری ۔ برگ گاؤزباں کو بیس گنا پانی میں ۲۴ گھنٹہ بھگوئیں اور ایک تہائی عرق کشید کریں۔

مقدار خوراک ۔ ۱۲۵ ملی لٹر

لعوق کتاں

نفع خاص۔بلغمی کھانسی اور ضیق النفس میں مفید ہے۔

جزءخاص۔تخم کتاں

اجزاءوطریقہ تیاری۔لعاب تخم کتاں۔آدھا لٹر میں قند سفید اور شہد خالص ہر ایک ایک کلو شامل کر کے قوام بنائیں۔

مقدار خوراک۔۱۰ سے ۲۰ گرام

معجون اذاراقی

نفع خاص۔ وجع المفاصل،نقرس،عرق النسأ فالج اور امراض عصب میں عام طور سے مفید ہے۔

جزءخاص۔اذاراقی (کچلہ)

اجزاءوطریقہ تیاری۔کچلہ مدبر ۲۰ گرام، برگ گاؤزباں ۱۵ گرام،اسطوخودوس، کتیرا، نارجیل،مغز چلغوزہ، ہر ایک ۱۲ گرام، دانہ ہیل خورد، زرنباد،شقاقل،صندل سفید، آملہ مقشر، ہلیلہ سیاہ، ہر ایک ۹ گرام،عود ہندی،قرنفل، ہر ایک ساڑھے چار گرام کوٹ چھان کر سہ چند شہد کے قوام میں ملائیں۔

مقدار خوراک۔۳ سے ۵ گرام

شربت عناب

نفع خاص۔کھانسی،سینہ کے درد،فساد خون کے علاوہ چیچک میں اسکا استعمال مفید ہے۔

جزءخاص۔عناب

اجزاءوطریقہ تیاری۔عناب نصف کلو نیم کوب کر کے چار گنا پانی میں جوش دیں مل چھان کر قند سفید ڈیڑھ کلو شامل کر کے قوام بنائیں۔

مقدار خوراک۔۲۰ ملی لٹر

☆☆☆

مشہور یونانی اطبّا کے کارنامے اور اہمیت

جالینوس

اس کا زمانہ ۱۳۰ء کا ہے۔ کچھ نے ۹۵ء بتایا ہے۔ یہ قسطنطنیہ کے شہر فرغالوس میں پیدا ہوا تھا۔ یہ نہایت خوبصورت اور خوش مزاج تھا اس کی عادتوں میں موسیقی سننا اور خوشبو لگانا شامل تھا۔

اس نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی جو کہ علوم ہندسہ اور ریاضی میں ماہر تھے اسنے خواب میں دیکھا کہ اسکو طب پڑھنے کا حکم ملا ہے تب اس نے طب پڑھنا شروع کیا اور جلدی ہی اس کا ماہر ہو گیا۔ وہ پڑھنے کا اتنا شوقین تھا کہ اسکول سے واپسی پر راستے میں ہی اس دن کا سبق یاد کرلیا کرتا تھا۔

وہ ایک مشہور طبیب تھا اور مشہور معالج تھا وہ تشریح اور منافع الاعضاء کا ماہر تھا۔ اس نے انسانی جسم کے تقریباً سبھی حصوں ہڈیوں عضلات اعصاب دماغ پھیپھڑے قلب وغیرہ کی تشریح کی۔ اس نے اعصاب کے مختلف افعال کو بتایا۔ اس نے تنفس کے متعلق تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اسنے بتایا کی گردوں کے مخصوص عمل سے پیشاب بنتا ہے۔ اس نے اپنے تجربے مطالعے اور تحقیق کو تحریر میں لانا شروع کیا اور اسنے تصنیف کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کی بہت سی تصانیف ہیں

کتاب العظام۔ یہ ہڈیوں سے متعلق ہے

کتاب العصب۔ یہ اعصاب سے متعلق ہے

کتاب العروق۔ یہ عروق سے متعلقہے

کتاب اضاف الحیات

کتاب الفرق

کتاب فی الفعل

جابر بن حیان

اس کا پورا نام جابر بن حیان بن عبداللہ الکوتی ہے۔ یہ خراسان کا رہنے والا تھا ۳۷ء میں پیدا ہوا اور اسکا انتقال ۸۳۱ء میں ہوا اور یہی تاریخ وفات زیادہ صحیح مانی جاتی ہے۔ اسکے والد عطار تھے اسنے خود طب کا پیشہ اختیار کیا۔ اسکو عربی کیمیا کا بابا آدم کہا جاتا ہے۔ اسنے بہت سی کتابیں لکھیں کچھ ماہرین کے مطابق اسنے ۱۰۰ کتابیں لکھیں اور کچھ ماہرین کے مطابق اسنے ۲۰۰ کتابیں لکھیں اس کی زیادہ کتابیں کیمیا سے متعلق ہیں۔ اس کو عربی دور کا عظیم ترین کیمیاں داں کہا جاتا ہے۔

کارنامے:۔ اسنے کیمیا گری سے متعلق بہت کام کئے۔ اور بہت سے کارنامے انجام دیئے۔

اسنے قرع انبیق کا تعارف کرایا۔

عمل تصعید عمل تبخیر کو ایجاد کیا

اسنے تیزاب بنائے۔

اسنے بتایا کہ تانبے لوہے اور مادی اجزاء کو ملا کر سونا بنایا جا سکتا ہے۔

اس نے پارہ اور گندھک کی نمایاں حیثیت کو بتایا۔

اس نے دھاتوں کو مختلف قسموں میں تبدیل کیا۔

عمل تکلیس کے نظریہ کو واضح شکل دی۔

نجیب الدین سمرقندی

اس کا نام نجیب الدین محمد بن عمر سمرقندی تھا۔ یہ فاضل اور بڑا طبیب تھا۔ جب تاتاریوں نے ہرات کو فتح کیا اور قتل غارت گری کی تو اسی میں یہ قتل ہو گیا تھا۔

تصانیف:۔اس کی بہت سی تصانیف ہیں

(۱) کتاب اغذیۃ المرضیٰ۔اس میں امرض کے مطابق ضروری غذاؤ کا تذکرہ ہے۔

(۲) کتاب اسباب و علامات۔ اسکو اس نے اپنے لئے مرتب کیا تھا۔اور اس کا ماخذ قانون شیخ، کامل الصناعہ اور معالجات بقراطیہ ہے۔اس کتاب کو اسنے الغ بیگ کو معنون کیا تھا اسی کا ترجمہ حکیم اکبر ارزانی نے طب اکبر کے نام سے کیا۔

(۳) کتاب قرابادین کبیر

(۴) کتاب قرابادین صغیر۔اس کا قلمی نسخہ علیگڑھ کی لائبیریری میں موجود ہے۔

حکیم اعظم خاں

حکیم اعظم خاں رامپور یوپی کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد حکیم شاہ اعظم خاں مشہور طبیب تھے۔ان کا سن ولادت ۱۲۱۱ھ ہے۔حکیم صاحب نے نواب دولہا جو کہ بھوپال کے نواب تھے کے یہاں تیس روپیہ ماہوار پر ملازمت کی وہ نواب دولہا کے معالج بھی تھے۔ایک بار انھوں نے نواب دولہا کو قید سے رہا کرادیا تو انکو بھی نظر بند کردیا گیا بعد میں نواب دولہا پھر نواب ہوئے تو حکیم صاحب کو ۲۰۰ روپیہ ماہانہ اور ۱۰۰ روپیہ پالکی کے ملنے لگے۔حکیم صاحب

نواب واجد علی شاہ کے دور میں لکھنؤ گئے۔حکیم صاحب اندور حکومت کے صدر کورٹ بھی رہے۔

حکیم صاحب ۱۸۸۲ء میں جب رامپور واپس آئے تو نواب خلد آشیاں بہادر نے اپنی جیب سے مکان و جائداد کا انتظام کیا اندور حکومت کی جانب سے ۲۵۰ روپیہ ماہوار کی تنخواہ تا حیات ملتی رہی۔حکیم صاحب کا انتقال اندور میں ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔حکیم صاحب نے اپنی زندگی میں طب کی بہت زیادہ خدمت کی انھونے بہت سی کتابیں لکھیں جن میں سے کچھ ذیل ہیں۔

محیط اعظم۔مفردات سے متعلق کتاب ہے اور چار جلدوں میں ہے۔

اکسیر اعظم۔معالجات سے متعلق کتاب ہے یہ کتاب بھی چار جلدوں میں ہے۔

رموز اعظم۔معالجات سے متعلق کتاب ہے یہ کتاب دو جلدوں میں ہے۔

قرابادین اعظم۔مرکبات کی کتاب ہے اور قرابادین کی حیثیت رکھتی ہے۔

نیر اعظم۔نبض کے متعلق ہے۔

لغات طبیہ۔یہ ایک طبی لغت ہے اور چھپی نہیں ہے یہ قلمی نسخہ ہے۔

حکیم اجمل خاں

حکیم اجمل خاں دلی کے مشہور خاندان خاندان شریفی سے تعلق رکھتے تھے۔حکیم صاحب ۱۸۶۴ء میں پیدا ہوئے ان کے والد کا نام حکیم محمود خاں ہے۔ابتدائی اردو کی

تعلیم کے بعد قرآن مجید حفظ کیا حکیم صاحب نے فارسی عربی کی تعلیم بھی حاصل کی ۔
حکیم صاحب نے طب کی ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور آگے چل کر بہت زیادہ مہارت حاصل کی ۔آپ کے عادت اور اطوار بہت ہی پاکیزہ تھے۔اپکے متعلق لارڈ ہارڈنگ کہا کرتا تھا کہ آپ دلّی کے بے تاج بادشاہ ہیں۔حکیم صاحب نو برس تک رامپور کے سرکاری طبیب بھی رہے۔

حکیم صاحب کا مطب دلّی کا مشہور مطب تھا جس میں سستی اور مفید ادویہ ملتی تھیں حکیم صاحب کی تشخیص قارورہ اورنبض پر ہوا کرتی
تھی۔حکیم صاحب نے طب کی جو خدمات کیں وہ کسی بھی طرح بھلائی نہیں جا سکتی ہیں۔

انھوں نے تعلیمی وتحقیقی ادارے کو قائم کیا جو آج کل آیورویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج قرول باغ ہے۔

طب میں تحقیقی کمیٹی کا قیام حکیم صاحب کا دوسرا بڑا کارنامہ تھا۔حکیم صاحب نے طب میں ریسرچ کی شروعات کی اور سب سے پہلے اسرول پر کام کیا گیا اور اس سے اجملین گروپ کے الکلائڈ نکالے۔

حکیم صاحب نے وید اور حکیموں کے اتحاد کے لئے مشترکہ پلیٹ فارم تیار کیا جو آگے چل کر یونانی طبی کانفرنس کہلائی۔

مشہور یونانی دواخانے کا قیام کیا جو آج بھی ہندوستانی دواخانہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔
اور دلّی کے بلّی ماران علاقہ میں قائم ہے۔

تصانیف۔حکیم صاحب کی مشہور تصنیف حاذق ہے۔اس کے علاوہ بیاض اجمل ہے۔

حوالہ جات

۱۔ابن سینا القانون فی الطب منشی نول کشور لکھنؤ

۲۔کبیرالدین کتاب الادویہ مخزن الادویہ

۳۔محمد عبدالحکیم بستان المفرادات

۴۔کبیرالدین بیاض کبیر

۵۔حکیم رفیق الدین منہاج الصیدلہ والکیمیا

۶۔حکیم ایوب علی قوانین ادویہ

۷۔ابوالمنصو رالحسن قمری غنیٰ منیٰ

۸۔علوی ایم ایچ علاج الغربا

۹۔اعظم خاں محیط اعظم

۱۰۔نجم الغنی خزائنۃ الادویہ

Anonymous wealth of India CSIR New Delhi .11

RN Chopra Indigenous Drug of India .12

Dastoor Medicinal Plants of India and Pakistan Bombay .13